اسامہ بن لادن نمبر

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

رجب ۱۴۱۹ھ
نومبر ۱۹۹۸ء

۱۱

ارشاد نبی الملاحم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب

مشرکین (یہود و نصاریٰ) کو جزیرہ عرب سے نکال دو (الحدیث)

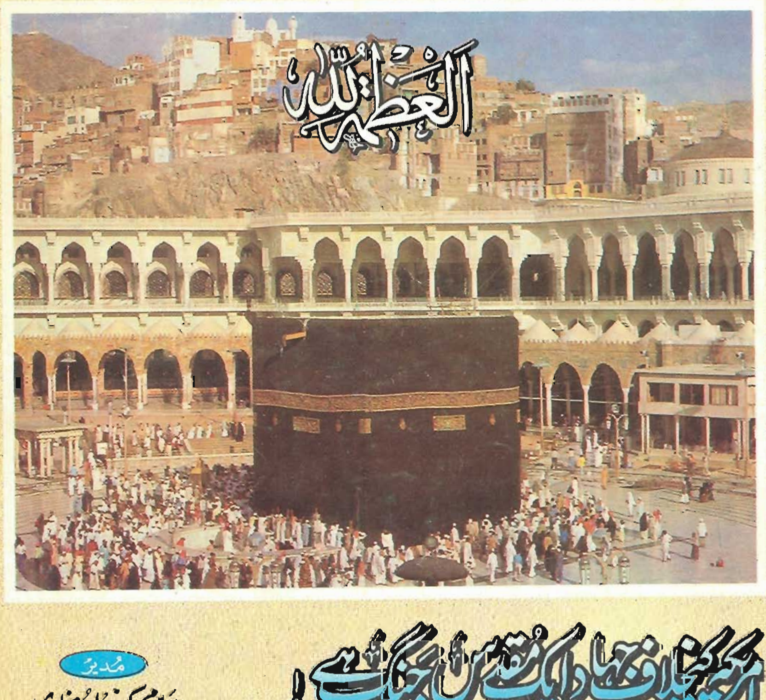

مدیر
سید محمد کفیل بخاری

امریکہ کیخلاف جہاد ایک مقدس جنگ ہے!

اسامہ بن محمد بن لادن

مقامِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

صادق، صُدُوق اور صِدّیق تین لفظ ہیں مگر تینوں میں بڑا فرق ہے مراتب اور کیفیات مختلف ہیں۔

"صَادِق" کہتے ہیں جو آدمی مطلق سچا ہو اور جھوٹ نہ بولتا ہو۔

"صَدُوق" اس کا معنی ہے زیادہ سچا۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ فعول کے وزن پر، جیسے غَیُور، جَسُور وغیرہ۔

"صدّیق" اس کو کہتے ہیں جس کی فطرت میں جھوٹ بولنے کا مادہ ہی نہ ہو۔ یہ انتہائی مبالغہ کا صیغہ ہے۔ جس کی سچائی کا مقام، بلندی اور کمال میں انتہا کو پہنچا ہوا ہو۔ جس کی فطرت میں سچائی گندھی اور بندھی ہوئی ہو۔ جو بچپن کے معصومیت کے دور، بلوغت اور جوانی، بڑھاپے اور موت تک سچ ہی کا مسلسل دوست* چلا آرہا ہو۔ جس کی زبان سے نبی کی طرح کبھی غلط بیانی نہ ہوئی ہو اور نہ ہو سکے۔

معراج کی آیت نازل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر معراج سے واپس تشریف لائے۔ آپ نے اس بے مثال جسمانی عروج، حصولِ کمالات، دیدار الٰہی کا چشم دیدہ و سر گزشتہ حال سیدنا ابوبکرؓ کو سنایا تو سب سے پہلے، سب سے نرالی اور مکمل تصدیق انہوں نے کی۔ اسی لئے آپ کو صدّیق کا لقب عطا ہوا۔ وہ رسمی صدّیق نہیں۔ پوری امت آپ کو صدّیقِ اکبر کے نام سے یاد کرتی ہے۔ رضی اللہ عنہ ورضو عنہ

جانشینِ امیر شریعت، سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ
اقتباس درسِ قرآن کریم، ۸ جنوری ۱۹۸۸ء، دفتر احرار لاہور
(الاحرار جلد ۲۳، شمارہ ۱۲)

---

* اسی قبیل کا ایک لفظ ہے "صَدِیق"۔ اس کا معنی ہے مخلص دوست۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اعلانِ نبوت سے قبل بھی نبی کریم علیہ السلام کے مخلص دوست تھے اور بعد میں بھی۔ حتیٰ کہ قبر میں بھی آپ کے رفیق ہیں، قیامت کے روز بھی آپ کے صدّیق اور رفیق ہوں گے۔ (مدیر)

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

رجب المرجب: ۱۴۱۹ھ
نومبر: ۱۹۹۸ء
جلد ۹ ، شمارہ ۱۱
قیمت: ۱۵ روپے
Regd: M _No. 32

❖زر تعاون سالانہ: اندرون ملک ۱۵۰ روپے، بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی❖

مجلس ادارت

❖ زیرِسرپرستی: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
رئیس التحریر: سید عطاءالمحسن بخاری
❖ مدیرمسئول: سید محمدکفیل بخاری

رفقاءِ فکر

ابنِ امیرشریعت حضرت پیرجی سید عطاءالمہیمن بخاری مدظلہ

❖ پروفیسر خالدشبیر احمد
❖ سید خالدمسعودگیلانی
❖ مولانامحمداسحٰق سلیمی
❖ مولانا محمدمغیرہ
❖ عبداللطیف خالد
❖ محمد عمرفاروق
❖ ابوسفیان تائب
❖ ساغراقبالی

رابطہ: دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان: فون: 511961

تحریک تحفظِ ختمِ نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان

ناشر: سید محمد کفیل بخاری، طابع: تشکیل احمد اختر، مطبع: تشکیلِ نو پرنٹرز، مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم ملتان

تشکیل

اداریہ: دل کی بات ——— مدیر ۳

قلم برداشتہ: دو امجدوں کے بیچ ——— سید عطاء المحسن بخاری ۷

افکار: پاکستان امریکہ کی کالونی نہیں ہے ——— محمد عمر فاروق ۸

اسامہ بن لادن نمبر

اسامہ ابن لادن عالم اسلام کا عظیم مجاہد ——— سید کفیل بخاری ۱۱

اسامہ بن لادن کے لیئے ایک نظم ——— محمد اظہار الحق ۱۲

جب افغانستان میں امریکی کروز میزائلوں نے قیامت برپا کی! ——— ڈاکٹر چشتی مجاہد ۱۳

امریکہ کو جلد جزیرۂ عرب سے بھگا دیں گے (اسامہ بن لادن کا خصوصی انٹرویو) ——— زاھد جھنگوی ۱۸

مقاماتِ مقدسہ سے مشرکوں کو نکال کر دم لیں گے ——— انٹرویو ابوشیراز ۲۷

اسامہ بن لادن کا C.N.N. سے انٹرویو ——— پیٹر آرنٹ ۳۸

جزیرۂ عرب کو مشرکین سے پاک کردو (حدیث شریف) ——— اسامہ بن لادن کی طرف سے مسلمانوں کے نام کھلا خط ۴۶

اخبار الاحرار: قائدینِ احرار کی تبلیغی و تنظیمی مصروفیات ——— ادارہ ۷۰

ایک وضاحت: مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو مسلمان سمجھنے والوں کو کافر و مرتد سمجھتی ہوں ——— ڈاکٹر کوثر سلطانہ کی طرف سے بیان حلفی ۷۱

حسنِ انتقاد: تبصرۂ کتب ——— سید کفیل بخاری ۷۲

دل کی بات

مولانا محمد عبداللہ اور حکیم محمد سعید کا قتل

۱۷ اکتوبر کو ملک میں دو ایسے عظیم سانحے رونما ہوئے جن کے صدمے کی شدت سے پورا پاکستان مغموم اور اداس ہے۔

حکیم محمد سعید شہید:

۱۷ اکتوبر کو نمازِ فجر کے بعد اپنے معمولات سے فارغ ہو کر قوم کا ہمدرد و مسیحا اپنے مطب کے لئے روانہ ہوا۔ انہیں کیا خبر تھی کہ یہ ان کا آخری سفر ہے۔ جونہی وہ اپنے مطب پہنچے تو وہاں پر پہلے سے موجود سفاکوں اور ظالموں نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ حکیم محمد سعید اور ان کے معاون حکیم عبدالقادر تو موقع پر ہی شہید ہو گئے جب کہ ان کا ملازم ولی ہسپتال جا کر دم توڑ گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

حکیم محمد سعید واقعتاً سعید روح تھے۔ وہ قوم اور ملک کے ہر دکھ درد میں شریک ہوتے اور لوگوں کے غموں کو ہلکا کر کے خوشیاں بانٹتے۔ وہ بے پناہ خوبیوں والے انسان تھے۔ ان کے نقطۂ نظر سے کسی کو اختلاف تو ہو سکتا ہے مگر ان کی حُب الوطنی اور بے پناہ دینی، سماجی، سیاسی اور ادبی خدمات کا انکار نہیں ہو سکتا۔ حکیم سعید ایک سچے مسلمان اور سچے پاکستانی تھے۔ وہ یتیموں، مسکینوں، بیواؤں، مفلوک الحال اور پریشان لوگوں کا سہارا تھے۔ وہ بیماروں کے تیماردار اور مسیحا تھے۔ ہر پاکستانی سے محبت کرتے تھے۔ طب کے لئے اور تعلیم کے لئے ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ حکیم محمد سعید شہید کئی دینی اداروں، دینی جرائد و رسائل اور دینی کارکنوں کی بے لوث مالی معاونت کرتے تھے۔ ان کے دل میں قوم کے لئے ہمدردی کے سوا کچھ نہ تھا۔ "ہمدرد فاؤنڈیشن" قائم کی تو اسے اسمِ بامسمّٰی بنا دیا۔ ظالموں اور سفاکوں نے بچوں کا ہمدرد، جوانوں کا ہمدرد اور بوڑھوں کا ہمدرد ہم سے چھین لیا۔ ان کے لاکھوں مداح ایسے ہیں جنہوں نے ان کو دیکھا تک نہیں۔ یہ ان کی حب الوطنی اور قومی ہمدردی کی قوی دلیل ہے۔ مگر اس ہمدردِ ملت کو جس وقت شہید کیا گیا وہ باوضو تھا، حالت روزہ میں تھا اور ذکر الٰہی میں مشغول تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرمائے اور ان کے درجات بلند فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے۔ (آمین) ادارہ نقیب ختمِ نبوت کے تمام ارکان حکیم صاحب کے پسماندگان، ان کی بیٹی، اہل خاندان اور ہمدرد فاؤنڈیشن کے کارکنان سے اظہار ہمدردی و تسلی کرتے ہیں اور ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ شہید:۔

۱۷ اکتوبر کی دوپہر ممتاز عالم دین اور رؤیت ہلال کمیٹی کے چیئرمین حضرت مولانا محمد عبداللہ کو لال مسجد اسلام آباد کے احاطے میں دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ ان کے ہونہار اور صالح فرزند مولانا عبدالعزیز بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ان پر بھی حملہ کیا گیا مگر وہ محض اللہ کے فضل و کرم سے محفوظ رہے۔

مولانا محمد عبداللہ ایک فقیر منش، درویش خدامست اور مخلوق سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ وہ کئی برس سے دارالحکومت میں دین کی خدمت انجام دے رہے تھے۔ وہ مرکزی لال مسجد کے خطیب اور جامعہ فریدیہ کے مہتمم تھے۔ فرقہ وارانہ مناقشات سے کوسوں دور اور بالکل الگ تھلگ رہنے والے انسان تھے۔ وہ ایک حق گو اور حق پسند عالم باعمل تھے۔ سرکاری ملازم ہونے کے باوجود تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے خطبات میں ہمیشہ حکمرانوں کی غلط پالیسیوں پر شدید ترین مگر انتہائی مثبت اور سنجیدہ تنقید کرتے۔ اپنا موقف پوری جرأت کے ساتھ بیان کرتے۔ مختلف حکومتوں نے انہیں اسی جرم کی پاداش میں لال مسجد کی خطابت سے الگ کیا مگر لوگوں نے وہاں کسی اور کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ کسی اور عالم نے بھی مولانا کی مسجد میں ان کی جگہ لینے کی کوشش نہیں کی۔ وہ ایک ملنسار، مہمان نواز، خوش طبع و خوش مزاج، امن پسند و امن کا پیغام بر، صلح جو اور خلیق انسان تھے۔ انہوں نے کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ وہ عمر بھر دین حق کی تبلیغ و تعلیم میں مصروف رہے۔ ہزاروں مسلمانوں نے ان کے خطبات سن کر اپنے اعمال کی اصلاح کی اور سینکڑوں طلباء نے خود ان سے اور ان کی یادگار جامعہ فریدیہ میں رہ کر علم دین حاصل کیا۔ وہ کسی جماعت کے رکن نہیں تھے مگر ہمیشہ حق کی حمایت کی۔ مولانا کا قتل کوئی معمہ نہیں۔ سیدھی بات ہے کہ جو لوگ گزشتہ دس برسوں سے ملک میں فرقہ وارانہ قتل و غارت گری کر رہے ہیں۔ وہی اس قتل کے ذمہ دار ہیں۔ جنہوں نے مولانا حق نواز جھنگوی، ایثار القاسمی، ضیاء الرحمن فاروقی، شعیب ندیم اور دیگر رہنماؤں کو قتل کیا وہی مولانا عبداللہ کے قاتل ہیں۔ اس گروہ خبیثہ کی صرف ایک ہی ترجیح ہے کہ جو کام کا آدمی ہو اسے راستے سے ہٹا دیا جائے اور بس! کیا اس سے مسائل حل ہو جائیں گے؟ یہ حکومت کی واضح ناکامی ہے۔ جب ملک کی بڑی شخصیات دہشت گردوں سے محفوظ نہیں تو عام شہری تو بالکل ہی غیر محفوظ ہے اور معاشرے میں عدم تحفظ کا احساس عام ہے۔

اراکینِ نقیبِ ختمِ نبوت مولانا کے قتل پر غمگین ہیں اور ان کے اہلِ خانہ کے علاوہ اہلِ مدرسہ اور تمام مداحوں کے غم میں شریک ہیں۔

معاصر ہفت روزہ "ندائے ملت" لاہور نے اپنی اشاعت ۲۲ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء میں مولانا محمد عبداللہ کے قتل پر اپنے تعزیتی شذرے میں لکھا ہے:۔

"بدقسمتی سے مذہبی دہشت گردی کی لہر میں مساجد کا تقدس بھی برقرار نہیں رکھا گیا۔ پہلے تو یہ تھا کہ اگر کسی نے مسجد میں پناہ لے لی تو وہ محفوظ۔ اب سر سجدے میں جھکے ہوتے ہیں اور اوپر سے گولیاں برس رہی ہوتی ہیں۔ المیہ یہ کہ گولیاں چلانے والے بھی مسلمان اور کھانے والے بھی مسلمان۔ ایک وقت تھا کہ جب اسی سپاہ صحابہ کے ہم مسلک بزرگ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور شیعہ رہنما مولوی مظہر علی اظہر مجلس احرار کے سیاسی پلیٹ فارم کے روحِ رواں تھے۔ بلکہ یک جان دو قالب تھے۔ یہی حال مسلم لیگ کا تھا۔ کوئی شیعہ نہیں، کوئی سنی نہیں، سب مسلمان۔ کوئی نفرت نہیں پیار ہی پیار۔ دراصل جب سے ہمارے ملک میں مارشل لاؤں کی سیاست شروع ہوئی اور ان کے نتیجے میں سیاسی جمہوری عمل کو معطل کیا جاتا رہا تو علاقائیت اور فرقہ واریت نے رواج پانا شروع کر دیا۔ جو اب شدت اختیار کر چکا ہے۔

اس کا توڑیہی ہے کہ حکومت ایسے اقدامات کرے جن سے قومی سوچ ڈویلپ ہو، جیسا کہ ماضی بعید اور ماضی قریب میں ہوتا رہا ہے۔ جب یہ ہو جائے گا تو علاقہ اور ملک کے تعصبات خود بخود دم توڑ جائیں گے۔"

فاضل اداریہ نگار نے جس وحدت و یگانگت کی مثال تحریر کی ہے وہ تو ان بزرگوں کا تدبر اور بصیرت تھی جسے انہوں نے آخر وقت تک قائم رکھا۔ سوال یہ ہے کہ اس پرامن، اتحاد و اتفاق کی فضاء کو کس نے سبوتاژ کیا؟ کون ان بزرگوں کو گالیاں دیتا رہا؟ حکومت کس جماعت کے پاس تھی جس نے پیار و محبت کو بغض و نفرت میں بدل دیا؟ اور مارشل لاء کو کس نے یہاں پہنچنے کا موقع فراہم کیا؟

یہ تمام کریڈٹ مسلم لیگ کو ہی جاتا ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد اگر ان مسائل پر غیر جانبدارانہ توجہ دی جاتی تو نہ فرقہ وارانہ محاذ آرائی جڑ پکڑتی اور نہ مارشل لاء کی راہ ہموار ہوتی۔ مسلم لیگی حکومتوں نے اپنے محسنوں علامہ شبیر احمد عثمانی، اور علامہ سید سلیمان ندوی رحمہم اللہ کے ساتھ جو سلوک روا رکھا اس کا نتیجہ یہی نکلنا تھا۔ اگر قراردادِ مقاصد اور علماء کے متفقہ ۲۲ نکات پر عمل کیا جاتا تو آج صورت حال بالکل الٹ ہوتی۔

رہا مجلس احرار کا معاملہ تو یہ اب کیوں یاد آ رہا ہے؟ مولانا مظہر علی اظہر شیعہ تھے مگر ان کی زبان و قلم سے کبھی خلفاء راشدین یا دیگر صحابہ کرام کے بارے میں توہین کا ایک لفظ بھی کبھی نہیں نکلا۔ حد تو یہ ہے کہ ۱۹۳۷ء میں لکھنؤ کے شیعہ حضرات نے برملا قدحِ صحابہ کی تو مجلس احرار اسلام نے مدحِ صحابہ کی تحریک چلائی اور اس تحریک کی قیادت شیعہ عالم مولوی مظہر علی اظہر نے کی اور قدحِ صحابہ کا قانون منسوخ کرا کر ہی تحریک کو ختم کیا۔ اگر شیعہ قیادت آج بھی مولانا مظہر علی اظہر کے نقشِ قدم پر چلے تو فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور یہ آگ ٹھنڈی ہو سکتی ہے۔ اس معاملے میں صرف سپاہ صحابہ کو مطعون کرنا قرین انصاف نہیں۔ آخر سپاہِ صحابہ بھی تو کسی عمل کا ردِ عمل ہے۔ اس کا ازالہ کیوں نہیں کیا گیا اور صحابہ کرام کی جماعت پر تنقید اور کھلی گالیوں کا دروازہ کیوں بند نہ کیا گیا؟ اور حکومتیں بھی اس کی ذمہ دار ہیں مگر اصل ذمہ داری مسلم لیگ پر ہی عائد ہوتی ہے۔ موجودہ فرقہ وارانہ جنگ تب ہی ختم ہو سکتی ہے کہ حکومت

(۱) تمام مسالک کے علماء کو اعتماد میں لے کر ان کے جائز مطالبات تسلیم کرے اور امت کے اجتماعی عقائد و نظریات کو مکمل آئینی تحفظ فراہم کرے۔

(۲) غیر ملکی خصوصاً ایران کے دباؤ کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے فیصلے ترجیحی بنیادوں پر خود کرے۔

(۳) "رواداری" میں "جانبداری" کے عنصر کو ختم کرے۔

(۴) دہشت گردی میں ملوث قاتلوں کو سزا دے اور بے گناہوں کو رہا کرے۔

وزیراعظم کی تازہ پریس کانفرنس:۔

۲۸ اکتوبر کو وزیراعظم نواز شریف نے ایک پریس کانفرنس میں حکیم محمد سعید کے قتل کی ذمہ داری واضح طور پر ایم کیو ایم (متحدہ) پر عائد کی ہے اور ایم کیو ایم کے ایک رکن صوبائی اسمبلی کو اس قتل کی منصوبہ بندی در نگرانی کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ وزیراعظم نے ایم کیو ایم کو تین روز میں قاتل حکومت کے حوالے کرنے کا الٹی میٹم بھی دیا ہے۔

حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں یہ تو آنے والا کل ہی واضح کرے گا لیکن وزیر اعظم کا یہ بیان انتہائی اہم ہے۔ حکومت اگر واقعی قاتلوں کی گرفتاری اور ان کو سزا دینے کا عزم رکھتی ہے تو اسے تمام سیاسی مفادات بالائے طاق رکھتے ہوئے قاتلوں کو جلد از جلد انجام تک پہنچانا چاہیے۔ اور اگر بقول کے صرف شریعت بل کی منظوری کے لئے یہ قدام اٹھایا جارہا ہے تو نہایت افسوسناک ہے۔ یہ بات بھی محل نظر ہے کہ صرف حکیم محمد سعید شہید کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے وزیر اعظم خود اتنی دلچسپی لے رہے ہیں جب کہ دارالحکومت میں قتل ہونے والے مولانا محمد عبداللہ کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ اسی طرح کراچی میں ہی قتل کئے جانے والے حق گو صحافی صلاح الدین شہید کا مقدمہ ابھی تک فائلوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے اور قاتل دندنا رہے ہیں۔ جناب وزیر اعظم ان تمام مقدمات کو بھی اسی سنجیدگی سے لیں جس طرح محترم حکیم محمد سعید شہید کے مقدمہ میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ جناب وزیر اعظم ذاتی دلچسپی لے کر مولانا محمد عبداللہ اور صلاح الدین صاحب کے قاتلوں کو بھی گرفتار کر کے سزا دلوائیں گے۔ اور اسی طرح ملک میں عام شہریوں کو بے گناہ قتل کرنے والوں کو بھی عبرتناک انجام تک پہنچائیں گے۔

نعت

سید عطاء المحسن بخاری

مدینہ کی مٹی مرا جسم ہوتا
لعابِ نبی بھی مجھی میں سماتا

نبی کے وُضو کا وہ کوثر سا پانی
بدن پر جو گرتا ، میں سیراب ہوتا

نبی کے زمانے میں گر پیدا ہوتا
اسامہ سا رشتہ مرا ان سے ہوتا

یتیمی کی حالت میں روتا کہیں میں
مرا والی مولیٰ ، نبی سئیں سا ہوتا

میں نعلِ مبارک کو آنکھوں میں رکھتا
یہ نعلِ مبارک کہیں گم نہ ہوتا

غریبوں کا والی ، جہانوں کا مولیٰ
جو مظلوم کو ان کا حق لے کے دیتا

---

* شہید جنگ یمامہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۸/رجب المرجب ۱۴۱۹ھ ۲۹/اکتوبر ۱۹۹۸ء، ملتان

سید عطاء المحسن بخاری

دو "امجدوں" کے بیچ

گزشتہ دنوں ایک سفر کے دوران ۲۸ ستمبر کو روزنامہ "جنگ" پڑھنے کی "توفیق" رفیق سفر ہوئی تو "جنگی کالموں" کے صفحہ پر "امجد اسلام امجد" کے کالم "چشمِ تماشا" کے عنوان "دو انوروں کے درمیان" گویا "نظر سے خوش گذرے" اٹک گئی بلکہ چشمِ تماشا کے تماشے میں مصروف ہو گئی۔ یوں کہہ لیں کہ دو امجدوں میں اسلام یوں تھا جیسے.....

گھرا ہوا ہوں میں شاعر کے شعر خانے میں

میں "چشمِ تماشا" کی تماشا گری میں کچھ کھو سا گیا کہ دیارِ غیر کی بھول بھلیوں میں گم اسلام کو دیکھ لوں۔ دیکھتے دیکھتے ایک عبارت پر نظر رک گئی کہ نظر آخر نظر ہے بے ارادہ رک گئی ہو گی، امجد صاحب لکھتے ہیں........

"انور مغل کا ذہنی جھکاؤ مذہب کی طرف ہے (خود بھی نعت بہت اچھی پڑھتے ہیں) اور ان کا ملنا جلنا بھی اس شعبے کے بزرگوں سے بہت زیادہ ہے مگر ایک تو ان کے حلقۂ احباب میں نسبتاً وسیع الخیال اور روشن فکر لوگ ہیں اور دوسرا ان کی فطری خوش طبعی ایسی ہے کہ "کٹھ ملائیت" ان کے قریب سے نہیں گزر سکتی۔ ان کے گھر پر بچوں کو اسلامی تعلیم دینے والے قاری صاحب، ڈانس اور ام الخبائث کی سہولت والے ہوٹل کے مالک مروت صاحب اور میاں محمد بخش کے کلام کے حافظ بوٹا صاحب ایک محفل میں موجود ہوتے ہیں"..... نظر ایں جا رسید و دل بشکست! معلوم ہوا کہ امجد صاحب کی پسند کے چند شعبے ہیں بلکہ ان کے پسندیدہ چند شعبدے ہیں جن شعبدوں سے وہ اسلام کو گھیرے ہوئے ہیں۔ یعنی دو امجدوں کے بیچ گھرا ہوا اسلام........

۱۔ وسیع الخیال ہے۔ ۲۔ روشن فکر والا ہے ۳۔ نعتیں بھی پڑھتا ہے۔ ۴۔ گانے بھی گاتا ہے، ۵۔ ڈانس بھی کرتا ہے ۶۔ اور ام الخبائث سے بھی رشتۂ پیوستہ رکھتا ہے تا کہ بہار کی امید میں ڈٹا رہے۔ یہ اتنے ڈھیروں شعبے امجد صاحب یکجا کر کے یوں خوش و خرم بلکہ سرشار ہیں جیسے ابولہب حضور علیہ السلام کو کفار میں گھل مل کے رہنے کی ترغیب دے رہا ہو۔ کیونکہ کفار مکہ بھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مدح و توصیف میں رطب اللسان رہتے، بتوں کو پوجتے، طواف کعبہ میں بھی مصروف رہتے، شعر کہتے، ادب کے شہ پارے بھی پیش کرتے، جنگ و جدال میں بھی جت جاتے، ام الخبائث میں بھی غوطے کھاتے، بیٹیوں کو زندہ دفناتے، اور یہ سب ابوجہل کی محفل میں بھی موجود ہوتے۔ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کا آغاز فرمایا تو کفار مکہ نے کہا کہ "مذہبی تشدد" تو بھلی بات نہیں، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گا، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (الحدیث) "میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ تمہیں اخلاق کی عظمتوں سے آشنا کر دوں" اس سے فکر روشن ہوا، دل نے جلا پائی، آنکھوں نے بصارت و بصیرت کے جلوے دیکھے اور بات سمجھ میں آگئی کہ آپ سے پہلے کے تمام "اخلاق" پستیاں تھیں، تمام قدریں گھٹیا تھیں، تمام جذبے فرسودہ تھے، تمام آرزوئیں اور تمنائیں بوسیدہ و ژولیدہ تھیں اور سب یعنی ولایعنی کو یکجا کرنے والے لوگ بلید و پلید تھے۔ آج کے مجدوں کے رویے جذبے خواہشیں اعمال اور پسند بھی تو ابوجہل، ابولہب اور عتبہ اور شیبہ کے رویوں، جذبوں، خواہشوں، اعمال اور پسند کے مشابہ ہیں۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

محمد عمر فاروق

پاکستان امریکہ کی کالونی نہیں ہے

پاکستان ۱۹۴۷ء میں کرۂ ارض کے نقشہ پر ایک آزاد مسلم مملکت کی حیثیت سے نمودار ہوا۔ یہاں کے غیور بہادر اور جرأت مند باشندوں نے ان گنت قربانیاں آزاد سرزمین کی آزاد فضاؤں میں سانس لینے کے لئے دی تھیں۔ لیکن مفاد پرست اور عاقبت نااندیش حکمرانوں کی زیر زمین سازشوں نے اس نوزائیدہ مملکت کے ہاتھ پاؤں باندھ دئیے۔ لیاقت علی خان مرحوم نے روس کے دورہ کی دعوت کو مسترد کر کے امریکہ یاترا کو افضل گردانا۔ جس کے ساتھ ہی برطانوی سامراج سے چھٹکارا پانے والا ملک امریکی امپیریلزم کا صیدِ زبوں ہو گیا۔ دوسری پاکستان کی بدقسمتی یہ ہوئی کہ اس کی وزارت خارجہ کی باگ ڈور برطانیہ کے ازلی وفادار آنجہانی سر ظفر اللہ خان قادیانی کے ہاتھ میں آگئی اور اس برطانوی چہیتے نے مسئلہ کشمیر سے لے کر افغانستان کے ساتھ تعلقات تک کو سامراجیوں کے اشارے پر ایسی ڈگر پر ڈالا کہ پاکستان دنیا کے دیگر ممالک سے اچھے تعلقات تو درکنار ہمسایہ ممالک سے بھی خاطر خواہ سفارتی تعلقات استوار نہ کر سکا۔ جن کے مضر اثرات آج تک زائل نہیں کئے جا سکے ہیں۔

بعد میں آنے والے حکمرانوں نے بھی امریکی آشیرباد حاصل کرنا فرضِ عین سمجھا اور یوں امریکہ کا ہمارے ملکی معاملات میں عملی دخل فزوں تر ہوتا گیا۔ تاآنکہ ۱۹۷۷ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کو زوال کا شکار کیا گیا اور بالآخر ان کا خاتمہ تختۂ دار پر ہوا اور اسلامی دنیا کے اتحاد کا خواب شرمندۂ تعبیر ہونے سے پہلے بکھر گیا۔ اب امریکہ روس کو گرم پانیوں تک پہنچنے سے روکنے کے لئے کھل کر سامنے آگیا۔

افغانستان میں روس کی مداخلت حد سے زیادہ بڑھی تو افغان مجاہدین نے کسی بیرونی قوت کی حمایت و امداد کے بغیر محض توکلت علی اللہ کہہ کر جہاد کا علم بلند کیا۔ لیکن اس وقت تو امریکہ ان کی امداد کو آگے نہ بڑھا۔ مگر جب مجاہدین نے روس کے خلاف مضبوط فرنٹ قائم کر دیا تو امریکہ محض روس کی پیش قدمی روکنے کے لئے ہتھیاروں کی کھیپ لے کر آگیا۔ اور یہ کام پاکستان کے توسط سے بخوبی انجام پاتا رہا۔ افغان مجاہدین نے بغیر کسی امداد کے جہاد کا آغاز کیا تھا۔ لیکن اب ان کے ساتھ عرب ممالک کا سرمایہ، افرادی قوت اور آخر میں امریکی اسلحہ کی سپلائی بھی شامل تھی۔ جب ان جانباز مجاہدوں کے ہاتھوں روس پسپا ہو گیا اور افغانستان میں جہادی قوتوں کے ذریعے اسلامی حکومت کے قیام کے امکانات روشن ہوئے تو امریکہ بہادر نے مجاہدین کے تعاون سے ہاتھ کھینچ لیا۔ بلکہ انہیں آپس میں لڑانے کے لئے اپنے من پسند گروہوں تک اسلحہ کی سپلائی کو محدود رکھ کر ان کی پیٹھوں میں چھرا گھونپا۔

افغان جہاد کے دوران پاکستان امریکہ کا منظورِ نظر رہا۔ اور ہر لحاظ سے پاکستان کی امداد کو یقینی بنایا گیا۔

لیکن روسی افواج کے افغانستان سے انخلاء کے ساتھ ہی امریکہ نے پاکستان جیسے محسن ملک سے بھی بے وفا محبوب کی طرح آنکھیں پھیر لیں۔ پہلے اوجڑی کیمپ تباہ ہوا پھر صدر ضیاء الحق کا طیارہ کریش کرا کے فوجی قیادت کو بھی ختم کرا دیا گیا۔ جس کے بعد پاکستان امریکی مظالم کا نشانہ بنتا گیا۔ پریسلر ترمیم سے لے کر فوجی اور اقتصادی امداد کی بندش تک کوئی ایسا حربہ نہ تھا جسے پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے نہ آزمایا گیا۔ لیکن دوسری طرف بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم سے اغماض برتا گیا اور پاکستان پر پابندیوں کے ذریعے مشق ستم کو جاری رکھا گیا۔ یہ امریکہ کا دوست ملک کے ساتھ جانبدارانہ رویہ تھا۔ بالکل اسی طرح جس طرح ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں میں امریکہ کا منافقانہ طرز عمل آشکارا ہوا تھا۔

۲۸، مئی ۱۹۹۸ء کو جب پاکستان نے ملکی سلامتی کو درپیش خطرات سے نمٹنے کے لئے ایٹمی دھماکے کیے تو امریکہ اپنے اصل روپ میں سامنے آیا اور پاکستان کی تمام تر خدمات کو بھلا کر اقتصادی پابندیوں کو پاکستان کے ضعیف و ناتواں وجود پر جونک کی طرح مسلط کر دیا۔ جبکہ ہندوستان پر دکھاوے کے لئے نام نہاد پابندیوں کو صرف اعلان تک ہی برقرار رکھا گیا۔ یہ امریکی کردار کا ایک طائرانہ جائزہ ہے۔ کہ ہماری حکومتیں روز اول سے جس ملک پر تکیہ و انحصار کیے بیٹھی تھیں اسی نے تمام تر اخلاقی و سفارتی آداب و تعلقات کو پس پشت ڈال کر پاکستان کی اقتصادی، معاشی اور دفاعی امداد روک کر ہمیں بے دست و پا کر دیا۔ اس ظالمانہ امریکی دہشت گردی کو دیکھتے ہوئے بھی ارباب بست و کشاد پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ حسب سابق اپنی غلامانہ روایات کے پیش نظر پھر بھی امریکہ سے اپنی امیدیں باندھی گئیں۔ حالانکہ چاہیے تو یوں تھا کہ جب پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے تو حکمران امریکہ کی طرف سے اقتصادی پابندیوں کے جواب میں اس کے ساتھ تمام تعلقات ختم کر کے قوم کو خود انحصاری کا عملی درس دیتے۔ خود امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ چھوڑ کر حقیقتاً روکھی سوکھی کھاتے اور پیٹ پر پتھر باندھ کر گزارا کرتے تو ان کے دیکھا دیکھی پوری قوم آن واحد میں سادہ طرز زندگی کو ترجیح دیتی اور وطن عزیز کو پیش آنے والے سنگین بحرانوں سے نکالنے کے لئے ان کے ہم آہنگ اور ہم قدم ہو کر اٹھ کھڑی ہوتی۔ خود زندگی کی تمام آسائشوں سے بہرہ ور ہونا اور قوم کو پیٹ کاٹ کاٹ کر گزارہ کرنے کی تلقین کرنا کہاں کی دانائی ہے؟

افسوس کہ ہمارے پاسبان قوم و ملک کو خطرات کے منجدھار سے نکالنے سے روگرداں ہوئے۔ بجائے کچھ کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے، الٹا اکاؤنٹ منجمد اور ایمرجنسی کے نفاذ کرنے کے احمقانہ فیصلے کر کے جگ ہنسائی کا باعث بنے اور بعد میں پشیمان بھی ہوئے۔ لیکن ملک کو اربوں ڈالر کا نقصان پہنچانے کے بعد ہوش میں آنے کا کیا فائدہ!

ایٹمی دھماکہ کرنے کے بعد ملک ایٹمی قوت بنا۔ جس پر تمام عالم اسلام کا سر فخر سے بلند ہو گیا۔ لیکن ہم نے اس تاریخی موقع کو بھی گنوا دیا۔ اسلامی ممالک سے فائدہ اٹھانے کی بجائے، ہم پھر امریکہ کو پر امید اور للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے۔ اور ہم نے امریکہ کے حضور معذرت خواہانہ انداز میں دفاعی پوزیشن اختیار

کرلی۔ گویا ہم نے ایٹمی دھماکے کر کے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ سر بلند کرنے کا مقام آئے تو سرنگوں ہو جانا غیرت مند قوموں کا شعار نہیں ہے۔ غیور قومیں اپنا تن من دھن وار کر وطن کے برگ و بار کو خونِ جگر سے سنوارتی ہیں۔ تب کہیں ظلمت کدوں میں عروسِ سحر طلوع ہوتی ہے۔

افغانستان اور سوڈان پر کھلی امریکی جارحیت پر بھی ہمارا ردِ عمل معذرت خواہانہ رہا۔ کبھی امریکی کروز میزائلوں کے پاکستان میں گرنے پر امریکہ سے احتجاج کیا گیا اور کبھی اس احتجاج پر معذرت کرلی گئی۔ آخر کیوں؟ کیا ہم آزاد و خود مختار نہیں ہیں؟ کیا امریکہ ہمارا رازق ہے؟ جس کے بغیر ہم بھوکوں مر جائیں گے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہمارے دلوں سے امریکی غلامی کے گہرے اثرات دور نہیں ہو جاتے۔ ہمارے قومی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر کئے گئے تمام فیصلے متذبذب، متزلزل اور گومگو رہیں گے اور دوسروں کو من مانی کا موقع ملتا رہے گا۔

گوہر ایوب خان کو ہٹا کر سرتاج عزیز ایسے خارجی امور سے نابلد شخص کو وزارت خارجہ کی کرسی پر بٹھا دینا ہی کسی بڑی تبدیلی کا پیش خیمہ نظر آرہا ہے۔ جو آج سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کی تیاریوں کی صورت میں دکھائی دے رہا ہے۔ وزیراعظم نواز شریف کا دورۂ برطانیہ و امریکہ اور خاموش سفارت کاری پاکستان کے بچے کھچے وسائل پر غیر ملکیوں کے قابض ہونے کا عندیہ ہے۔ بھارت ابھی تک سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ جب کہ ہم اپنی زبان سے تخفیف اسلحہ کے معاہدہ کے فوائد گنوا رہے ہیں۔

شریعت بل پر بحث کو روک کر سی ٹی بی ٹی پر پارلیمنٹ میں بحث کا آغاز اور اس معاہدہ پر دستخط کرنے کی عجلت........ چہ معنی دارد! کھربوں روپے ایٹمی دھماکوں پر صرف کر کے صرف چار ارب ڈالر کے امدادی پیکج کے حصول کے لئے یہ ساری تگ و دو قوم و ملک پر جو آفت لائے گی وہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ جب کہ اپوزیشن کو ملک کی جاں کنی پر نظر کرنے کی فرصت نہیں بلکہ وہ تو صوبائی اور لسانی تعصبات اور اتحادوں کی سیاست کو حرزِ جاں بنائے قومی مسائل سے بے پروا اور گروہی سیاست میں مدہوش ہے۔

خدارا! اس ملک پر رحم کیجئے۔ پاکستانی قوم ایک زندہ قوم ہے۔ جو آزادی و خودمختاری کے معنوں سے بخوبی آشنا اور واقف ہے۔ جو قوم غیروں کی غلامی سے وطن کو آزاد کرانے کا تجربہ اور حوصلہ رکھتی ہے۔ وہ ان وقتی پابندیوں سے بھی عہدہ برا ہونے کا سلیقہ جانتی ہے۔ اس کی راست سمت میں رہنمائی کیجئے کہ پاکستان ایک آزاد ملک ہے، نہ کہ امریکہ کی کالونی کہ جسے جب چاہے وہ تاراج کرنے کے لئے ہم پر چڑھ دوڑے۔ اور ہم آنکھیں بند کیے امریکی دہشت گردی کے خلاف معرکہ آرا مجاہدین کے پر کاٹ کر انہیں امریکہ کے حضور پیش کرتے رہیں۔

○ ○

اسامہ بن لادن عالم اسلام کا عظیم مجاہد

سید محمد کفیل بخاری

اسامہ بن لادن، بیالیس سالہ جوان رعنا، جو عرب بھی ہے اور ارب پتی بھی وہ اس وقت پوری دنیا کے ذرائع ابلاغ کا سب سے اہم موضوع ہے۔ اتنی تھوڑی عمر میں اس نے جو عزت اور شہرت کمائی وہ کم ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اس کی شہرت یہ ہے کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے غنڈے اور دہشت گرد امریکہ کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اسلام اُس کی آن اور جہاد اس کی شان ہے۔ اس نے اپنی عزت، شہرت اور دولت اسلام اور مسلمانوں کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اسامہ کا پیغام ہے کہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- *یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو *مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کو وصیت ہے۔

اسامہ کا عالم اسلام سے سوال ہے کہ اس وصیت پر عمل کرنے کا وقت کب آئے گا؟ اور اس پر کون عمل کرے گا؟

پورا عالم اسلام یہود و نصاریٰ کی سازشوں کے نرغہ میں ہے۔ اقتصادی، معاشی، سماجی اور سیاسی نظام کے حوالے سے کفار و مشرکین کی زد میں ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ ارضِ مقدس پر بھی انہی کا سیاسی و اقتصادی قبضہ و تسلط ہے۔ اسامہ کہتے ہیں:-

یہی وقت ہے کہ امت مسلمہ یہود و نصاریٰ کے خلاف اٹھ کھڑی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دیا جائے۔ امتِ مسلمہ متحد ہو کر اپنی دینی، سیاسی اور اقتصادی آزادی کو بحال کرے۔

آج....... امریکہ یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ دنیا کی سپر پاور ہے۔ لیکن افغانستان کے پہاڑوں اور غاروں میں پتھروں کے بستر پر سونے والا اسامہ چیلنج کر رہا ہے کہ سپر طاقت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ امریکہ نے افغانستان کی اسلامی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسامہ بن لادن کو اس کے سپرد کر دے۔ امریکہ نے اسامہ کو حاصل کرنے کے لئے کروڑوں روپے قیمت بھی لگائی ہے۔ مگر طالبان نے اسامہ کو اپنا محسن قرار دیتے ہوئے اسے امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ حال ہی میں امریکہ نے طالبان سے مذاکرات کر کے انہیں اس بات پر پھر آمادہ کرنے کی کوشش کی ہے جو بظاہر ناکام ہو گئی ہے۔ اللہ کرے ایسی تمام کوششیں ناکام ہوں اور اسامہ اور طالبان میں محبت و یکجہتی قائم رہے۔ ہمیں امید ہے کہ مجاہدین اسلام، طالبان ایسی کسی سازش کا شکار نہیں ہوں گے۔

اسامہ....... ایک چیلنج ہے، کفار و مشرکین کے لئے۔ ایک پکار ہے، عالم اسلام کی بیداری کے لئے۔ ایک مشن ہے، جہاد کی تکمیل اور غلبۂ اسلام کے لئے، وہ عالم اسلام کا ہیرو ہے، عظیم مجاہد ہے، زندۂ جاوید شخصیت ہے۔ وہ یقیناً کامیاب ہو گا، آج نہیں تو کل۔

یہ چند پھول ہیں جو اسامہ بن لادن کی عالم اسلام کے لئے دینی، جہادی اور ملی خدمات کی نذر ہیں۔

محمد اظہارالحق اسلام آباد

اسامہ بن لادن کے لئے ایک نظم

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
جو حیا کا آخری ذرّہ بھی اپنی بے بصر آنکھوں سے باہر کھینچ لاتے ہیں
جو حرمت بیچ کر
نہریں محل اور ماڑیاں باغات جاگیریں بناتے ہیں
جو اونچی مسندوں پر بیٹھ کر
خلقِ خدا کی سسکیوں پر مسکراتے ہیں
تو اُوپر ابر کے پیچھے فرشتے تلملاتے ہیں

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
گردنوں پر جن کی پٹوں کے نشاں ہیں
جو ہزاروں میل سے آئے ہوؤں کی جلد کی رنگت کے آگے دم ہلاتے تھے
جو طرّوں گدیّوں تمغوں خطابوں کے لئے
ناموس کے نتھنوں میں رسی ڈال کر
دربار میں پابوس ہوتے تھے
تو بے وقعت سُرینوں پر نسب اور نام کا کپڑا نہ ہوتا تھا
جو اِس بے بس لہوروتی زمیں پر (حیف ہے) اب بھی معزز کہلواتے ہیں

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
جو زمیں پر بوجھ ہیں
جن کے لہو کی ہر رمق
ہر سانس کا مقصد
شکم کی پرورش ہے
جن کے وارث
ان کی مرگِ ناگہانی کی تمنا میں
ہر اک مکروہ ناخواندہ منجم کو
خدا گردانتے ہیں
اپنی گردن پر بٹھاتے ہیں

کروڑوں تو خدا نے تجھ کو بھی بخشے ہیں
لیکن تو کروڑوں میں نہیں کھیلا
کہ تو جس کھیل میں یہ جاں ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے
اُس میں تیرے ہم جولی فرشتے ہیں
تعجب ہے تعفن سے بھری جن کی غلاظت
فاحشہ عورت کے کپڑوں پر جمی
اک تجربہ گہ میں پڑی ہے
وہ تری عفت بھری سانسوں کے درپے ہیں
مگر رُوباہ زادے شیر کو کب مار سکتے ہیں
یہ ہم جنسی کے عادی سورما
ترے قدموں سے اٹھتی گرد کو بھی پا نہیں سکتے
زمیں پر سونے والے شاہزادے!
تو اگر چل بھی بسا
تو ہر ستارہ اک اسامہ بن کے چمکے گا

ڈاکٹر چشتی مجاہد

جب افغانستان میں امریکی کروز میزائلوں نے قیامت برپا کی!

پاکستان سے چھ سو سے زیادہ امریکی باشندوں اور سفارت کاروں کے اچانک انخلاء کے ساتھ ہی فوجی و سیاسی مبصرین نے اس بات کی پیش گوئیاں شروع کر دی تھیں کہ امریکہ پاکستان یا افغانستان میں کوئی بہت بڑا آپریشن کرنے والا ہے جس کے رد عمل سے بچنے کے لئے امریکی باشندوں کو امریکہ منتقل کیا جا رہا ہے۔ یہ خدشات اور پیشین گوئیاں ۲۰، اگست کی شب پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے دس بجے اس وقت درست ثابت ہوئیں جب کراچی کے قریب بین الاقوامی سمندر کی حدود میں لنگر انداز دو امریکی بحری جنگی جہازوں سے افغانستان کے شہروں خوست اور جلال آباد پر پچاس سے زیادہ ٹام ہاک کروز میزائل داغے گئے۔ ان میں سے سولہ میزائل تو نشانہ پر لگے جب کہ ۲۴ میزائلوں کا پتہ ہی نہیں چل سکا کہ انہوں نے کس علاقہ کو نشانہ بنایا۔ جلال آباد پر پھینکے جانے والے میزائلوں میں سے تو ایک بھی میزائل نشانہ پر نہیں لگا اور سارے کے سارے میزائل ویران پہاڑوں اور بنجر میدانوں میں گرے جس سے کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ خوست پر امریکی میزائلوں کا حملہ اس لحاظ سے کسی حد تک کامیاب رہا کہ چھ کروز میزائل اسامہ بن لادن کے امیر معاویہ کیمپ اور خالد بن ولید کیمپ پر لگے جہاں ۲۶ افغانی، پاکستانی، سوڈانی، عرب مجاہدین ہلاک اور پچاس سے زیادہ زخمی ہوئے البتہ البدر کیمپ جو اسامہ بن لادن کا اصل ٹھکانہ ہے میزائلوں کے اس حملہ میں بالکل محفوظ رہا اور اس طرح امریکہ پانچ کروڑ ڈالر کے پچاس میزائل فائر کرنے کے باوجود اسامہ بن لادن کو نشانہ نہ بنا سکا ویسے بھی اسامہ بن لادن حملے کے وقت خوست میں نہیں تھے بلکہ قندہار میں تھے جہاں انہیں اس حملہ کی اطلاع دی گئی۔ اسامہ کے قریبی ذرائع کا کہنا ہے کہ انہیں امریکی حملہ کا قبل از وقت پتہ چل گیا تھا اور وہ حملہ سے ۲۴ گھنٹے قبل خوست سے نامعلوم مقام پر منتقل ہو گئے تھے۔ بعد میں اسامہ بن لادن سے ملاقات کے بعد پتہ چلا کہ یہ نامعلوم مقام افغانستان میں طالبان کا ہیڈ کوارٹر قندھار تھا۔

امریکہ کو سب سے زیادہ مطلوب شخص اسامہ بن لادن کا اپنا سیکورٹی سسٹم اور جاسوسی کا اتنا مکمل نظام ہے کہ انہیں امریکہ کے میزائلوں کے حملہ کے بارے میں بروقت پتہ چلنا ہی تھا مگر امریکہ نے جس انداز میں پاکستان سے امریکی باشندوں کے انخلاء کا سلسلہ شروع کیا اس سے امریکہ کی ساری سیکریسی آؤٹ ہو گئی اور سیاسی و دفاعی مبصرین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ امریکہ افغانستان میں کوئی بڑا آپریشن شروع کرنے والا ہے یا پھر وہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنانا چاہتا ہے۔ ۲۰ اگست کی صبح کوئٹہ میں طالبان نے یہ انکشاف کیا کہ امریکہ اگلے ۴۸ گھنٹوں میں افغانستان کے شہر قندھار، خوست، جلال آباد پر کمانڈو ایکشن کرنے والا ہے۔ یہ اطلاع اتنی مصدقہ نظر آتی تھی کہ کئی غیر ملکی صحافی بھی حملے کے بعد خبریں اور تصاویر ارسال کرنے کے لئے کوئٹہ پہنچ گئے۔ ہم نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ غیر ملکی صحافیوں کی طرح جان خطرے میں ڈالتے ہوئے

افغانستان کے اہم شہر اور طالبان کے ہیڈ کوارٹر قندھار کا رخ کیا جائے۔

سات گھنٹوں کے تھکا دینے والے سفر کے بعد جب رات گیارہ بجے ہم قندھار پہنچے تو افغانستان کے ممتاز سفارتکار موجودہ وزیر حج اور افغان حکومت کے سرکاری ترجمان مولانا اخوندزادہ وکیل احمد متوکل نے بتایا کہ خوست سے کچھ اچھی خبریں موصول نہیں ہوئی ہیں۔ وہاں تو مجاہدین کے اسلحہ کے ذخیرہ میں دھماکہ ہوا ہے یا پھر کسی مخالف گروپ نے اسامہ بن لادن کے کیمپوں پر حملہ کیا ہے۔ مگر ایک ہی گھنٹے بعد یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ یہ کوئی اندرونی کارروائی نہیں بلکہ امریکہ کے چھ کروز میزائلوں کا خوست میں اسامہ بن لادن کے تربیتی کیمپوں پر حملہ تھا۔

اس حملہ سے ایک دن قبل امریکی وزیر خارجہ میڈیلین البرائٹ نے طالبان رہنماؤں سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ انہیں مطلوب اسامہ بن لادن ان کے حوالے کر دیں اس کے جواب میں ہم نہ صرف طالبان کو تسلیم کر لیں گے بلکہ اس کے لئے خصوصی مالی و ترقیاتی پیکج کا اعلان کریں گے مگر اس کے جواب میں افغانستان کے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نے یہ اعلان کیا کہ وہ قربان ہو جائیں گے مگر اسامہ بن لادن کو امریکہ یا کسی دوسرے ملک کے حوالے نہیں کریں گے۔ اسامہ ہمارے مہمان ہیں۔ ان کی ہر قیمت پر حفاظت کریں گے۔ خواہ اس کے لئے اپنا خون ہی کیوں نہ بہانا پڑے۔ ملا محمد عمر کا کہنا تھا کہ ہمیں سو فیصد یقین ہے کہ اسامہ بن لادن افغان سرزمین پر رہ کر کبھی بھی کسی قابل اعتراض سرگرمی میں ملوث ہوئے نہ آئندہ ہوں گے۔ امریکی ادارے اور خفیہ ایجنسیاں اپنی ناکامیاں چھپانے کے لئے اسامہ پر الزام لگا رہے ہیں ہم امریکہ یا کسی بھی ملک کو اسامہ کے بے گناہ ہونے کی یقین دہانی کرانے کو تیار ہیں۔ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کے اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کو ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے کہ امریکہ نے کروز میزائلوں کے ذریعے افغانستان کے دو علاقوں خوست اور جلال آباد کو نشانہ بنایا رات کی تاریکی میں جب امریکی میزائل خوست پر آکر گرے تو ابتداء میں یہ سمجھا گیا کہ اسلحہ کے کسی ذخیرے میں آگ لگ گئی ہے یا پھر کسی مخالف گروپ نے حملہ کر دیا ہے۔ جب کہ چند مجاہدین اسے ہوائی حملہ قرار دے رہے تھے۔ سی این این اور دوسری ایجنسیوں نے بھی ابتداء میں افغانستان پر فضائی حملوں کی اطلاع دی اور بعد میں پاکستانی وقت کے مطابق رات ڈھائی بجے اسے فضائی حملے کی بجائے میزائلوں سے حملہ قرار دیا گیا۔ دراصل ٹام ہاک کروز میزائلوں کے پروں کی لمبائی نو فٹ آٹھ انچ ہے اور زمین پر سیٹ ہونے سے قبل اسے جس نے بھی دیکھا اسے ہوائی جہاز ہی تصور کیا یہ بات بھی اب ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ یہ میزائل بحیرہ عرب کے بین الاقوامی سمندری حدود میں لنگر انداز امریکی بحری جہازوں سے داغے گئے اور انہوں نے بلوچستان کے علاقے چاغی کے اوپر سے گزرتے ہوئے خوست اور دوسرے افغان علاقوں کو اپنا نشانہ بنایا۔

قندھار میں اگرچہ رات کا ایک بجا تھا اور افغانستان کا یہ شہر جس کے ایک ایک مکان پر گولیوں کی بوچھاڑ کے نشان نظر آتے ہیں شہر میں ایک بھی سڑک پختہ نہیں اس شہر کی سڑکیں، گلیاں نماز عشاء کے

بعد ویران ہو جاتی ہیں۔ افغانستان پر امریکی حملہ کی خبر آگ کی طرح پورے شہر میں پھیل گئی اور صبح ہوتے ہی لوگ سڑکوں پر بڑے بڑے بینرز اور پرچم لئے نکل آئے جن پر امریکہ، ایران، روس کے خلاف نعرے درج تھے۔ لوگ امریکہ مردہ باد۔ زانی کلنٹن مردہ باد اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر کے نعرے لگا رہے تھے۔ یہ سارے مظاہرین احمد شاہ ابدالی جسے یہاں احمد شاہ بابا کہا جاتا ہے اس کے مقبرے کے سامنے عید گاہ دروازے کے قریب جمع ہوئے اور قندھار کی تاریخ کے اس سب سے بڑے مظاہرہ کے ہزاروں نفر کا، گورنر ہاؤس چوک شہیداں، ہر بازار، کابل کے دروازہ سے ہوتے ہوئے عید گاہ چوک پر ایک جلسہ کی صورت اختیار کر گئے افغانستان میں کسی جلسہ و جلوس، افغان رہنماؤں کی تصاویر اتارنے کی بالکل اجازت نہیں ہے اور کسی جلسہ و جلوس کی تصاویر کھینچنا تو جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ اسی طرح افغانستان میں ٹیلی ویژن پر مکمل پابندی ہے اور علامت کے طور پر کھمبوں سے ٹیلی ویژن سیٹ بندھے نظر آتے ہیں۔ ہر شخص پر داڑھی رکھنے کی پابندی ہے۔ ہم نے افغانستان میں تین دن قیام کے دوران ایک بھی شخص بغیر داڑھی کے نہیں دیکھا۔ مظاہرین نے جب بغیر داڑھی کے اور فوٹو گرافی کرتے ہوئے پاکستانی صحافیوں کو دیکھا تو انہیں امریکی و ایرانی سمجھ کر حملہ کر دیا اور انہیں زود کوب کرنے کی کوشش کی۔

تاہم طالبان کا اتنا کنٹرول ہے کہ ایک طالب ننھی منی چھڑی سے مظاہرین کو ایسا کرنے سے روکتا ہے اور سب لوگ رک جاتے ہیں اسی طرح خوست میں صحافیوں کو جانے اور فوٹو گرافی کی اجازت نہیں دی گئی۔ جس کا اگر دیکھا جائے تو افغان حکومت اور طالبان ہی کو نقصان ہے آج کا دور میڈیا کے ذریعے جنگ کا دور ہے اور اگر طالبان میڈیا کو خوست میں ہونے والے نقصانات کی کوریج کرنے دیتے تو اس سے یقیناً امریکہ کے خلاف عالمی رائے عامہ میں مزید اضافہ ہوتا۔ امریکہ کے خلاف قندھار میں ہونے والے اس مظاہرہ میں لوگوں نے افغانستان کے امیر المؤمنین ملا عمر مجاہد سے ایران اور امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ انہیں بھی روس کی طرح سبق سکھایا جا سکے۔ اس موقع پر جلسہ سے حاجی شیر آغا خان، مولوی عبد الصمد اور حاجی سیف الدین خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغان عوام اپنی سرزمین پر کسی بھی بیرونی فوجی و سیاسی مداخلت کی اجازت نہیں دیں گے اور افغانستان کی جغرافیائی و نظریاتی سرحدوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ امریکہ نے اگر دوبارہ افغانستان کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کیا تو افغان عوام اس کا منہ توڑ جواب دیں گے اسے افغان عوام سے دشمنی کا بھرپور جواب مل جائے گا آئندہ جارحیت کی ذمہ داری امریکہ کی اقوام متحدہ خصوصاً سلامتی کونسل پر ہو گی۔

امریکی میزائلوں کے حملے کے بعد طالبان کے سپریم لیڈر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کا کہنا تھا کہ یہ اسامہ بن لادن کے خلاف آپریشن نہیں بلکہ مظلوم افغان عوام کے خلاف منظم سازش اور ان سے دشمنی ہے۔ ہم کسی صورت اسامہ بن لادن کو امریکی حکام کے سپرد نہیں کریں گے اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنا افغان

اور ایمانی غیرت کے خلاف ہے۔ افغانستان کا کوئی فرد یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اسامہ کو امریکہ کے سپرد کیا جائے۔ حملے کے اگلے روز افغان حکومت کے ترجمان اخوند زادہ مولوی وکیل احمد المتوکل نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اسامہ بن لادن سمیت تمام امور پر امریکہ سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ لیکن یہ امریکہ کی بھول ہے کہ وہ بزور شمشیر ہمیں جھکائے گا۔ انہوں نے کہا امریکہ کا یہ خیال ہے کہ حالیہ بم دھماکوں میں اسامہ بن لادن ملوث ہیں حالانکہ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اور خود اسامہ اس کی بھرپور تردید کر چکے ہیں مگر امریکہ بضد ہے کہ بموں کے دھماکوں میں اسامہ ہی ملوث ہے۔ مولوی وکیل احمد المتوکل کا کہنا تھا کہ افغان حکومت نے اسامہ بن لادن سے گارنٹی لی ہے کہ وہ دہشت گردی یا کسی دوسرے ملک کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا انہوں نے کہا کہ ہمارا امریکہ کے ساتھ ایسا کوئی تحریری معاہدہ نہیں ہے کہ جس کے تحت ہم اسامہ بن لادن یا کسی دوسرے مطلوب شخص کو اس کے حوالے کریں بلکہ یہ سی آئی اے کی ناکامی ہے کہ اسے اب تک یہ پتہ ہی نہیں چل سکا کہ بم دھماکوں میں کون ملوث ہے۔

افغانستان پر میزائلوں سے یہ حملہ صرف اور صرف اسامہ بن لادن کی گرفتاری اور اس کے کیمپوں کو تباہ کرنے کی غرض سے ہوا جس میں امریکہ جیسی سپر قوت کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اس سلسلے میں حملہ کے بعد ہم نے دورہ افغانستان کے دوران اسامہ بن لادن سے رابطہ کیا۔ اسامہ سے ملنا کوئی آسان بات نہیں بلکہ ناممکن کو ممکن بنانا ہے ایک تو اسامہ بن لادن کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے اور موجودہ صورتحال میں تو وہ دنوں نہیں بلکہ گھنٹوں کے حساب سے اپنا ٹھکانہ تبدیل کرتے ہیں۔ اسامہ بن لادن جن کے زبردست حفاظتی اقدامات ہیں، ان کے ٹھکانے کے گرد اینٹی ایئر کرافٹ گن، میزائل اور سینکڑوں پہرے دار نظر آتے ہیں جن میں عرب باشندوں کی اکثریت ہے۔ اسامہ بن لادن سے جب ان کے خفیہ ٹھکانہ پر کہ جس کی یہاں نشاندہی نہیں کی جاسکتی جب افغان رہنماؤں کی کاوشوں کے نتیجہ میں دس منٹ کی مختصر ملاقات ہوئی تو انہوں نے عربی زبان میں گفتگو کی۔ اسامہ بن لادن بہترین انگریزی اور پشتو بولتے ہیں۔ مگر وہ عربی ہی میں گفتگو کرتے ہیں۔

اس ملاقات کے دوران اسامہ بن لادن کا کہنا تھا کہ مجھے امریکی حملہ کا اسی وقت پتہ چل گیا تھا جب اس سلسلے میں ابتدائی بات چیت ہو رہی تھی اور معاملات طے ہو رہے تھے۔ ہمارے ٹھکانے تباہ کئے جاسکتے ہیں مگر مجھے ہلاک یا گرفتار کرنے کا منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہم امریکی حملوں کا بدلہ لیں گے ہم نے خطروں سے کھیلنا سیکھ لیا ہے۔ افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملے، جارحیت ہیں لیکن یہ حملے مسلمانوں کے عزم و حوصلوں کو نہیں دبا سکتے۔ روس نے بھی دس سال بمباری کر کے دیکھ لیا دنیا کی کوئی طاقت ہمیں جہاد سے نہیں روک سکتی ہم نہ تو میزائل حملوں سے ڈرنے والے ہیں اور نہ ان دھمکیوں اور جارحانہ اقدامات سے ڈریں گے۔ اب امریکہ ہمارا دشمن نمبر ایک ہے۔ انہوں نے امریکہ کو دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد قرار دیا اور مسلم ممالک کو امریکہ سے تعلقات ختم کرنے پر زور دیا۔

بہرحال اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ امریکی میزائلوں کے حملے افغان عوام کے حوصلے پست نہیں کرسکے ہیں بلکہ افغان عوام امریکہ کی جانب سے میزائلوں کے مزید حملوں کی توقع کررہے ہیں اور طالبان کا یہ کہنا ہے کہ امریکہ اب قندھار کو نشانہ بنا سکتا ہے کیونکہ پانچ کروڑ ڈالر کے کروز میزائل داغنے کے بعد اسامہ بن لادن کی گرفتاری امریکی حکومت کے لئے سب سے اہم ٹاسک بن چکا ہے بلکہ امریکہ اسامہ بن لادن کو ان کے تین ساتھیوں سمیت گرفتار کرنا چاہتا ہے۔

جن میں مصر کے جہاد گروپ کے ایمن الضواہری، مصر کے سابق صدر انور سادات کے قتل کے الزام میں جیل میں رہنے والے رفاعی احمد طلحہ عرف ابو یاسر اور سوڈان کے مصطفیٰ حمزہ شامل ہیں۔

افغان اور سوڈان پر ۲۰/اگست کو داغے جانے والے ٹام ہاک کروز میزائل کا شمار دنیا کے جدید ترین اسلحہ میں ہوتا ہے۔ ٹام ہاک کروز میزائل جو بحری جہاز اور آبدوزوں پر نصب کئے جاتے ہیں اور اپنی انتہائی نیچی پرواز کے باعث ریڈار پر بھی نظر نہیں آتے، ان کی تیاری کا سلسلہ ۱۹۸۶ء میں شروع ہوا۔ امریکی ریاست ایری زونا کے شہر ٹسکون کی ہوگس میزائل کمپنی نے یہ میزائل بنانا شروع کیا جب کہ اس کا ٹربو انجن ولیم انٹرنیشنل کمپنی تیار کررہی ہے۔ ایک ٹام ہاک کروز میزائل پر سات لاکھ پچاس ہزار سے دس لاکھ ڈالر تک لاگت آتی ہے۔ بیس فٹ چھے انچ لمبا یہ میزائل جس کا قطر ۲۰۴ انچ اور وزن ۱۴۴۰ کلو گرام ہے۔ ۶۷۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرتا ہے اور اس کا کمپیوٹرائزڈ گائیڈڈ نظام اسے سامنے آنے والی رکاوٹوں اور زمینی اونچ نیچ کے مطابق پرواز میں مدد دیتا ہے۔ کروز میزائل ایک ہزار پونڈ وزنی وارہیڈ لے جا سکتا ہے۔ افغانستان پر جن میزائلوں سے حملہ کیا گیا وہ کلسٹر بموں سے لیس تھے جو چھتری کی طرح بکھر کر زیادہ علاقے کو متاثر کرتے اور تباہی مچاتے ہیں۔

(ہفت روزہ اخبارِ جہاں۔ ۳۱ اگست تا ۶، ستمبر ۱۹۹۸ء)

مجاھدِ ختم نبوت رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد علی جالندھری

ایک عالم باعمل اور مجاہد وجفاکش مبلغ کی سیرت وسوانح

مؤلف: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی مرحوم

مقدمہ: شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

قیمت =/۱۰۰ روپے

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

زاھد جھنگوی

امریکہ کو جلد جزیرہ عرب سے بھگا دیں گے

اسامہ بن لادن کا خصوصی انٹرویو

اسامہ بن لادن دنیا بھر میں امریکہ اور اسرائیل کے خلاف جہاد کی چھتری بن چکے ہیں انہوں نے اس محاذ پر تنہا ہی سفر کا آغاز کیا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مشرک قوتوں کے خلاف برسرپیکار اسلامی شخصیات و تحریکیں ان کے گرد جمع ہونی شروع ہو گئیں۔ اسامہ نے آسائش کی زندگی ترک کر کے اپنے لئے کانٹوں بھرے جہادی راستے کا انتخاب نہایت سوچ سمجھ کر کیا۔ انہوں نے صومالیہ اور سعودی عرب میں امریکہ کے خلاف نہایت کامیابیاں حاصل کیں۔ امریکہ نے اسامہ کو سوڈان سے نکلوانے کے لئے دباؤ جب بہت زیادہ بڑھا دیا تو اسامہ بن لادن ایک رات امریکہ سمیت تمام عالمی قوتوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر افغانستان میں طالبان کے پاس پہنچ گئے، تب سے اب تک وہ طالبان کے پاس پناہ لئے ہوئے ہیں۔ طالبان نے اسامہ بن لادن کی حوالگی کے امریکی مطالبے کو یکسر مسترد کر دیا۔ جس کے بعد امریکی کمانڈوز نے اسامہ کو بھی ایمل کانسی کی طرح اٹھا کے لے جانے کی غرض سے کئی بار کوشش کی لیکن ہر بار ناکامی نے امریکہ کا منہ دیکھا۔

امریکہ نے اسامہ بن لادن کے سر کی قیمت لاکھوں ڈالر مقرر کر رکھی ہے۔ ۴۲ سالہ اسامہ نے جدید طریقے اور حفاظت کے انتظامات کر کے اپنے آپ کو "اغوا" ہونے سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ ان پر طالبان کے زیر کنٹرول علاقوں میں آنے جانے پر قطعاً کوئی پابندی نہیں۔ اسی لئے اسامہ جہاں بھی کسی سے ایک ملاقات کرتا ہے پھر دوبارہ اس ٹھکانے کا رخ نہیں کرتا۔ دنیا کے مختلف علاقوں کی جہادی اسلامی قوتیں تیزی کے ساتھ اسامہ کے گرد جمع ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے اس کی قوت و طاقت میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس نابینا عمر بن عبدالرحمن کو دہشت گردی کے الزام میں انصاف کا چیمپئن کہلانے والے امریکہ نے دو سو سال قید سنا کر زنداں میں ڈال دیا ہے اس کے بیٹے اسامہ کی چھتری تلے جمع ہو گئے۔ ایمن الظواہری مصر کی ایک جماعت الجہاد کے سربراہ ہیں۔ ۱۹۸۴ء سے ۱۹۹۲ء تک افغان جہاد میں شریک رہے۔ مصر کے ایک بااثر خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جہادی مشغولیات کی وجہ سے مصری حکومت کو مطلوب ہیں۔ اب وہ بھی اسامہ بن لادن کے شانہ بشانہ افغانستان کی سنگلاخ چٹانوں میں جہادی قوت میں اضافہ کرنے کی سبیل کر رہے ہیں۔

افغانستان میں صوبہ خوست میں ان کے ساتھ ہونے والی بات چیت قارئین کی نظر ہے۔

☆ آپ محض ایک فرد واحد کی حیثیت سے امریکہ جیسی سپر پاور کو للکار رہے ہیں آپ نے ایسا کیا ہوم

ورک کیا ہے کہ امریکہ اور کفر کے خلاف آپ اپنے منشور پر عملدر آمد کر کے اسے اس کی ملکی حدود تک ہی محدود کر سکیں گے؟

✤ ..... سپر پاور امریکہ نہیں بلکہ کائنات کی واحد اور اعلیٰ وارفع سپر پاور اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ امریکہ محض عالم اسلام اور اسلامی ممالک کے بعض کرپٹ حکمرانوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے اس وقت بہت زیادہ قوت پکڑ گیا ہے۔ کسی نہ کسی نے تو امریکہ کے خلاف میدان میں آنا تھا سو میں آ گیا۔ اب دنیا بھر کے مسلم نوجوان امریکہ کو خلاف نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ امریکہ جیسی منافق اور استبدادی قوت کو للکارا جائے۔ اگر ہم اپنے دشمنوں کو تلاش کرنے لگیں تو ہمیں کئی نظر آئیں گے۔ امریکہ کے ساتھ یہودیوں اور بھارت کا گٹھ جوڑ ہے۔ یہ مل جل کر ایک مشترکہ سازش کے ذریعے پوری دنیا کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ بھارت نے امریکہ اور اسرائیل کے مکمل تعاون و سرپرستی سے ایٹمی دھماکے کئے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ فریضہ جہاد کو مسلمانان عالم نئے سرے سے بیدار کریں کیونکہ اسلامی خلافت کا قیام اور غلبہ و حکمرانی جہاد کی راہ اختیار کئے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ پوری دنیا میں مظلوم مسلمان امریکہ کے خلاف شدید قسم کی نفرت کے جذبات رکھتے ہیں۔ ہم امریکہ کی مکاریوں اور سازشوں کا جہاد کے ذریعے توڑ کریں گے۔ ہم لوگ تنہا نہیں بلکہ امریکہ کے خلاف بارش کا پہلا قطرہ ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کا ہوم ورک کئے ہوئے ہیں۔ ابھی امریکہ کے خلاف کھل کر پوری دنیا میں جارحانہ کارروائیاں شروع نہیں ہوئیں لیکن وہ ہم سے ابھی سے بے تحاشا خوفزدہ ہے۔ امریکہ کو صرف سعودی عرب سے ہی نہیں بلکہ اس پورے خطہ سے نکال باہر کیا جائے گا اور اسے اس کے ملک کی حدود تک محدود کر دیا جائے گا۔ روس کا حشر سب کے سامنے ہے کہ سپر پاور کہلانے والا ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا۔ روس کے بعد یہی حشر اب امریکہ کا ہو گا دنیا بھر کے مظلوم انسان امریکہ کے خلاف نفرت کے جذبات سے بھرے ہوئے ہیں۔ یقیناً جب یہ لاوا پھٹے گا تو امریکہ اپنی تمام تر جدید ترین ٹیکنالوجی اور ہتھیاروں کے باوجود دوسرا روس بن کے بکھر جائے گا۔ ہم صرف سعودی عرب میں ہی نہیں بلکہ امریکہ کی سرزمین تک امریکہ کا پیچھا کرتے رہیں گے۔ کچھ عرصہ انتظار کریں، آپ کو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی نئی باتوں کا علم ہو جائے گا جو کہ اس وقت جاری ہیں۔ ہم الحمدللہ مسلمان ہیں اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ امریکہ اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ ہم نے اس کی سازشوں کو افغانستان میں ناکام بنایا۔ امریکہ نے کوشش کی تھی کہ نجیب حکومت کے خاتمہ کے بعد افغانستان میں ایک ایسی مخلوط حکومت بنائی جائے جس میں ۵۰ فیصد مجاہدین اور ۵۰ فیصد کمیونسٹ ہوتے۔ ہم نے علمائے کرام سے پوچھا اور اس امریکی منصوبے کو نامنظور کر دیا گیا اس کے بعد اقوام متحدہ کا نمائندہ بطروس غالی افغان مسئلہ کے حل کے لئے آیا لیکن ناکام ہو کر گیا۔ آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہم اکیلے نہیں بلکہ مجاہدین اسلام ہمارے ساتھ ہیں۔ امریکہ یمن میں داخل ہوا اور وہاں قبضہ کی کوشش کی لیکن افغان جہاد میں شریک رہنے

والے مجاہدین وہاں اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور امریکہ کو شکست سے دوچار کر دیا۔ عالمی سپر پاور کہلانے والا امریکہ وہاں سے چند ہی گھنٹوں میں ناکام و نامراد ہو کر واپس لوٹنے پر مجبور ہو گیا۔ امریکہ یہ بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ صومالیہ میں اس کے خلاف برسرپیکار مجاہدین افغان جہاد کے تربیت یافتہ تھے۔ صومالیہ میں امریکہ کے ۳۰ ہزار فوجی جدید ترین اسلحہ کے ساتھ داخل ہوئے تھے تاکہ وہاں مسلمانوں کو شکست سے دوچار کر سکیں لیکن اللہ کا شکر ہے کہ امریکی فوجیوں کو خود ہی ناکامی کا زخم لے کر واپس لوٹنا پڑا۔ امریکہ کے ساتھ اس وقت اقوام متحدہ بھی عالم اسلام کو ڈرانا چاہتا تھا لیکن وہ من مرضی کے نتائج حاصل کرنے میں ناکام ہو گئے تھے۔ اسلام کی اپنی ایک ہیبت اور رعب ہے، پس جو شخص اپنے تمام امور اللہ کے سپرد کر دے تو اللہ تعالیٰ بھی پھر اس کا خیال رکھتا ہے۔ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ امریکہ بہت جلد جزیرہ عرب سے بھاگ جائے گا۔ اگرچہ اس وقت آپ کو ہماری قوت و طاقت دکھائی نہیں دیتی لیکن امریکہ ہماری قوت و طاقت سے اچھی طرح واقف ہے۔ گزشتہ دنوں امریکہ کے ہیومن وزیر دفاع نے جزیرہ عرب سے اپنی آدھی فوجیں نکالنے کے بارے میں تجویز پر غور کا اظہار کیا ہے۔ آپ کو معلوم ہے وہ کیوں نکالنا چاہتے ہیں؟ اس لئے کہ سعودی عرب میں امریکہ کے خلاف دس ہزار مجاہدین تیار ہو چکے ہیں۔ یہ لاوا کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے۔

☆ عراق، ایران اور لیبیا اس وقت امریکہ کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ آپ ان کے ساتھ مل کر امریکہ کے خلاف کوئی مشترکہ جدوجہد، لائحہ عمل کیوں اختیار نہیں کر رہے؟

✤ --- ہمارا ہدف صرف امریکہ و اسرائیل ہیں ان کے خلاف جہاد کر کے مقدس مقامات کو ان کے گھیرے اور قبضہ سے آزاد کرانا ہے۔ اگر لیبیا، عراق سمیت کوئی ہماری مدد کرنے پر تیار ہو تو ہم ان کے ساتھ مل کر بھی کام کرنے کے لئے حاضر ہیں۔

☆ روس کی واپسی کے بعد افغانستان کے اندر جاری خانہ جنگی کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں جبکہ اس لڑائی کے ایک فریق طالبان نے آپ کو پناہ بھی دی ہے؟

✤ جب امریکہ نے سعودی عرب میں اپنی فوجیں اتار کر حفاظت کے نام پر مقدس ترین مقامات پر قبضہ جمالیا اور ہماری نام نہاد مسلمان حکومتوں نے اپنے آپ کو امریکہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ ہماری ہی حکومتوں نے ہماری ناکہ بندی کی، مجھے قتل کر دینے کے لئے اس ملک سے حوالگی کا مطالبہ کیا گیا جہاں میں رہائش پذیر تھا تو ایسے حالات میں میرے پاس سوڈان کی طرف ہجرت کر جانے کے سوا کوئی راستہ نہ رہ گیا تھا۔ اسی دوران صومالیہ کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا اور امریکہ اپنی ۳۰ ہزار فوج لے کر صومالیہ میں مسلمانوں سے قتل عام کے لئے کوشش کرنے لگا تو ہم نے صومالیہ میں امریکہ کے خلاف کارروائیاں شروع کر دیں۔ انہی موثر کارروائیوں کی وجہ سے امریکہ صومالیہ سے بھاگ جانے پر مجبور ہوا۔ امریکہ نے اپنی فوجیں نکالنے کے بعد چال یہ چلی کہ بنگلہ دیش، پاکستان، بھارت اور سری لنکا کے فوجیوں کو صومالیہ کے مسلمانوں کی سرکوبی کے لئے فرنٹ لائن پر کھڑا کر کے خود پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے بعد ملا محمد عمر نے اپنی اسلامی ریاست میں مجھے اور

میرے دیگر ساتھیوں کو پناہ دی۔ یہاں ہم نے اپنی قوت و طاقت کو مجتمع کیا اور امریکہ سے مقامات مقدسہ چھڑانے کے لئے جہاد کا اعلان کیا ہے۔ ملا محمد عمر نے ہمیں اپنی سرزمین پر خوش آمدید کہا اور امریکہ و سعودی عرب کی مخالفت و سختیوں کی پرواہ کئے بغیر ہماری مدد کی۔ امریکہ اور سعودی عرب کے مطالبہ کے باوجود امیر المومنین نے ہمیں ان کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ امریکہ کو جزیرہ عرب سے نکالنے میں ہماری مدد کر رہے ہیں اور ہم ان شاء اللہ امریکہ کی مکمل تباہی تک جہاد کرتے رہیں گے۔ روس کے واپس چلے جانے کے بعد افغانستان کی مختلف جماعتیں آپس میں برسرپیکار ہو گئیں اور کافی کوشش و کاوش کے باوجود وہ آپس میں مل بیٹھنے کو رضامند نہ ہو سکیں تو طالبان نے کنٹرول خود اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ طالبان نے افغانستان کے تین چوتھائی (۳/۴) علاقہ پر قبضہ کر کے یہاں اسلامی نظام اور شریعت نافذ کر دی ہے۔ میری ان تمام تنظیموں جماعتوں سے اپیل ہے جو کہ طالبان کے خلاف برسرپیکار ہیں، وہ طالبان کا ساتھ دیں کیونکہ طالبان نے اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں اسلامی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ طالبان نے امریکہ کے ارادوں کو بھی خاک میں ملا دیا۔ امریکہ یہ چاہتا تھا کہ وہ افغانستان کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دے، جس میں سے مشرقی حصہ حاجی قدیر اور مغربی حصہ اسماعیل خان کے حوالے کر دیا جاتا۔ وسطی حصہ نجیب اور احمد شاہ اور ان کے اتحادی گروپ کو، جنوب ملا محمد عمر جبکہ شمال میں دوستم کو الگ الگ ٹکڑوں کی صورت میں بٹھا دیا جاتا۔

☆ پاکستان کے کون سے افراد اور تنظیمیں یا جماعتیں آپ کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے عرب مجاہدین کے خلاف کارروائی کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

✤ الحمدللہ ہمارا اعتقاد ہے کہ انبیائے کرام اور صدیقین کے بعد شہیدوں کا درجہ ہے۔ جس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "میری شدید خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں اور شہید ہو جاؤں" جہاد اور شہادت کا بڑا درجہ اور مرتبہ ہے۔ پاکستان اور دنیا بھر میں امریکہ و یہودیوں کے خلاف نفرت کے جذبات رکھنے والے ہمارے ساتھ ہیں۔ جیسا کہ افغان جہاد میں ہماری شرکت حسب، نسب سے بالاتر اور رشتہ داری و قرابت داری کے بغیر صرف اور صرف رشتہ اخوت اسلامی کے تحت تھی۔ میری بڑی خواہش تھی کہ میں کشمیر میں مجاہدین کے ساتھ جہاد میں شرکت کروں، لیکن پاکستانی حکام نے امریکہ کے اشارے پر بہت سے عرب مجاہدین کو گرفتار کر کے ان کی ظالم حکومتوں کے حوالہ کر دیا۔ جہاں پر افغان جہاد میں محض اسلام کا نام بلند کرنے کے لئے شریک ہو کر کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے ان مجاہدین کو قتل کر دیا گیا جس کی وجہ سے عرب مجاہدین نے پاکستان چھوڑ دیا اور انہیں کشمیر کے جہاد میں حصہ لینے سے بھی محروم کر دیا گیا ہمارا عقیدہ ہے کہ مسلمان خواہ دنیا کے کسی بھی خطے یا علاقہ میں ہو، اگر وہ کسی مشکل میں مبتلا ہو جائے تو ہم سب کا فرض ہے کہ اسے اس مصیبت سے چھٹکارا دلایا جائے۔ اب اس میں یہ کوئی تخصیص نہیں کہ وہ مسلمان مشرق میں ہو یا مغرب میں، پاکستان میں ہو یا کشمیر میں، آسام ہو یا بھارت سمیت دنیا کے کسی بھی

دور دراز ترین حصہ میں ہی ہو۔

☆ سعودی حکومت کے ساتھ اختلافات کی وجہ سے آپ سے یہ پوچھنا ضروری ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کی صورت میں آپ سعودی عرب سمیت دیگر اسلامی ممالک کے حکمرانوں کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

✤ ہمارا منشور مشرکوں کے خلاف جہاد کرنا ہے لیکن ہر اچھائی کو سرانجام دینے والا کوئی نہ کوئی تو ہوتا ہے۔ اسلام ایک اچھائی اور اس کو سرانجام دینے والے مسلمان ہیں۔ اسی طرح شرک ایک شر اور اس کو سرانجام دینے والے پیروکار مشرک ہیں۔ اسی لئے ہمارا جہاد ہر شر یعنی تمام مشرکوں کے خلاف ہے۔ اس وقت سب سے بڑا شر یہودی وامریکی اتحاد ہے۔ جس کے خلاف تمام مسلمانان عالم کو تیاری کرنا چاہئیے۔ اب رہا یہ سوال کہ ہماری کامیابی کی صورت میں سعودی حکومت کا مستقبل کیا ہوگا تو جب اللہ تعالیٰ ہماری مدد کر کے ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرے گا تو ہم وہاں اسلامی حکومت قائم کریں گے اور ایسے تمام اسلامی ممالک کے حکمرانوں کے خلاف مقدمات عدالتوں میں پیش کئے جائیں گے جنہوں نے مشرکوں سے گٹھ جوڑ کر کے اسلام کو نقصان پہنچایا، اسلامی وقار کا جنازہ نکالا اور مسلمانان عالم کو بے توقیر کیا ہوگا۔ ان کے بارے میں عدالتیں جو فیصلہ کریں گی ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ فتح حاصل ہونے کے بعد تمام مسلم دنیا کو ایک اسلامی ملک بنانے کی جدوجہد کی جائے گی۔

☆ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ آپ اپنے کیمپوں میں ایسے چینی مسلمانوں کو تربیت دے رہے ہیں جو کہ چین میں علیحدگی کی تحریک چلائیں گے؟

✤۔۔اس قسم کا الزام اور دیگر ایسے ہی الزامات امریکہ اور یورپی ممالک چین اور اسلامی مماک کے مابین نفرت و بداعتمادی کی دیوار کھڑی کرنے کے لئے لگا رہے ہیں۔ ہمارے کیمپوں میں ایک بھی چینی مسلمان نہیں۔ وہ اپنے ملک کے اندرونی معاملات کے حوالے سے خود مختار ہیں نہ تو ہم چینی مسلمانوں کو کوئی ٹریننگ دے رہے ہیں اور نہ ہی ہمارا ایسا کوئی ارادہ ہے۔

☆ چین کے مسلمانوں سے آپ کا کوئی رابطہ ہے؟

✤..... اسلام ہمیں بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ مسلمان چاہے دنیا کے کسی بھی خطہ میں آباد ہو۔ مشرق میں ہو یا مغرب میں، شمال میں رہتا ہو یا جنوب میں وہ ہمارے بھائی ہیں۔ چین کے مسلمانوں کے ساتھ ہمارا رشتہ بھی بھائیوں کا ہے۔ میں آپ کو یہ بتاؤں کہ امریکہ اور مغرب اہل مشرق کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کی مثال جاپان کے شہروں ہیروشیما، ناگاساکی پر برسائے جانے والے امریکہ کے ایٹم بم ہیں۔ اسی لئے ہم مشرق اور بالخصوص چین سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ امریکہ کے مذموم عزائم کے خلاف اپنے دفاع کے لئے ابھی سے اپنی منصوبہ بندی کریں کیونکہ چین امریکہ اور مغربی ممالک کے خلاف ایک موثر قوت ہے جس کے پاکستان اور مسلمانوں سے نہایت اچھے تعلقات ہیں۔ چین کو چاہئیے کہ وہ وہاں کے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی کرنے کی بجائے اپنے ملک کو امریکی سازشوں سے بچانے کے لئے اقدامات

کریں۔

☆ سعودی حکومت نے آپ کے سعودی عرب میں داخلہ پر پابندی کیوں لگائی؟

✤ اللہ کا شکر ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا یہ یقین کامل ہے کہ موت کا وقت متعین ہے۔ جسے ٹالا یا تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ساری دنیا مل کر بھی مارنا چاہے تو ہمیں نہیں مار سکتی۔ اسی طرح ہماری روزی اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے امریکہ اور اس کے تمام بھائی بند ملکر ہم پر دنیا کے تمام راستے بھی بند کر دیں لیکن آسمان کے راستے تو ہمارے لئے کھلے ہیں۔ آج سے نو سال قبل سعودی حکومت نے امریکیوں کی شہ پر ہم پر پابندیاں لگائیں۔ اسی لئے ہم نے جزیرہ عرب میں امریکیوں کے وجود کے خلاف قراردادیں پیش کیں۔ اب پابندیوں سے الحمدللہ ہمیں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ سعودی حکومت بذات خود مشکلات سے دوچار ہو گئی ہے حتیٰ کہ تنگدستی کو دور کرنے کے لئے سعودی حکومت نے پٹرول کی قیمت بڑھادی ہے۔ ہم اپنے تمام معاملات کو اللہ تعالی کے توکل پر سرانجام دیتے ہیں۔ وہی ہمارے تمام امور کا ذمہ دار اور نگہبان ہے۔

☆ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں پر آپ کی کیا رائے ہے؟

✤... پاکستان نے جوابی ایٹمی دھماکے کر کے نہایت مستحسن اقدام کیا ہے۔ پاکستان کو ایٹمی شعبے میں اپنی کارکردگی کو مزید بڑھانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ بھارت نے ایٹمی تجربے کر کے خطہ میں طاقت کا توازن بگاڑ دیا تھا۔ ان ایٹمی تجربوں کے ذریعے پاکستان نے بھارت کے جارحانہ عزائم کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ کیونکہ کسی ملک کے خلاف ایٹمی ہتھیاروں کی جنگ کے خدشہ کا سدباب و تدارک ایٹمی ہتھیار سے ہی کیا جاسکتا ہے۔ ان ایٹمی تجربوں کے ذریعے پاکستان نے بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ کے ذریعے پاکستان پر ممکنہ حملے کا سدباب کر دیا ہے۔ پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں یک زبان ہو جائیں۔ اور فریضہ جہاد کو نئے سرے سے بیدار کریں۔

☆ وہ کون سے پاکستانی علمائے کرام ہیں جنھوں نے امریکیوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کے فتوی دیئے ہیں؟

✤.. الحمدللہ! بہت سے پاکستانی علمائے کرام نے بھی امریکہ کو جزیرہ عرب سے نکالنے کے لئے جہاد کے فرض ہونے کا فتویٰ جاری کیا ہے۔ جن میں جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مفتی نظام الدین شامزئی مولانا سمیع الحق اور مولانا اسعد تھانوی شامل ہیں۔ جامعہ فاروقیہ نے بھی یہ فتویٰ دیا ہے۔

☆ آپ نے امریکہ کو جزیرہ عرب سے نکال باہر کرنے کی بات کی ہے۔ کیا یہ محض اسی حد تک ہو گا یا اسے ملک امریکہ کی حدود تک محدود کرنا بھی آپ کے منشور کا حصہ ہے۔ اسلامی دنیا کے خلاف عالم کفر کا اتحاد بھی ہے۔ اس صورت حال میں آپ کا لائحہ عمل کیا ہو گا؟

✤..اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانان عالم کے خلاف کفر اور شرک کی تمام قوتیں متحد ہیں جبکہ مسلم دنیا ابھی تک اپنی حد بندی لائنوں کا تعین کرنے میں الجھی ہوئی ہے۔ حالانکہ مسلمانان عالم کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے عین مطابق لایعنی حد بندیوں کو ترک کر کے ایک اسلامی قوت ہونے کا ثبوت دینا چاہیئے جیسا کہ

افغانستان میں اس کا عملی تجربہ ہوا کہ جہاں تمام دنیا کے مسلمانوں نے شریک ہو کر جہاد کیا۔ دنیا کے خطہ خطہ سے مختلف رنگوں اور نسلوں کے مسلمانوں نے روس کے خلاف افغانستان میں آکر اس وقت کی سپر پاور کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جدید اسلحہ اور ایٹمی ہتھیار رکھنے کے باوجود معمولی اسلحہ کے ذریعے مسلمانوں نے روسی استعمار کو شکست فاش سے دوچار کر دیا۔ اس سے بھی آگے یہ ہوا کہ روس اپنے آپ کو قائم رکھنے کی بجائے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ حالانکہ روس نے پاکستان اور گرم پانیوں پر قبضہ کرنے کا پلان تیار کر رکھا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو روس کے خلاف نصرت عطا کی۔ آج بھی طورخم اور کئی دیگر مقامات پر شہداء کی قبریں موجود ہیں۔ جن میں بہت سے غیر ملکی مسلمان بھی ہیں۔ ان کی گمنام قبروں کے نشان اس بات کا واضح ترین ثبوت ہیں کہ ملت اسلامیہ کا آپس میں تعلق اور رشتہ فقط کلمہ طیبہ ہے۔ یہی ہمارا منشور ہے کیونکہ ہم سرحدوں کی تقسیم کو تسلیم نہیں کرتے۔ امریکہ، اسرائیل اور بھارت کا آپس میں گٹھ جوڑ ہے۔ اسلام اور اسلامی قوتوں سے خوفزدہ اور اپنے مفادات کے لئے یہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ امریکہ کی عالم اسلام کے خلاف دشمنی اور نفرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اسرائیل کی سرپرستی کر رہا ہے اور اسے اسلامی دنیا کے جسم کے پہلو میں خنجر کی طرح اتار دیا گیا ہے۔ امریکہ کی بلاشیری کی وجہ سے اسرائیل بیت المقدس پر قابض ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانان عالم اپنے آپ کو اپنے اپنے ممالک کی حدود تک ہی محدود کر لینے کی بجائے مشترکہ حکمت عملی اپنائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مدد کرے۔ ہمیں ایک ایسی مملکت کے قیام کی ہمت و استطاعت عطا فرمائے جس میں ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات نافذ کر سکیں اور نیکی کا حکم دیں، برائیوں پر روک ٹوک کر سکیں۔

✪ آپ نے اپنے منشور میں مشرکین و کفار کو جزیرہ عرب سے نکالنے کے لئے جہاد کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے اب تک عسکری اور سیاسی محاذوں پر کیا اقدامات کئے ہیں؟

✤ جب ہم نے یہ جان لیا کہ امریکہ سمیت کفر کو جزیرہ عرب سے نکالنا واجب ہے اور علمائے کرام نے اس سلسلے میں باقاعدہ طور پر فتوے بھی جاری کر دیئے ہیں تو نوجوانوں نے اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اسلحہ اٹھا لیا ہے۔ یہ نوجوان اسلحہ اٹھا کر دشمن کے مقابلے میں کمر بستہ ہو چکے ہیں۔ آج سے دو سال قبل سعودی عرب کے شہر ریاض میں امریکی فوجیوں کے خلاف ہونے والی کارروائی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اسی طرح الخبر میں بھی شدید کارروائی کی گئی جس میں ۱۹ امریکی فوجی مارے گئے اور ایک سو سے زائد زخمی ہو گئے تھے الحمدللہ اب نوجوان کمر بستہ ہو چکے ہیں۔ وہ ہماری اس تحریک میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہی نوجوان اس تحریک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور ان کی امریکہ کے خلاف کارروائیاں امت مسلمہ کے لئے خوشخبری ہیں۔ سعودی عرب میں مختلف شہروں میں ہونے والی کارروائیوں کے نتیجہ میں امریکہ نے سعودی عرب میں موجود اپنی افواج میں کمی کرنی شروع کر دی ہے۔ بڑی تعداد میں امریکی فوجیوں کے خلاف جہادی کارروائیوں کے نتیجہ میں امریکہ اب بوکھلا گیا ہے۔ آنے والے وقتوں میں امریکہ جزیرہ عرب سے بھاگ جانے پر مجبور ہو

جائے گا۔ سعودی حکومت نے کچھ عرصہ قبل امریکیوں کے خلاف برسرپیکار نوجوانوں سے سٹنگر اور میزائل سمیت جدید ترین اسلحہ پکڑا تھا۔ جس کی وجہ سے امریکہ مزید خوفزدگی کا شکار ہو گیا ہے۔ اس کو یہ خوف لاحق ہے کہ اگر پکڑے جانے والے جدید ترین ہتھیاروں میں سے کوئی ایک میزائل بھی اس کے ۲۵۰ فوجیوں کو اٹھا کر لے جانے والے کسی طیارے کو لگ گیا، تب کیا حشر برپا ہو گا۔ جزیرہ عرب میں خوفزدگی کی اس حالت میں شکست کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ چکا ہے۔

☆ آپ امریکہ کے شدید ترین مخالفین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کے پاس امریکہ کے خلاف اس قدر سخت موقف اختیار کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ آپ کا منشور کیا ہے؟

♣.. تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی نعمت بخشی اور بڑی شان والا دین بخشا، جس کے ذریعے اس نے ہمیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالا اور مشرق سے مغرب تک کے تمام مسلمانوں کو ایک امت قرار دیا۔ اس وقت یہ امت ایک آزمائش کا شکار ہے جو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلی مرتبہ ایک بہت بڑی آزمائش ہے۔ خانہ کعبہ، مکہ مکرمہ مسجد نبوی، حرمین الشریفین اور مسجد اقصیٰ سب آزمائش سے گزر رہے ہیں۔ اور یہ تمام مقدس مقامات یہود و نصاریٰ اور امریکہ و اسرائیل کے قبضہ میں ہیں۔ وہ خانہ کعبہ کہ جس کو مرکز بنائے بغیر ہمارا کوئی جہاد عبادت اور کوئی فرضی یا نفلی نماز قبول نہیں ہو سکتی وہ آج مکمل طور پر امریکیوں کے محاصرے میں ہے۔ جدہ میں امریکی فوجوں کا بیڑہ مورچہ زن ہے جو کہ مکہ مکرمہ سے صرف ۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اسی طرح تبوک الجہاد اور الخبر میں بھی امریکہ نے اپنے فوجی اڈے قائم کر رکھے ہیں۔ ریاض اور حفر الباطن میں بھی امریکی فوجی موجود ہیں۔ امریکیوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا میرا مشن صرف میرے فتویٰ پر مبنی نہیں بلکہ حرمین شریفین کے علمائے کرام نے یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالنے کے لئے جہاد کی فرضیت کا فتویٰ جاری کیا ہوا ہے۔ ان میں شیخ سفر بن عبدالرحمن الحوالی بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے "امریکہ کے حرمین شریفین پر قبضہ اور اس کے مذموم عزائم" کے عنوان سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جس میں امریکہ کے مستقبل کے عزائم کے حوالے سے خاصی چشم کشا باتیں تحریر ہیں۔ سلمان بن العودہ، شیخ بشرا لکی، شیخ یحییٰ بن یحییٰ، شیخ ابراہیم الدبایان اور شیخ سعید بن زبیر سمیت نامور علمائے کرام نے بھی امریکیوں، یہودیوں اور مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال باہر کرنے کے لئے جہاد کی فرضیت کے فتویٰ دیئے ہیں۔ صحیحین میں جزیرہ عرب کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "جمعرات کا دن، اور کس قدر دکھ دینے والا تھا وہ جمعرات کا دن کہ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت خراب تھی اور وہ بستر مرگ پر تھے (یہ کہہ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ ان کی چادر بھیگ گئی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو" اس حدیث شریف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا حکم دیا جو کہ وہیں کے رہائشی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

حکم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے ان مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال باہر کیا۔ اس حدیث شریف پر اس وقت تو عملدر آمد ہوا لیکن آج جب کہ مسلمانوں کی تعداد دنیا بھر میں تقریباً ایک ارب بیس کروڑ ہے تو مشرک جزیرہ عرب میں دھڑلے سے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پاک و عظیم مقام کو ساری زمین پر ایک نمایاں مقام عطا کیا ہے۔ اس میں بیت عتیق ہے جس کی تعمیر حضرت ابرہیم علیہ السلام نے کی تھی اور یہاں جبرائیل علیہ السلام وحی لایا کرتے تھے۔ یہاں مسجد نبوی اور نبوت کا مرکز ہے۔ اب تو مسجد نبوی کے امام الشیخ علی عبدالرحمن الحذیفی نے بھی یہ فتویٰ جاری کر دیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ سمیت تمام عالم کفر کو جزیرہ عرب سے نکالنا ساری دنیا کے مسلمانوں پر فرض ہو چکا ہے۔ ان دنوں یہودی بیت المقدس پر اپنے قبضے کی بچاس سالہ یادگار منا رہے ہیں۔ امریکہ اسرائیل کی مکمل پشت پناہی کر رہا ہے۔ اسی طرح امریکہ اور اس کے حاشیہ نشین ۹ سال سے جزیرہ عرب پر قابض ہیں۔ میں اور میرے ساتھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کی روشنی میں مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کے لئے میدان عمل میں آئے ہیں۔ یہی ہمارا منشور بھی ہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے ہمیں اپنے راستہ میں جہاد کے لئے قبول فرمائے۔

☆ کہا جاتا ہے کہ ایمل کانسی کو طالبان نے امریکہ کے حوالے کیا تھا؟

♣ اس بات میں قطعاً کوئی حقیقت نہیں کہ ایمل کانسی کو طالبان نے امریکہ کے حوالے کیا تھا۔ بلکہ اسے تو پاکستان کے اندر سے گرفتار کیا گیا۔ صحیح بات یہ ہے کہ ایمل کانسی کو پاکستان کی مدد سے پاکستان کے اندر سے امریکی کمانڈوز گرفتار کر کے لے گئے تھے۔

☆ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ ہو جانے کی صورت میں کیا آپ پاکستان کا ساتھ دیں گے؟

♣.. پاکستان کے علمائے کرام بھارت کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر کر دیں تو ہمیں وہ پاکستانیوں سے پیچھے نہیں پائیں گے۔

☆ ملت اسلامیہ کے نام آپ کوئی پیغام دینا پسند کریں گے؟

♣... تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ امریکہ کو جزیرہ عرب سے باہر نکالنے کے لئے مسلمانان عالم میں اتحاد از بس ضروری ہے ہم امریکہ و اسرائیل کو مسلمانوں کا بالکل ایک جیسا دشمن سمجھتے ہیں۔ جو شخص اور ملک اسرائیل کو دشمن قرار دیتا ہو لیکن امریکہ سے دوستی کرے، وہ بہت بڑا منافق ہے۔ دنیا بھر کی تحریکوں نے مل کر ایک مشترکہ محاذ قائم کیا ہے جس کا نام انٹرنیشنل اسلامی جہاد فرنٹ رکھا گیا ہے۔ اس پلیٹ فارم سے اسلامی جہادی قوتیں امریکہ کا ایسا عبرتناک حشر کریں گی کہ اسے دنیا کے سامنے عبرت کی مثال بنا دیا جائے گا۔

○ ○

مقاماتِ مقدسہ سے

مشرکوں کو نکال کر دم لیں گے (انٹر ویو: ابو شیراز)

امریکہ نے مجھے سوڈان میں قتل کرانے کی کوشش کی مگر ناکام رہا

جناب ابوشیراز نے مئی ۱۹۹۸ء کے آخری عشرہ میں افغانستان پہنچ کر اسامہ بن لادن سے جو انٹرویو کیا، نذر قارئین ہے (ادارہ)

اسامہ بن لادن نے سوال و جواب شروع ہونے سے قبل مختصر سی تقریر کی۔ اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جارہا ہے۔

اس دور میں ہم ایک ایسی مصیبت سے دوچار ہو چکے ہیں جو نہایت دردناک اور خطرناک ہے۔ اس مصیبت سے میری مراد جزیرۃ العرب پر صہیونی طاقتوں کا قبضہ ہے۔ مکمل قبضے کی کوشش تسلسل سے جاری ہے۔ ہمارے مقامات مقدسہ جن میں خانہ کعبہ مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ شامل ہیں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد پہلی بار کھلا اور خفیہ قبضہ ہو چکا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں پر یہ فرض ہو گیا ہے کہ وہ ان مقامات مقدسہ سے ان کافروں کو نکالنے کے لئے جدوجہد کا آغاز کریں۔ مکہ مکرمہ وہ جگہ ہے جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوا کرتی تھی۔ خانہ کعبہ پر آج جو ابتلا کا دور ہے وہ اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ اسے چاروں طرف سے امریکی افواج نے گھیر لیا ہے۔ جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان صرف ۷۰ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ تبوک اور دوسرے بڑے شہروں میں بھی امریکی افواج موجود ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

سعودی عرب اور دنیا بھر کے جید علماء ان قوتوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ جاری کر چکے ہیں۔ جنہوں نے ہمارے مقامات مقدسہ پر قبضہ کی جسارت کی ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دیا جائے۔ جن علماء نے یہ فتویٰ جاری کیا تھا ان میں سے اکثر کو تو وہاں کی حکومت نے گرفتار کر لیا جن میں ڈاکٹر سفر الحوالی سلمان بن عودہ الشیخ الحسینی بن الحیٰی شیخ تو بیان بن تو بیان۔ الشیخ ناصر العمر شامل ہیں۔ ان تمام کو ریاض کے قید خانوں میں رکھا گیا ہے۔

پاکستان اور افغانستان کے جید علماء بھی جزیرہ نمائے عرب میں ان قوتوں کے خلاف جہاد کا اعلان کر چکے ہیں۔

ایسے مقدس مقامات پر یہود و نصاریٰ کا پایا جانا کسی بدبختی سے کم نہیں۔ مسجد نبوی کے امام الشیخ علی بن عبد الرحمن الحذیفی نے بھی مشرکین کو مکہ سے نکال دینے کا فتویٰ دے دیا ہے۔ ان کا اعلان ہے کہ مسلمان انہیں وہاں سے نکالنے کے لئے متحرک ہو جائیں۔ اس کے لئے اپنی جان و مال قربان کر دیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو جہاد کی توفیق عطاء فرمائے۔ مشرکین کو امریکہ مدد دے رہا ہے۔ اس کے

علاوہ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی مسلم امت کے ایک تہائی پر یہود و نصاریٰ کا قبضہ ہے۔ اسے بھی ان مشرکین سے چھڑانا ہے۔

ایک وقت تھا جب افغانستان پر ابتلا پڑی اور غیر ملکی قوتوں یعنی روس جیسی سپر پاور نے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ ہم اپنے ان بھائیوں کے شانہ بشانہ آکھڑے ہوئے۔ روس جسے ناز تھا کہ وہ جہاں گیا وہاں سے کبھی واپس نہیں پلٹا یہاں ہمارے ہاتھوں شکست فاش سے دوچار ہوا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

میں اعلان کرتا ہوں کہ ہمارے نزدیک سرحدوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور شہادت کے طلب گار ہیں۔ ہمارے نزدیک رنگ نسل کی کوئی پابندی نہیں۔ ہمارا دل ہر مظلوم مسلمان کے لئے دھڑکتا ہے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ہر مظلوم مسلمان کی مدد کی توفیق دے اور ہماری مدد فرمائے۔

ہم مسلمان ہیں اور شہادت کے طلبگار، ہمارے لئے سرحدوں کی کوئی اہمیت نہیں

اسامہ بن لادن کی مختصر مگر جامع تقریر کا ترجمہ ہو چکا تھا۔ اب سوالات کی اجازت دے دی گئی تھی۔ اسامہ بن لادن کے چہرے سے محبت اور اپنائیت کا احساس ہوتا تھا۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ میں اس عظیم مجاہد سے صرف دو تین فٹ کے فاصلے پر بیٹھا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گفتگو کر رہا ہوں۔

بھارت چونکہ ۱۱ مئی کو ایٹمی دھماکے کر چکا تھا اور ان دنوں وطن عزیز میں حکومت پر زبردست دباؤ تھا کہ وہ ایٹمی دھماکہ کرے۔ اسامہ بن لادن کا دل مسلمانوں کے دلوں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ وہ عالم اسلام کے مظلوم مسلمانوں کے دکھ بانٹ لینا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے اس دھماکے کے حوالے سے ان سے سوال کیا گیا۔

س:۔ مسلمانوں کے دشمن بھارت نے ایٹمی دھماکے کئے ہیں۔ اس نے دنیائے اسلام کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیا پاکستان کو بھی ایٹمی دھماکہ کر لینا چاہیئے۔ آپ اس بارے میں پاکستان کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔

یہ امریکہ ہی ہے جس نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم گرائے تھے

اسامہ شاید ابھی اس سوال کی توقع نہیں کر رہے تھے مگر سوال ایسا تھا جس کا جواب دینا انہیں غالباً بہت مرغوب تھا ان کی ٹھہری ہوئی آنکھیں متحرک ہو گئیں۔ ہلکی ہلکی مسکراہٹ سنجیدگی میں بدل گئی۔ انہوں نے ٹھہرے ہوئے مضبوط لہجے میں جواب دینا شروع کیا۔

''بھارت اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ عالم اسلام کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ صلیبی طاقتیں بھی مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتی ہیں۔ بھارت کا ایٹمی تجربہ امریکہ اور اسرائیل کی شہ اور مدد سے کیا گیا۔''

میں امریکہ سے نہیں ڈرتا بلکہ امریکہ مجھ سے خوفزدہ ہے

میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پاکستانی قوم کو یک مشت اور یک جان ہوجانا چاہیے۔ اغیار کی پیدا کردہ فرقہ پرستی سے پرہیز کریں۔ اگر پاکستانی متحد نہیں ہوتے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو درگزر کر کے اتحاد و اتفاق کا راستہ نہیں اپناتے تو اس مشکل صورت حال کا مقابلہ کرنا ان کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ لازم ہے کہ وہ اپنی ایٹمی قوت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔ اس کا مظاہرہ پوری قوت سے کریں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ پاکستانی عوام کی خواہشوں کو زبان دے۔ ان کو ہر طرح سے دشمن سے محفوظ رکھنے کے لئے اقدامات کرے۔ برادر اسلامی ملک پاکستان پر فرض ہے کہ وہ صورت حال کا پوری طرح جائزہ لے اور بھارت کو کسی بھی طرح سے جواب دے۔ اگر دھماکہ کرنے سے کسی نقصان کا اندیشہ ہے تو اپنی قوت کے اظہار کے لئے کوئی اور راستہ اختیار کرے لیکن بھارت پر اپنی قوت کا اظہار ہر صورت کر دینا ضروری ہے۔

یہ ایک مجاہد کے دل کی آواز تھی۔ اس کی شدید خواہش تھی کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے مگر وہ پاکستان کے نفع نقصان کا اندازہ بھی لگا رہا تھا۔ اس نے نہایت غصیلے لہجے میں کہا: " یہ کیسے ممکن ہے کہ بھارت کے پاس تو ایٹمی اسلحہ موجود ہو اور پاکستان کو اس سے محروم رکھا جائے۔" (اس انٹرویو کے ٹھیک دو دن بعد پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کر لیا۔)

اسامہ بن لادن سے پوچھا گیا کہ جس جہاد کا وہ ذکر کر رہے تھے۔ اس کو عملی شکل دینے کا طریقہ کیا ہونا چاہیے۔

عرب مجاہد اس سوال پر مسکرا دیا۔ امریکہ اور صیہونی طاقتوں کے خلاف جہاد اس کا پسندیدہ موضوع تھا۔

ہمارا اسلامی فرنٹ ہر جگہ مسلمانوں کی مدد کے لئے تیار ہوگا

"عملی شکل میں جہاد شروع ہو چکا ہے۔ سعودی سرزمین پر امریکیوں کے خلاف جدید ہتھیار استعمال ہو رہے ہیں۔ اس کا مظاہرہ پہلے ریاض میں ہوا اور پھر الخبر میں۔ یہاں جو دھماکے ہوئے اس کے نتیجے میں انیس امریکی مارے گئے۔ ایک سو سے زیادہ زخمی ہوئے۔ ہر آنے والے دن کے ساتھ امریکہ کے خلاف مزاحمت بڑھ رہی ہے زیادہ سے زیادہ نوجوان اس کے خلاف میدان عمل میں آ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ کو سعودی عرب میں اپنی فوجوں میں کمی کا فیصلہ کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ امریکیوں کا اپنا دعویٰ ہے کہ ان کے فوجیوں کی سعودی عرب میں تعداد پینتیس ہزار ہے جسے گھٹا کر وہ بیس ہزار کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ اعداد و شمار قطعی طور پر درست نہیں۔ ان کے فوجیوں کی تعداد وہاں کہیں زیادہ ہے یہ ستر سے اسی ہزار تک ہو سکتی ہے۔

دو ماہ قبل سعودی حکومت نے اس اسلحے کی بہت بڑی مقدار پکڑلی ہے جو ہمارے مجاہدین استعمال کرتے تھے۔ پکڑے جانے والے اسلحے میں سام ۷۔ راکٹ اور سٹنگر میزائل شامل ہیں۔ امریکی اسلحے کی قسم اور مقدار دیکھ کر حیران اور پریشان ہو گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر یہ اسلحہ ان کے خلاف استعمال ہو جاتا تو کیا ہوتا۔ مجاہدین کا خوف ان پر طاری ہو چکا ہے انہیں جگہ جگہ مجاہدین کے ہاتھو ہزیمت اٹھانا پڑ رہی ہے۔ اسامہ بن لادن نے معنی خیز انداز اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا جہاد امریکہ کے خلاف اس وقت تک جاری رہے گا جب تک وہ سعودی عرب اور علاقے کے دوسرے ممالک سے نکل نہیں جاتا۔

پاکستان میں بھی مسلمان بھائی ہمارے جہاد میں شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ یہ امریکہ کے خلاف ہیں اور اسے شکست دینا چاہتے ہیں۔ امریکہ یہاں بھی پریشان ہے۔ آنے والے دنوں میں بہرحال امریکہ کو مسلمان ملکوں سے نکلنا ہوگا۔

اسلحے کی جتنی بڑی مقدار پکڑی گئی تھی یہ کسی مخبری یا اندر کے دشمن کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ عرب مجاہد سے پوچھا گیا کہ یہ اسلحہ کیسے پکڑا گیا۔ اس سوال پر ان کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہوئے۔ اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا۔

"سعودی عرب میں یکم رمضان سے اب تک آٹھ سو بیس مجاہدین پکڑے جا چکے ہیں۔ اسی طرح ان کے قبضے میں اسلحہ تھا وہ بھی امریکیوں کے قبضے میں چلا گیا۔ ان مجاہدین کی اکثریت کو مکہ سے گرفتار کیا گیا۔ بعض مجاہدین ایک کار سے دوسری میں اسلحہ منتقل کر رہے تھے کہ پولیس نے چھاپہ مار کر انہیں پکڑ لیا۔

کیا ان مجاہدین کا تعلق آپ سے ہے۔ یہ سوال سن کر اسامہ بن لادن مسکرا دیے۔ "یہ وہ لوگ ہیں۔ وہ دھیرے دھیرے بول رہا تھا۔ "جن کو میرے خیالات سے اتفاق ہے۔ جن کی میری طرح خواہش ہے کہ امریکی ہمارے مقدس مقامات سے چلے جائیں۔ وہ میرے آدمی نہیں ہیں۔ میرے ہم خیال ضرور ہیں۔"

اب عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ اسامہ بن لادن نے ہاتھ کے اشارے سے سوال و جواب کی محفل موقوف کی اور نماز کی ادائیگی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

نماز سے فارغ ہو کر اسامہ بن لادن جب دوبارہ کمرے میں آئے تو وہ تروتازہ دکھائی دے رہے تھے۔ سوال و جواب کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔

ان سے پوچھا گیا کہ جب آپ یہاں انٹرویو دینے کے لئے آئے تو زبردست فائرنگ شروع ہو گئی۔ فائرنگ کا جو جال آسمان پر بنا دیا گیا تھا آپ اس میں چل کر کمرے میں آئے۔ کیا آپ کی اس قدر سیکورٹی کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو امریکیوں کے ہاتھوں گرفتاری کا خطرہ ہے۔ کیا یہاں آتے ہوئے آپ کسی قسم کا خوف محسوس کر رہے تھے۔

معروف مجاہد اس سوال پر مسکرا دیا۔ اس کا جواب نہایت نپا تلا اور قطعی تھا .... انسان کی زندگی اور موت اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں اور نہ ہی اس پر کسی دوسرے انسان کا اختیار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو

زندگی دینی ہے اور اس کی موت کا وقت نہیں آیا تو ایک امریکہ کیا دس امریکہ بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ مگر جب میرا وقت پورا ہو گیا تو پھر امریکہ ہو یا کوئی معمولی سا انسان مجھے آسانی سے موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ میرا ایمان ہے کہ امریکہ میرا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا اس لئے میں اس سے بالکل نہیں ڈرتا۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم حق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ امریکہ ہماری دولت پر قبضہ کر رہا ہے۔ اسے لوٹ رہا ہے۔ ہمارے مقدس مقامات کے ارد گرد منڈلا رہا ہے۔ امریکہ جو چاہے کر لے ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے۔ اس کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے ہمیں نو سال ہو گئے ہیں۔ اس کے باوجود کہ وہ ہمیں نقصان پہنچانے کی ہر طرح سے کوشش کر رہا ہے۔ میں الحمدللہ آپ کے سامنے موجود ہوں۔ ہاں ان نو برسوں میں ہم نے اسے جگہ جگہ نقصان پہنچایا اور پہنچاتے رہیں گے۔

چین کے مسلمانوں کے بارے میں چینی صحافی مسٹر چنگ کے سوال کے جواب میں اسامہ نے کہا "دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے ہماری نیک تمنائیں موجود ہیں۔ چین کے مسلمانوں کے مسائل کے بارے میں اکثر سنتا رہتا ہوں مگر چونکہ ہمارا وہاں کے عوام کے ساتھ کوئی براہ راست رابطہ نہیں اور نہ ہی وہاں کا کوئی فرد ہماری تنظیم کا رکن ہے۔ اس لئے مجھے بہت زیادہ تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ چینی حکومت اپنے ملک میں مسلمانوں کے خلاف اقدامات کرتی رہتی ہے۔

چینی حکومت امریکہ اور اسرائیل کے ارادوں سے پوری طرح باخبر نہیں ہے۔ یہ دونوں ممالک اس کی دولت بھی لوٹ لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس کے قریب ہو کر اس پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ امریکہ ایک ایسا ملک ہے جو اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے بنی نوع انسان کی تباہی سے بھی نہیں گھبراتا۔ یہ امریکہ ہی ہے جس نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم گرائے تھے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ چینی حکومت امریکیوں اور اہل مغرب سے محتاط رہے۔ یہ ضروری ہے کہ چین اپنی قوت کو امریکہ اور اسرائیل کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کرے۔ اسے مسلمانوں کے ساتھ محبت کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

میری چینی مسلمان بھائیوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے باہم متحد رہیں۔ وہ جتنی جلد ممکن ہو سکے مجھ سے قریبی رابطہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ وہ چونکہ اسلامی دنیا سے بہت دور رہ رہے ہیں اس لئے انہیں مسلمانوں کی تاریخ کے مطالعے کی زیادہ ضرورت ہے۔ انہیں دیگر مسلم ممالک کی تنظیموں سے بھی میل جول بڑھانا چاہیے۔

ایک سوال یہ تھا کہ امریکہ کو جزیرہ نمائے عرب سے نکالنے کے لئے جہاد میں کہاں تک کامیابی ہو رہی ہے۔ پوچھا جا رہا تھا کہ آپ کا جہاد صرف امریکہ اور اسرائیل کے خلاف ہے یا آپ یہاں پر قائم حکومتوں یا بادشاہوں کے بھی خلاف ہیں۔ کیا آپ ان کے خلاف بھی جدوجہد کر رہے ہیں۔

یہ ایک مشکل سوال تھا لیکن اسامہ بن لادن چونکہ ہر معاملے میں یکسو ہو چکے ہیں اس لئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے انہوں نے بولنا شروع کر دیا۔

ہم نے اپنی نگاہیں اسرائیل اور امریکہ پر مرکوز کر رکھی ہیں۔ ہم پہلے انہیں وہاں سے نکالنا چاہتے ہیں جب یہ اس علاقے سے نکل جائیں گے تو ایک مسلم ریاست قائم کی جائے گی جو اس پورے خطے پر محیط ہو گی۔ اس وقت ان بادشاہوں اور عوام پر زبردستی حکمرانی کرنے والوں کو کڑی سزائیں دی جائیں گی۔

سعودی حکومت اکثر یہ کہتی رہتی ہے کہ اسامہ بن لادن کا خاندان ان سے کٹ چکا ہے اور وہ اس کی ان سرگرمیوں کی سخت مخالفت کر رہے ہیں اور یہ کہ ان کا خاندان انہیں OWN نہیں کرتا۔

اسامہ بن لادن کا کہنا تھا کہ کبھی خون بھی خون سے جدا ہوا ہے۔ پانی میں لاٹھی مارنے سے پانی علیحدہ نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح میرے جو رشتے ان لوگوں کے ساتھ قائم ہیں وہ بہر حال موجود ہیں۔

بھارت نے پچھلے دنوں دھماکے کئے۔ (اس انٹرویو تک پاکستان نے دھماکہ نہیں کیا تھا)۔ وہ کشمیر کے حوالے سے ہمیں طرح طرح کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ ہمیں اس کے جواب میں کیا کرنا چاہیے اور آپ ہمارے اس حوالے سے کیا مدد کر سکتے ہیں۔

پاکستان کے بارے میں سوال سن کر اسامہ بن لادن کے چہرے پر پسندیدگی کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ وہ اسے اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اپنی تیاری زوروشور سے جاری رکھو۔ بھارت کے مقابلے پر آپ کے پاس بھی ایٹم بم ہونا چاہیے۔ بلکہ بھارت سے بہتر کوالٹی کا ہونا چاہیے۔ ملک میں شریعت نافذ کر دی جائے۔ علما اور دیگر لیڈروں کو چاہیے کہ اپنے وطن میں جہاد کا اعلان کر دیں اور بھارت کے خلاف جدوجہد کا آغاز کر کے اس کی تباہی و بربادی کے لئے کام کریں۔ انہیں چاہیے کہ لوگوں کو فوجی تربیت دینے کے لئے فوجی کیمپ قائم کریں۔ پاکستانی مسلمانوں پر بھارت کے خلاف جہاد فرض ہو چکا ہے۔

اسامہ بن لادن کی اس جواب میں تشنگی سی باقی تھی۔ ہمارا خیال تھا کہ وہ اپنی تنظیم کی طرف سے بھارت کے خلاف جہاد کا اعلان کریں گے۔ دوبارہ قدرے وضاحت سے پوچھا گیا۔ "قرآن کریم میں ہے کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کیا آپ کے پاکستان میں بعض تنظیموں کے ساتھ تعلقات ہیں۔ کیا آپ بتانا پسند کریں گے وہ کون سی شخصیات ہیں جو آپ کے کہنے پر عمل کرتی ہوئی جہاد کے لئے اٹھ کھڑی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے جہاد کو افضل ترین فعل قرار دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص اللہ کو محبوب ہے تو وہ مجاہد ہے۔ گو ہمارے پاکستان میں کسی خاص جماعت یا شخصیت سے جہاد کے حوالے سے گہرے تعلقات تو نہیں لیکن پاکستان کے لوگوں نے افغان جہاد میں حصہ لیا۔ روس ایک بڑی طاقت ہونے کے باوجود مجاہدین کے ہاتھوں شکست کھا گیا۔ ہماری خواہش تھی کہ افغان جہاد میں کامیابی کے بعد ہم کشمیر میں ہونے والے مظالم کے خلاف وہاں جا کر جہاد کریں لیکن اس وقت پاکستانی حکومت (پیپلز پارٹی) نے ہمیں اس کی اجازت نہ دی بلکہ امریکہ کے کہنے پر ہمارے بہت سے مجاہد بھائیوں کو پشاور اور دیگر مقامات سے گرفتار کر کے ان کو متعلقہ حکومتوں کے حوالے کر دیا۔ جن میں سے بیشتر آج بھی جیلوں میں بند ہیں اور کچھ کو تو مار بھی دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم بہترین خواہش کے باوجود جہاد کشمیر میں حصہ نہ لے سکے۔ لیکن

ہمارا یہ ایمان ہے کہ مسلمانوں کو اپنے علاقے اور اپنے ملکوں کی حفاظت کا پورا پورا حق ہے۔ ہم پاکستان میں مجاہدین کی ہر طرح سے مدد کرنے کی کوشش کریں گے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں جہاں بھی مجاہدین اسلام کے دشمنوں سے برسرپیکار ہیں ہم ان کی مدد کریں گے۔ ہم بھارت کے ساتھ جنگ کی صورت میں پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔

اسامہ بن لادن نے ہمیں مطمئن کر دیا تھا۔ وہ بھارت کے خلاف جہاد یا کسی جنگ کی صورت میں ہمارے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ افغانستان میں جب جہاد ختم ہوا تو وہ سوڈان چلے گئے تاکہ وہاں کے مسلمانوں کی امریکیوں کے خلاف مدد کر سکیں۔ امریکن ہمارے اقدامات سے خوش نہیں تھے۔

لہذا انہوں نے مجھے قتل کروانے کی کوشش کی۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ اس مقصد میں پوری طرح ناکام رہے۔ امریکیوں کا خیال تھا کہ ان کی کوششوں کی وجہ سے ہم ہتھیار ڈال دیں گے، لیکن ایسا بھی نہ ہوا۔ ادھر صومالیہ میں بھی مسلمانوں نے امریکہ کے خلاف جدوجہد شروع کر دی تو ہم نے ان کی مدد کا فیصلہ کیا۔ صومالی مجاہدین نے امریکیوں کو اس قدر پریشان کیا کہ وہ وہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ کتنا کمزور ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر کوشش کی کہ وہ ہمیں سوڈان سے نکلوا دیں۔ ان کا دباؤ سوڈانی حکومت پر شدید تر ہوتا چلا گیا اور ہم نے محسوس کیا کہ وہ مزید دباؤ برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ ہمارے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں ہم سوڈان سے نکل کر جا سکتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے سبب پیدا کر دیا۔ ملا عمر امیرالمؤمنین افغانستان نے اپنے ملک کے دروازے ہم پر کھول دیئے وہ ابھی تک افغان جہاد میں حصہ لینے والے مجاہدین کو نہیں بھولے تھے۔ انہیں یاد تھا کہ اس راہ میں ہزاروں مجاہد شہید ہوئے تھے۔ اس کے باوجود کہ امریکہ سعودی عرب اور بعض دیگر ممالک نے ملا عمر پر دباؤ ڈالا کہ وہ ہمیں اپنے علاقے میں نہ آنے دیں مگر انہوں نے کسی کی بات نہ مانی اور ہمیں آنے دیا۔ ان پر یہ دباؤ بھی تھا کہ وہ مجھے امریکہ کے حوالے کر دیں لیکن اس بہادر شخص نے اس سے بھی انکار کر دیا۔

اسامہ بن لادن سے پوچھا گیا کہ افغانستان کے اندر بھی لڑائی جاری ہے۔ یہ خانہ جنگی کے مترادف ہے اور اسے جہاد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس حوالے سے آپ کے خیالات کیا ہیں۔

ابھی حالات کا پتہ نہیں چل رہا اور تصویر صاف طور پر دکھائی نہیں دے رہی۔ اس لئے ہم نے اس معاملے میں کسی قسم کی مداخلت کرنا پسند نہیں کی۔ ہم نے معاملہ ان پر ہی چھوڑ دیا ہے کہ وہ اسے آپس میں طے کریں لیکن طالبان نے جب حکومت سنبھالی تو انہوں نے امن و امان قائم رکھا اور لوگوں کا اعتماد بحال کیا۔ ہم نے صرف اتنا کیا کہ طالبان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلم رہنماؤں کا فرض ہے کہ وہ ان جماعتوں اور ان کے لیڈروں کو قائل کریں کہ افغانستان میں آپس کی لڑائی ختم کر دیں اور مل بیٹھ کر مسئلے کا حل تلاش کریں۔ اس لڑائی سے افغانستان کو روس سے حاصل ہونے والی فتح کے اثرات ضائع ہو رہے ہیں۔

عظیم مجاہد نے کہا کہ افغانستان کو کمزور اور بے اثر کرنے کے لئے امریکیوں اور یہودیوں کی یہ سازش تھی کہ کسی طرح سے پانچ خود مختار ممالک میں تقسیم کر دیا جائے۔ ان کا منصوبہ تھا کہ مشرق میں حاجی قدیر، مغرب میں اسماعیل خان، مرکز میں نجیب اور مسعود، شمال میں دوستم اور جنوب میں ملاعمر حکمران ہوں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ان کا یہ منصوبہ ناکام ہو گیا اور افغانستان میں بڑے علاقے پر طالبان کی حکومت قائم ہے۔

روس شکست کے بعد جغرافیائی طور پر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا لیکن اس کے مفادات افغانستان میں اب بھی پہلے کی طرح موجود ہیں۔ اس کی خواہش اور کوشش ہے کہ اس ملک میں خلفشار جاری رہے۔ امن وامان قائم نہ ہو وہ سالانگ میں موجود ہے اسی لئے وہ یہاں مداخلت کرتا رہتا ہے۔ شمال میں مسعود اور اس کے ساتھیوں کو امداد فراہم کرتا ہے۔

ایک سوال یہ بھی پوچھا گیا کہ انہیں افغانستان میں کس حد تک سیاسی یا دیگر سرگرمیوں کی اجازت ہے جواب میں عرب مجاہد نے کہنا شروع کیا۔ "ہمیں عسکری سرگرمیوں سے منع کیا گیا ہے لیکن سیاسی سرگرمیوں پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔"

بات صاف ہو گئی تھی۔ نامور عرب گوریلا جرنیل رہنما کو سوالات کے جواب دیتے ہوئے دو گھنٹے سے زائد ہو گئے تھے مگر اس کے چہرے کی مسکراہٹ اسی طرح برقرار تھی جس سے مزید سوالات کی جرأت پیدا ہوتی تھی۔

ایمل کانسی سرزمین پاکستان یا افغانستان سے گرفتار ہوا تھا۔ اس بارے میں خاصا شک وشبہ پایا جاتا ہے۔ اسے کس کے ایما اور کس کی مدد سے گرفتار کیا گیا۔ یہ سوال اسامہ سے اس خیال سے پوچھا گیا کہ ممکن ہے ان کے پاس اس حوالے سے خاطر خواہ معلومات موجود ہوں۔ تاہم ان کا جواب تھا۔ میرے پاس بھی وہی اطلاعات ہیں جو آپ کے پاس ہیں۔ اسے حکومت پاکستان اور امریکہ کی حکومت کے مشترکہ تعاون سے گرفتار کیا گیا تھا۔ وہ پاکستانی سرزمین سے پکڑا گیا تھا۔

امریکہ کو علم ہے کہ ہم نے ان کا ایک منصوبہ افغانستان میں ناکام بنایا تھا۔ وہ نجیب حکومت کے خاتمے کے ساتھ ہی افغانستان کو دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہتے تھے۔ ہم نے افغانستان کے علماء اور مجاہدین سے رابطے کئے۔ انہیں باور کروایا کہ امریکہ کی چالوں میں آکر اپنے ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی کسی سازش کا حصہ نہ بنیں۔ امریکہ نے اپنے پلان پر عمل کروانے کی راہ ہموار کرنے کے لئے پہلے اقوام متحدہ کے نائب سیکرٹری جنرل بینن سیوان کو یہاں بھیجا اور اس کے بعد خود بطروس غالی بھی آئے لیکن افغان رہنماؤں نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی ایسے منصوبے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم دنیا بھر کے مسلم سکالرز اور مسلم عوام کے تعاون سے کام کرتے ہیں۔ امریکہ کی خواہش تھی کہ وہ عدن (یمن) میں امریکی فوجیوں کے لئے بیس بنائے تاکہ وہاں سے وہ صومالیہ کے خلاف تازہ دم فوجیں بھیجتا رہے۔ افغان جہاد سے تعلق رکھنے والے عرب مجاہدین نے امریکہ کو متنبہ

کرنے کے لئے عدن کے دو ہوٹلوں میں دھماکے کئے جس میں ٹھہرے ہوئے کچھ امریکیوں کو نقصان بھی ہوا۔ امریکہ نے ہماری تنبیہ کو سمجھ لیا اور اس نے عدن میں ٹھکانہ بنانے کا ارادہ ترک کر دیا اور وہاں سے چلے گئے۔

امریکی صومالیہ میں تیس ہزار فوجی لے آئے۔ ان کے علاوہ وہاں اقوام متحدہ کی فوج بھی تھی جس میں پاکستان کے پانچ ہزار فوجی بھی شامل تھے۔ جن ملکوں نے امن فوج میں اپنے فوجی بھیجے ان میں بنگلہ دیش، بھارت، سعودی عرب اور دیگر ممالک شامل تھے۔ ہمارے چند لوگ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حملہ کر کے کچھ لوگوں کو ہلاک اور بہت سوں کو زخمی کر دیا۔

ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ آخر کار امریکہ کو شکست اور ہمیں فتح ہو گی۔ ہم حق پر ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد کے طالب ہیں۔

ابھی کل کی بات ہے کہ امریکہ کے ایک نائب وزیر خارجہ نے تسلیم کیا ہے کہ سعودی عرب میں ان کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔ اس کے باوجود کہ سعودی عرب کی جیلوں میں دس ہزار سے زائد مجاہدین بند ہیں۔ انہیں خوف محسوس ہو رہا ہے کہ ان کے لئے سعودی عرب کی زمین تنگ ہو رہی ہے۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارا ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد دے رہی ہے۔ وہ ہماری مدد کر رہے ہیں اور ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔

جس طرح کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آپ کے ساتھ ہے اور دنیا بھر میں آپ امریکیوں اور اسرائیلیوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ تو کیا آپ نے کوئی تنظیم قائم کر لی ہے جس کے جھنڈے تلے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ نیز آپ کے ساتھ اور کون کون سے نامور لیڈر شامل ہیں۔ یہ وہ سوال تھا جو اسامہ بن لادن سے پوچھا جا رہا تھا۔ وہ مسکرائے، انہوں نے چاروں طرف بیٹھے ہوئے اخبار نویسوں کی طرف دیکھا۔

اللہ کا شکر ہے کہ ہم نے بہت سی مجاہد تنظیموں کی مدد اور مشورے کے ساتھ ایک اتحاد قائم کر لیا ہے جس کا نام "اسلامی فرنٹ" رکھا گیا ہے اور جس کا کام دنیا بھر میں امریکیوں اور اسرائیلیوں سے لڑنا ہے۔ اس اتحاد میں شامل اہم رہنماؤں میں ڈاکٹر ایمن الضواہری بھی شامل ہیں۔ (ڈاکٹر الضواہری عظیم مجاہد کے بائیں ہاتھ پر بیٹھے تھے۔) ہمیں بہت سی مجاہد تنظیموں کی طرف سے حمایت کے لئے یقین دہانیاں مل رہی ہیں۔ معاملات ہماری توقعات کے عین مطابق آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہماری پاکستان کے علماء دانشور حضرات اور پریس کی طرف سے بھی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ ہم آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہمارے پاس آپ کو دینے کے لئے سوائے دعاؤں کے اور کچھ نہیں ہے۔ اللہ ہماری دعائیں قبول فرمائے اور آپ کے ملک کو ایک عظیم ملک بنائے۔"

اسامہ بن لادن نے باضابطہ انٹرویو کے بعد خواہش ظاہر کی کہ وہ باہر کھلے میدان میں بنے ہوئے ایک

چبوترے پر بیٹھ کر اخبار نویسوں سے غیر رسمی ملاقات کریں گے جہاں عربی چائے کے ساتھ ساتھ آزادانہ ماحول میں ہلکی پھلکی گفتگو ہو سکے گی۔ ہم سب کو ان کے اس فیصلے سے بہت خوشی ہوئی۔ اتفاق سے میری نشست بالکل اسامہ بن لادن کے قریب آ گئی۔ درمیان میں ڈاکٹر ایمن الضواہری تھے جنہوں نے اس محفل کے لئے ترجمانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ اسی گفتگو میں معلوم ہوا کہ شیخ اسامہ بن لادن کے افغانستان میں چودہ صاحبزادے موجود ہیں۔ جن میں سے دو چبوترے کے پاس کھڑے تھے۔ انہوں نے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں قریب بلایا۔ یہ دبلے پتلے چودہ پندرہ برس کے لڑکے تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کے چار بیٹے ابھی سعودی عرب میں مقیم ہیں۔ سعودی حکومت انہیں ملک چھوڑنے کی اجازت نہیں دے رہی۔ دوران گفتگو میں نے محسوس کیا کہ اسامہ بھی ہماری طرح "نظر" پر یقین رکھتے ہیں۔ جب ان صاحبزادوں کی تعداد کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہمیشہ "ماشاء اللہ" ضرور کہنا چاہیے۔ اس طرح نظر نہیں لگتی۔

ہمارے ایک ساتھی نجم ولی خان (روزنامہ "دن") نے کہا کہ آپ بہت کمزور دکھائی دے رہے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ ان کا جواب تھا کہ میں خاصا طویل سفر کر کے یہاں آپ لوگوں کے پاس پہنچا ہوں۔ اس لئے تھکاوٹ کے کچھ آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ ورنہ ایسی کوئی بات نہیں انہوں نے بتایا کہ وہ روزانہ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرتے ہیں۔ وہ گھوڑے کی پیٹھ پر ہمیشہ چھلانگ مار کر سوار ہوتے ہیں۔ ہنستے ہوئے کہنے لگے کہ میں آپ میں سے کسی سے بھی کشتی لڑنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ ہم میں گھل مل گئے تھے اور ہماری باتوں سے محظوظ ہو کر کبھی کبھی قہقہہ بھی لگا دیتے۔ ہمارے ایک ساتھی اجمل ستار ملک (روزنامہ "جنگ") نے پوچھا کہ عربوں میں بہت سی شادیوں کا رواج ہے تو اسامہ بن لادن کا جواب تھا کہ میری زیادہ بیویاں نہیں ہیں۔ بس اللہ کا شکر ہے اس پر اجمل ستار نے اصرار کیا کہ تعداد تو بتا دیں۔ ڈاکٹر الضواہری نے کہا کہ ان کی تین بیویاں ہیں اور تینوں یہیں افغانستان میں موجود ہیں۔ اسامہ بن لادن مسکرانے لگے تو میں نے بھی ہنستے ہوئے پوچھ لیا کہ ان میں کوئی افغانی بھی ہے۔ وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے۔ "نہیں تینوں کا تعلق حجاز سے ہے۔"

روزنامہ "پاکستان" کے زاہد جھنگوی اور ر این این سی کے زکریا چودھری نے پوچھا کہ اتنی بڑی تنظیم کو چلانے کے لئے آپ پیسہ کہاں سے لاتے ہیں۔ کون کون سی تنظیمیں آپ کی مدد کرتی ہیں۔ اسامہ یہ سوال سن کر مسکرانے لگے۔ انہوں نے انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ انتظامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو جاتے ہیں۔

نوائے وقت کے رؤف طاہر کا سوال تھا کہ سعودی عرب کی موجودہ قیادت تو امریکہ کی حامی ہے لیکن ولی عہد شہزادہ عبداللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ امریکہ کو پسند نہیں کرتے۔ جواب ملا کہ یہ تاثر درست ہے۔ سعودی عرب کے موجودہ سربراہ شاہ فہد امریکہ کے تابعدار ہیں۔ جب کہ امریکہ ولی عہد شہزادہ عبداللہ کو پسند نہیں کرتا۔ وہ حریت پسند ہیں۔ اس غیر رسمی محفل میں بی بی سی کے رحیم اللہ یوسف زئی۔ دی نیوز

کے اسماعیل خان۔ نیشن کے نفیس ٹکر اوصاف کے واجد عباسی اور دوسرے ساتھیوں نے بہت سے سوال پوچھے۔ یہاں لکھنے یا ٹیپ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ ڈاکٹر ایمن الضواہری نے جب اجمل ستار کو لکھتے دیکھا تو آنکھ کے اشارے سے منع کر دیا۔

میں نے پوچھا کہ آپ نے مغرب میں تعلیم حاصل کی ہے۔ انگلش بخوبی سمجھ لیتے ہیں تو پھر آپ ترجمان کا سہارا کیوں لیتے ہیں خود انگریزی میں جواب کیوں نہیں دیتے۔ اسامہ نے مسکراتے ہوئے تصدیق کی کہ انہوں نے برطانیہ میں تعلیم حاصل کی تھی۔ وہ انگریزی زبان بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن وہ اسے پسند نہیں کرتے اور اسے بھلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انگریزی میں جواب نہیں دیتے۔ جب میں نے ان سے ان کی عمر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ہنستے ہوئے کہا "ابھی میں جوان ہوں میری عمر صرف بیالیس برس ہے۔" ہفت روزہ زندگی۔ ۷ تا ۱۳ جون ۱۹۹۸ء)

بقیہ از ص ۴۵

مسلمانوں کے دلوں میں انتقام کی آگ بھڑکا گئے۔ چنانچہ امریکی مائیں اپنے بیٹوں کے لئے فکر مند ہیں تو وہ امریکی حکومت اور صدر کی پالیسیوں پر احتجاج کریں اور اس کے امریکی لاشوں کے سامنے کھڑے ہو کر غمزدہ ہونے سے گمراہ نہ ہوں اس کی جھوٹی باتوں میں نہ آئیں اور سعودی عرب میں حریت پسند مجاہدوں کو دہشت گرد نہ کہیں۔ یہ امریکی صدر ہی ہے جو دہشت گرد ہے اور ان کے بیٹوں کو یہودی مفاد کی خاطر موت کے منہ میں پھینک دیتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ امریکی فوجی سعودی عرب صرف اس لئے آئے ہیں کہ وہ مسلمانوں اور ان لوگوں کے درمیان خلیج پیدا کرے جو اللہ کے احکامات اور مرضی کے خلاف حکومت کر رہے ہیں۔ وہ اسرائیل کی مدد کرنے آئے ہیں جنہوں نے فلسطین پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین "اسراء" کو سرنگوں کرنا چاہتے ہیں۔

عالم اسلام کے عظیم مجاہد
اسامہ بن لادن
کا جہاد افروز خطاب (مع اردو ترجمہ)
اسامہ کی آوازیں
آڈیو کیسٹ: قیمت =/30 روپے

عالم اسلام کا دشمن کون؟
امام مسجد نبوی۔ الشیخ عبدالرحمن الحذیفی کا تاریخی خطاب (مع اردو ترجمہ) آڈیو کیسٹ
قیمت =/30 روپے

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

اسامہ بن لادن کا C.N.N سے انٹرویو

پیٹر آرنٹ

گذشتہ مارچ میں C.N.N کے پیٹر آرنٹ نے افغانستان کے دور دراز اور دشوار گزار پہاڑی علاقے میں مجاہد اسامہ بن لادن سے ایک ملاقات کی تھی جس میں کچھ سوالات پوچھے گئے۔ یہ سوالات پیشگی مطلع کر دیے تھے اور اس میں کسی اضافے کی ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی اس کی اجازت دی گئی۔ یہ انٹرویو ۹۰ منٹ تک جاری رہا۔ ذیل میں اس کی تفصیلات بیان کی جارہی ہیں۔

آرنٹ:۔ آپ کو سعودی عرب کے موجودہ شاہی خاندان کی حکومت پر کیا اعتراضات ہیں اور کیا شکایات ہیں۔؟

بن لادن:۔ جہاں تک سعودی عرب اور جزیرہ نمائے عرب کے موجودہ حاکم ٹولے کا تعلق ہے سب سے پہلی شکایت تو یہ ہے کہ انہوں نے امریکہ کی ماتحتی قبول کر لی ہے۔ چنانچہ بنیادی مسئلہ امریکی حکومت ہے اور موجودہ سعودی شاہی خاندان امریکی نمائندے اور اس کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہا ہے۔ اور یوں امریکہ سے وفاداری کر کے وہ عالم اسلام سے غداری کا جرم کر رہا ہے اور اسلامی شریعت کے متضاد حکومت چلا رہا ہے جو امہ کے مفاد کے سراسر خلاف ہے اس کے تمام امور حکومت اور اس کے معاملے اللہ جل شانہ کے احکامات کے خلاف ہیں یوں اتنی بنیادی خلاف ورزی سے تمام امور مملکت۔ سماجی نظام، معاشی نظام اللہ جل شانہ کے نظام کے متضاد ہو گئے ہیں۔

آرنٹ:۔ آپ کے خیال میں اگر کوئی اسلامی تحریک سعودی عرب کا نظام حکومت سنبھال لیتی ہے تو وہاں معاشرہ اس طرح کا ہو سکتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں احکامات قرآنی کے مطابق تھا؟

لادن:۔ ہم پر اعتماد ہیں۔ اللہ جل شانہ کے حکم سے مسلمان فاتح ہوں گے۔ جزیرہ نمائے عرب پر دین الٰہی کا نفاذ مسلمانوں کی شان و شوکت کا باعث ہو گا اور ہمیں اللہ جل شانہ کی تائید و نصرت حاصل ہو جائے گی۔

آرنٹ:۔ اگر سعودی عرب میں تحریک اسلامی حکومت قائم کر لیتی ہے تو مغرب کے ساتھ آپ کا رویہ کیا ہو گا اور کیا آپ کے تیل کی قیمت میں اضافہ ہو جائے گا۔؟

بن لادن:۔ اللہ جل شانہ کے رحم و کرم سے ہم ایک قوم ہیں اور ہماری ایک طویل تاریخ ہے۔ پندرہ سو سال سے ہم ایک عظیم مذہب پر عمل پیرا ہیں جس میں زندگی کے ہر شعبے پر نہایت جامع طریقۂ عمل موجود ہے اس میں وضاحت کے ساتھ وہ تمام حقوق و فرائض اور طریقے وضع کر دیئے گئے ہیں جس کے ذریعے انفرادی مسلمانوں اور غیر مسلموں سے تعلقات ان سے برتاؤ اور ممالک کے درمیان روابط زمانہ جنگ اور امن کے دوران متعین ہیں اس لئے ہمیں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔

اگر آپ تاریخ پر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مسلم حکومتوں نے تمام حکومتوں نے مسلم یا

غیر مسلم۔ سے روابط استوار رکھے ہیں اس میں مشترکہ مفادات کا خیال رکھا ہے زمانہ جنگ اور امن میں مختلف معاہدات بشمول تجارت کئے ہیں۔

جہاں تک تیل کی قیمت کا تعلق ہے اس کا تعین بازار کے بھاؤ، مانگ اور رسد کے مطابق ہونا چاہیے۔ ہم سمجھتے ہیں موجودہ قیمت حقیقی نہیں ہے کیونکہ موجودہ سعودی حکومت امریکی کٹھ پتلی ہے وہ امریکی مفادات کے مطابق تیل بہت زیادہ نکال رہی ہے تاکہ رسد زیادہ رہے مانگ اتنی ہے نہیں یوں بازار کے بھاؤ کم ہیں۔

آرنٹ:۔ جناب بن لادن آپ نے امریکہ ۔کے خلاف جہاد کا اعلان کیا ہوا ہے۔ آخر کیوں؟ یہ جہاد امریکی حکومت کے خلاف ہے یا سعودی عرب میں موجود فوجیوں کے خلاف ہے؟ سعودی عرب میں موجود امریکی باشندوں اور امریکی عوام کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔

بن لادن:۔ ہم نے امریکی حکومت کے خلاف اعلان جہاد کیا ہے کیونکہ امریکی حکومت جابر، ظالم اور مجرمانہ ہے۔ اس نے نہایت جابرانہ اور گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے کھلم کھلا اسرائیل کے ظالمانہ عزائم کی تائید کی ہے اس کی ہمت افزائی کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض شب معراج پر قبضہ کر لے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فلسطین اور عراق میں مسلمانوں کے قتل عام کا امریکہ براہ راست ذمہ دار ہے۔

جب ہم امریکہ کی بات کرتے ہیں تو ہمیں قنا (لبنان) میں دھماکوں کا خیال آتا ہے، ان معصوم بچوں کا خیال آتا ہے جن کے سر اور بازو ہوا میں بکھر گئے تھے۔ امریکہ تو انسانی احساسات سے عاری وحشی مجرم ہے اس نے توبربریت کی تمام حدوں کو پار کر لیا جن کی مثال دنیا کے تمام جنگجو اور نوآبادیاتی ظالموں میں نہیں ملتی۔

امریکہ کی ایسی ہی جابرانہ اور ظالمانہ حرکتوں کی وجہ سے ہم نے اس کے خلاف اعلان جہاد کیا ہے کیونکہ ہمارا دین ایسے حالات میں ہمیں حکم دیتا ہے کہ جب ظلم اور جبر حد سے بڑھ جائے تو اللہ کے حکم کے نفاذ کے لئے اٹھ کھڑے ہو اس لئے ہم امریکہ کو تمام اسلامی ممالک سے نکال دینا چاہتے ہیں۔ جہاں تک یہ سوال کہ یہ جہاد امریکی فوجیوں کے خلاف ہے یا ان شہریوں کے خلاف ہے جو ہمارے مقامات مقدسہ میں موجود ہیں یا عام امریکی شہریوں کے خلاف ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے تو ان امریکی فوجیوں کے خلاف ہے۔ جو ہمارے مقدس مقامات پر موجود ہیں۔ ہمارے دین میں ہمارے مقامات مقدس تمام اسلامی ممالک میں سب سے زیادہ قابل احترام ہیں اور وہاں کسی غیر مسلم کا وجود ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے تمام امریکی شہری وہاں سے فوراً نکل جائیں ہم ان کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ ہم سوا ارب مسلمان ہیں ہمارے جذبات کسی وقت بھی رد عمل دکھا سکتے ہیں۔ کیوں کہ ہمارے چھ لاکھ معصوم بچے امریکہ کی وجہ سے عراق میں کھانے اور دواؤں سے محروم ہیں۔ ہمارے رد عمل کی ذمہ داری امریکہ پر ہو گی کیونکہ یہ امریکی ظلم جنگ کو امریکی فوجیوں سے امریکی شہریوں تک لے جارہا ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے۔

امریکی عام شہریوں کے معاملے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ بری الذمہ نہیں کیوں کہ انہوں نےاپنے ووٹوں کے ذریعہ اس امریکی حکومت کو قائم کیا ہے جب کہ وہ جانتے تھے کہ ان کی حکومت نے فلسطین۔ لبنان اور عراق میں کیا جرائم کئے ہیں۔ اور دوسری جگہوں پر بھی اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ ہمارے فرزندوں اور علماء کو قید خانوں میں ڈال رکھا ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب آزاد ہوجائیں۔

آرنٹ:۔ آپ ہمیں جنگ افغانستان میں اپنے تجربات سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ جہاد میں آپ کیا کریں گے؟

بن لادن:۔ میں نے جہاد افغانستان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ بغیر جہاد افغانستان میں حصہ لئے میں اتنا کچھ سیکھ سکتا یہ ایک سنہری موقع تھا میں اسے ہزاروں سال سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا بلکہ میں تو کہوں گا کہ میرے لئے یہ اللہ کا احسان اور اس کی تائید تھی۔

روس کی انتہائی طاقت کے باوجود ہم اعتماد سے آگے بڑھتے رہے اور اللہ نے ہماری مدد کی۔ ہمیں بھاری سازو سامان جو کہ ہزاروں ٹن میں تھا جس میں بلڈوزر، وزن اٹھانے والے ٹرک اور خندقیں کھودنے کی مشینیں شامل تھیں اپنے مقدس شہروں سے لانا پڑے۔ جب ہم نے دیکھا کہ روسی جارحیت مجاہدین پر بم برسا رہی ہے تو میں نے زیر زمین بڑی بڑی سرنگیں کھودیں اور ان میں بڑی بڑی ذخیرہ گاہیں تعمیر کیں یہاں تک کہ زیر زمین ہسپتال بنائے۔ ہم نے زیر زمین گزرگاہیں بنائیں اور اللہ جل شانہ کے فضل سے پہاڑوں میں دشوار گزار راستے بنائے جن سے گذر آپ بھی آئے ہیں۔ چنانچہ ہمیں بہت سے تجربات سے اللہ جل شانہ نے آگاہ کردیا۔ سب سے بڑھ کر ایک بڑی طاقت کا جو نشہ تھا اور اس کا جو ایک دبدبہ تھا وہ ہم مسلمانوں کے ذہنوں سے نکل گیا کیونکہ ہم نے اسے تباہ کردیا تھا۔ احساس کمزوری اور تھکن ہم سے رخصت ہوگئے اور یوں خوف سے نجات مل گئی جو کہ امریکہ نے ہمارے ذہنوں میں بسا کر فائدہ اٹھانے کا عزم کیا ہوا ہے۔ میرے ذہن میں اور تمام مسلمانوں کے ذہن میں امریکہ کے ایک عظیم طاقت ہونے کا خوف ختم ہوچکا جو کہ روس کے متعلق بھی تھا اور اب ختم ہوچکا ہے۔ آج اللہ کے فضل و کرم سے تمام مسلمانوں کے ذہن خوف سے آزاد ہیں اور ان میں روح حریت اور طاقت بیدار ہوچکی ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کی بہتر طریقے سے مدد و معاونت کرسکتے ہیں بلکہ کر رہے ہیں تاکہ مغرب اور خاص طور پر امریکی اثرورسوخ کو اسلامی ممالک سے ہمیشہ کے لئے ختم کردیا جائے۔

آرنٹ:۔ امریکی حکومت کہتی ہے کہ آپ افغانستان میں فوجی تربیت میں رقم فراہم کررہے ہیں اور اسلامی جنگجو پیدا کررہے ہیں جو کہ بین الاقوامی دہشت گردی کررہے ہیں جب کہ دوسری طرف آپ کو عرب اسلامی دنیا کا نیا نجات دہندہ قرار دیا جارہا ہے۔ آپ اپنے متعلق کیا بیان کریں گے؟

بن لادن:۔ روس کی تباہی کے بعد جس میں امریکہ کا کوئی قابل ذکر کردار نہیں بلکہ یہ اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے مجاہدین افغانستان کا کارنامہ ہے۔ امریکہ اور بھی مغرور اور ہٹ دھرم ہوگیا ہے اور اس نے اپنی

چودھراہٹ قائم کرنے کے لئے نیو ورلڈ آرڈر قائم کرنے کا شوشہ چھوڑ دیا ہے۔ اور اس نے عام لوگوں کے ذہنوں میں یہ بٹھانا شروع کر دیا ہے کہ وہ جو چاہے من مانی کر سکتا ہے لیکن وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ اس نے میرے اور دوسروں کے خلاف الزامات لگانے شروع کر دیئے ہیں یہ سب کچھ اس کی خواہشات اور معیار کے مطابق ہے جو کہ مبنی برمساوات نہیں۔ اس کے معیار دہرے ہیں جو اس کے جبر اور نا انصافی کی نشاندہی کرے وہ دہشت گرد ہے۔ وہ ہمارے ممالک پر بزور طاقت قبضہ کرے، ہمارے قدرتی وسائل پر ڈاکہ ڈالے۔ ہم پر اپنے ایجنٹوں کی حکومت مسلط کر دے اور ہم اللہ کے حکم سے ہٹ جائیں تو سب ٹھیک ہے اور ہم مزاحمت کریں تو اس کی نظر میں دہشت گرد .... امریکہ کا رویہ صاف نظر آتا ہے۔ اگر معصوم اور غریب فلسطینی بچے جارح اور ظالم اسرائیل کے اپنے ملک پر جابرانہ قبضے کے خلاف اس کی فوج کو پتھروں سے ماریں تو وہ دہشت گرد مگر جب اسرائیل کے طیارے قنا (لبنان) میں اقوام متحدہ کی عمارت پر بم برسائیں جس میں عورتیں اور بچے تھے تو وہ اسرائیل کی مذمت بھی نہیں کرنے دیتا۔ مسلمان اپنا حق مانگتے ہیں تو ان کی مذمت کرواتا ہے اور اسی دوران آئرش ریپبلکن آرمی کے سربراہ جیری آدم کا بحیثیت سیاسی سربراہ وائٹ ہاؤس میں استقبال کرتا ہے۔ دشمن تو دراصل مسلمان ہیں جو اپنے حق کے لئے آواز اٹھاتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم دیکھتے ہیں امریکہ دہشت گردوں اور مجرموں کا تمام دنیا میں سردار نظر آتا ہے۔ ہزاروں میل دور جا کر غیر فوجی شہروں پر ایٹم بم گرانا امریکہ کی نظر میں دہشت گردی نہیں ہے۔ یہ ایٹم بم دراصل پوری قوم پر برسائے گئے تھے۔ بچے عورتیں اور بوڑھے جاپانی آج بھی نشانی کے طور پر موجود ہیں اور ان جاپانی شہروں کے ملبے آج بھی اس دہشت گردی کی یاد دلاتے ہیں۔ امریکہ اس کو دہشت گردی نہیں سمجھتا کہ ہمارے ہزاروں بیٹے اور بھائی عراق میں مر جائیں کیوں کہ ان کو خوراک اور دوائیں نہیں مل رہیں چنانچہ امریکہ جو کچھ کہتا ہے اس کی کوئی بنیاد نہیں اصول نہیں اور ہم اس کا کوئی اثر نہیں لیتے کیونکہ اللہ جل شانہ کی ذات پر ہم کو مکمل یقین اور بھروسہ ہے اور امریکہ کے خلاف جنگ میں ہم کو اس کی حمایت و تائید حاصل ہے۔ آپ کے سوال کے آخری حصے کے جواب میں میں یہ کہوں گا کہ اللہ جل شانہ نے ہم پر یہ فرض عائد کیا ہے اور ہم اس کو پورا کر رہے ہیں۔ ہم اپنے ان عظیم سپوتوں اور ہیروں کو یاد کر رہے ہیں جنہوں نے ریاض اور الخبر (دہران) میں امریکی قابضوں کو جہنم رسید کیا۔ ہم اپنے سپوتوں کو ہیرو اور مرد کہتے رہیں گے انہوں نے اپنی قوم کو بے غیرتی اور بے شرمی سے نجات دلائی اور پوری قوم کا سر فخر سے اونچا کیا۔ ہم اللہ جل شانہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔

آرنٹ:۔ اب چلتے ہیں ریاض اور دہران میں امریکی فوجیوں پر بمباری کی طرف۔ ایسا کیوں کیا گیا؟ اور کیا آپ یا آپ کے حواری اس حملے میں شریک تھے؟

بن لادن:۔ آپ اس دھماکے کی بنیادی وجہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس دھماکے کی وجہ وہ رد عمل ہے جو مسلمانوں کے معاملات میں بے جا مداخلت کر کے امریکہ نے کئے کہ وہ جارحیت کی حدوں سے بھی آگے بڑھ

کر ہمارے قبلہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ جو کہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے محترم ترین مقام ہے اس لئے دھماکے امریکہ کو باہر نکالنے کے لئے تھے۔ چنانچہ اگر امریکہ اپنے بیٹوں کو مروانا نہیں چاہتا تو ہمارے محترم علاقوں سے فوراً باہر نکل جائے۔

آرنٹ:۔ اسی مسئلے پر آپ سمجھتے ہیں کہ امریکی فوجیوں یا امریکی شہروں پر سعودی عرب میں مزید بم گریں گے یا ان پر حملے ہوں گے؟ سعودی شاہی خاندان پر مزید قاتلانہ حملہ ہوں گے؟

بن لادن:۔ پہلے سوال کے جواب میں کہوں گا کہ ریاض اور الخبر میں جو دھماکے ہوئے یہ کوئی راز کی بات نہیں کہ میں سعودی عرب یں موجود نہیں تھا مگر میں ان لوگوں کو شاباش دیتا ہوں جنہوں نے یہ بڑا کام کیا یہ ان کا کارنامہ ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا وہ ہمارے ہیرو ہیں۔ میں انہیں اسی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کہ وہ اس پرچم کے علمبردار ہیں جس پر لکھا ہے "اللہ کے سوا کوئی دوسرا الٰہ نہیں" اس طرح اس لادینیت اور ناانصافی کا خاتمہ ہوگا جو امریکہ تھوپ رہا ہے۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ انہوں نے ایک عظیم کام کیا جو باعث فخر ہے اور اس میں حصہ نہ لینے کا مجھے افسوس ہے۔

آرنٹ:۔ آپ کے خیال میں سعودی عرب میں امریکی فوجیوں پر اور وہاں موجود امریکی شہریوں پر مزید بم پھینکے جائیں گے اور سعودی شاہی خاندان پر مزید قاتلانہ حملے ہوں گے؟

بن لادن:۔ یہ آپ جانتے ہیں ہر عمل کا رد عمل ہوتا ہے اگر وہاں امریکی موجود رہے یہ ایک عمل ہوگا تو یہ بھی ایک فطری تقاضہ ہے کہ رد عمل ہوگا اس بے جا موجودگی کے خلاف۔ دوسرے لفظوں میں دھماکے اور امریکی فوجیوں کے قتل جاری رہیں گے۔ یہ امریکی فوجی اپنا ملک اور خاندان چھوڑ کر صرف غرور اور ضد میں یہاں آئے ہیں تا کہ ہمارے تیل پر قبضہ جمائیں او ہماری تذلیل کریں او ہمارے دین پر رکیک حملے کریں۔ جہاں تک سعودی حکمران خاندان کا تعلق ہے وہ ان کے آلہ کار ہیں اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار ہیں۔ وہ امریکہ کے حاشیہ بردار ہیں اور اس کے محافظ ہیں۔ عوام اور نوجوان اس پر زور دے رہے ہیں کہ شاخوں کو کاٹنا اتنا ضروری نہیں جتنا کہ فساد کی جڑ کو کاٹا جائے یہ ضروری ہے۔ سارا زور اسی نکتہ پر ہے کہ جہاد امریکی فوجیوں کے خلاف ہو۔

آرنٹ:۔ شیخ عمر عبدالرحمان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا آپ کبھی ان سے ملے ہیں؟ کیا آپ انہیں جانتے ہیں؟

شیخ عمر عبدالرحمان ایک مسلمان عالم ہیں اور پورے عالم اسلام میں معروف ہیں اور امریکی ظلم اور ناانصافی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کے خلاف بے بنیاد مقدمات گھڑے گئے حالانکہ وہ نابینا ہیں۔ ہم اللہ قادر مطلق سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کو بری کر دے۔ اپنے مصری ایجنٹوں اور حواریوں کو خوش کرنے کے لئے امریکہ نے انہیں سینکڑوں سال کی قید کی سزا دی ہے۔ ان کے ساتھ بہت برا سلوک ہو رہا ہے جو کسی طرح بھی ایک بوڑھے اور مسلمان عالم کے ساتھ نہیں ہونا چاہیے۔

آر نٹ:۔ امریکی وزارت خارجہ نے ایک پاکستانی افسر کے حوالہ سے کہا کہ یوسف رمزی۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر دھماکے کا سزا یافتہ مجرم ہے۔ آپ کے پشاور کے گھر میں قیام پذیر رہا جہاں پر آپ کے زیر تربیت افغان مجاہدین قیام کرتے ہیں اور ایسا ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں دھماکے کے بعد بھی ہوا۔ کیا یہ سچ ہے؟ یوسف رمزی نے واقعی آپ کے گھر پشاور میں قیام کیا؟

بن لادن:۔ میں یوسف رمزی کو نہیں جانتا۔ امریکی حکومت اگر اس بات میں سنجیدہ ہے کہ اس کے اندرون ملک دھماکے نہ ہوں تو اسے سوا ارب مسلمانوں کے معاملات میں اپنی ٹانگ اڑانی چھوڑ دینی چاہیے ان کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہیے۔ وہ ہزاروں فلسطینی، لبنانی اور عراقی جو مارے گئے یا بے گھر ہوئے ان کے بھی بھائی اور رشتہ دار ہیں وہ سب یوسف رمزی کو ایک مثال اور استاد بنا لیں گے۔ اور امریکی حکومت انہیں مجبور کر رہی ہے کہ وہ باہر کی جنگ کو امریکہ کے اندر لے آئیں۔ امریکی حکومت ہر چیز کو ممکن بنا لیتی ہے کہ امریکی خون کی حفاظت ہو جبکہ خون مسلم کو بہانے کی ہر جگہ اجازت ہے۔ اس طرح امریکی حکوت خود کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ امریکی عوام کو نقصان پہنچا رہی ہے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

آر نٹ:۔ آپ نے ورلڈ ٹریڈ سینٹر، نیویارک سٹی کو بم سے اڑانے میں مالی امداد فراہم کی تھی؟

بن لادن:۔ میں کسی طرح بھی اس دھماکے میں ملوث نہیں۔

آر نٹ:۔ آپ نے ایک عربی کے اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ عرب جنہوں نے جنگ افغانستان میں حصہ لیا تھا انہوں نے موغادیشو۔ صومالیہ میں امریکی فوجیوں کو مارا۔ اس سلسلے میں آپ کچھ بتائیں گے۔

بن لادن:۔ امریکی حکومت وہاں بڑے طمطراق سے گئی اور کچھ دنوں تک قیام کیا اور بڑے زور و شور سے پروپیگنڈا جاری رکھا تاکہ لوگوں کے دلوں میں ایک دہشت بٹھا دی جائے کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ وہ بڑے فخر سے ۲۸۰۰۰ فوجیوں کو لے گیا غریب اور ننہتے صومالی عوام کے مقابلے کے لئے۔ مقصد یہ تھا کہ عام طور پوری دنیا کو اور خاص طور سے مسلم دنیا کو خوف زدہ کر دیا جائے کہ امریکہ پوری دنیا میں جو چاہے کر سکتا ہے۔ جیسے ہی وہ موغادیشو کے ساحل پر اترے وہاں انہیں صرف بچے ملے اور کوئی نہ تھا۔ سی این این اور دوسرے ذرائع ابلاغ نے ان کی تصویریں بنانی شروع کر دیں۔ فوجی وردیاں اور بھاری اسلحہ سے لیس فوجی اپنے کو دنیا کی سب سے بڑی طاقت ثابت کر رہے تھے۔ ان کے خلاف تحریک مزاحمت شروع ہو گئی کہ یہ ہمیں مفتوح کرنے آئے ہیں مسلمانوں نے یقین نہیں کیا کہ امریکی صومالیہ کو بچانے آئے ہیں۔ انسان کے دل میں اگر صحیح احساسات ہوں تو وہ مرنے والے بچوں میں فرق نہیں کرتا، چاہے مرنے والا فلسطینی ہو یا لبنانی یا عراقی یا بوسنیائی۔ چنانچہ صومالی عوام کیسے یقین کر لیتے کہ ان جگہوں پر خود مارنے والے ہمارے بچوں کو بچانے کیسے آسکتے ہیں۔

اللہ کے فضل و کرم سے صومالی مسلمانوں اور کچھ عرب مسلمانوں، جنہوں نے جہاد افغانستان میں حصہ

لیا تھا۔ نے مل کر کچھ امریکی فوجیوں کو مار دیا۔ امریکی انتظامیہ اس سے واقف ہو گئی۔ تھوڑی سی مزاحمت کے بعد امریکی قابض فوج وہاں سے کچھ حاصل کئے بغیر وہاں سے روانہ ہو گئی۔

اور پروپیگنڈا میں دعوی جاری رکھا کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ امریکی وہاں سے بھاگے کیونکہ وہ ان کی مزاحمت بھی برداشت نہ کر سکے جو غریب مسلح تھے ان کا اسلحہ صرف یہ تھا کہ وہ اللہ جل شانہ پر ایمان رکھتے تھے اور امریکی پروپیگنڈے کو جھوٹا سمجھتے تھے۔ ہمیں وہاں سے پتہ لگا کہ امریکیوں میں ذرا بھی روحانی اور اخلاقی جرات نہیں کہ وہ مقابلہ کر سکیں جبکہ روسی فوجی اس قدر بہتر تھے کہ کچھ مقابلہ تو کرتے رہے۔ امریکی فوجی تو بھاگ کھڑے ہوئے لڑنے والوں کا ذرا بھی مقابلہ نہ کر سکے۔

اگر اب بھی یہ ہی سمجھتے ہیں کہ وہ اس قدر بڑی طاقت ہیں جبکہ وہ مسلسل ویتنام - بیروت۔ عدن اور صومالیہ میں پسپا ہو چکے ہیں تو انہیں ان کی طرف جانا چاہیے جو ان کا انتظار کر رہے ہیں۔

آرنٹ:۔ آپ کا خاندان سعودی عرب کا ایک امیر اور بااثر خاندان ہے۔ کیا کبھی انہوں نے یا سعودی حکومت نے آپ سے کہا کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں نہ کریں؟

بن لادن:۔ انہوں نے بہت کوشش کی ہے۔ انہوں نے ہم پر بہت دباؤ ڈالا ہے۔ خاص طور پر ہمارا ایک بڑا خاندانی کاروباری سرمایہ سعودی حکمران شاہی خاندان نے دبا رکھا ہے۔ انہوں نے تقریباً نو مرتبہ اپنے نمائندے خرطوم بھیجے اور میری ماں، چچا، اور بھائیوں کو کہا کہ میں اپنی سب کارروائیاں بند کر کے واپس سعودی عرب آجاؤں اور شاہ فہد سے معافی مانگ لوں مگر میں نے آرام سے اپنے خاندان والوں سے معذرت کر لی کیوں کہ میں جانتا ہوں اس کے پس پردہ کون سی طاقت کام کر رہی ہے۔ حکمران میرے اور میرے خاندان والوں کے درمیان مسائل پیدا کرنا چاہتے ہیں، تا کہ وہ ان کے خلاف اقدامات کر سکیں۔ مگر اللہ کے فضل سے وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے میں نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔ میرے خاندان کے ذریعے مجھے پیغام دیا گیا اگر میں واپس نہ آیا تو میرے تمام اثاثے ضبط کر لیئے جائیں گے اور مجھے شہریت سے محروم کر کے میرا سعودی پاسپورٹ اور شناخت ختم کر دی جائے گی اور میرے خلاف سعودی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ پروپیگنڈہ کر کے مجھے بدنام کر دیا جائے گا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک مسلمان اپنے دین پر سودے بازی کرے گا میں نے ان سے کہا کہ جو چاہو کر لو۔ یہ اللہ کی مملکت ہے ہم جانے سے انکار کرتے ہیں۔ ہم عزت و شرف سے رہ رہے ہیں۔ اس کے لئے اللہ کے شکر گزار ہیں۔ یہ ہمارے لئے بہت بہتر ہے کہ ہم ایک درخت کے نیچے یہاں پہاڑوں کے درمیان رہ رہے ہیں۔ بہ نسبت اس کے کہ اللہ کی مقدس زمین میں غلامی اور بے عزتی کی زندگی گزاریں اور اللہ کی عبادت بھی نہ کر سکیں جہاں ناانصافی کا دور دورہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی طاقت کا سرچشمہ نہیں۔

آرنٹ:۔ کیا کبھی سعودی ایجنٹوں نے آپ کو قتل کرنے کی کوشش کی؟ کیا کبھی امریکی حکومت نے آپ کو نشانہ بنایا؟ کیا آپ کو اپنی جان کا خطرہ ہے؟

بن لادن:- امریکی دباؤ آپ سے پوشیدہ نہیں- سعودی دباؤ تو دراصل امریکی دباؤ ہے- بارہا مجھے گرفتار کرنے اور قتل کرنے کی کوششیں ہو چکی ہیں اور ایسا گذشتہ سات سال سے ہو رہا ہے- اللہ کے فضل سے ان کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی- یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے مسلمان کے لئے اور پوری دنیا کے لئے کہ امریکہ نااہل ہے- کمزور ہے جب کہ وہ پوری دنیا میں اپنے آپ کو لوگوں کے ذہن میں طاقتور کے طور پر بٹھانا چاہتا ہے- ایک مکمل عقیدہ رکھنے والے کا ایمان ہے- کہ زندگی اللہ کے اختیار میں ہے اور بچانے والا بھی اللہ قادر مطلق ہے- جہاں تک زندگی کا خوف ہے آپ کے لئے سمجھنا مشکل ہے جب تک آپ کا یقین پختہ نہ ہو- یہ ہمارا ایمان ہے کہ کوئی ایک سانس بھی زیادہ نہیں لے سکتا جو اس کی قسمت میں اللہ نے مقرر کر دیئے ہیں- ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ کے مقصد کے لئے مرنا باعث عزت ہے جس کی خواہش ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی تھی- ان کا کہنا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اللہ کی قسم یہ میری آرزو ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا مارا جاؤں اور میں پھر زندہ ہوں مارا جاؤں اور پھر زندہ ہوں مارا جاؤں" اللہ کی راہ میں مرنا بڑے عزت و شرف کی بات ہے اور ایسا صرف قوم کے مقبول بندوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے- ہم کو ایسی موت پسند ہے بالکل ایسے ہی جیسا آپ کو زندہ رہنا پسند ہے ہمیں کوئی خوف نہیں بلکہ ہم تو اسی طرح کی موت کی خواہش رکھتے ہیں-

آرنٹ:- آپ کے مستقبل کے کیا ارادے ہیں؟

بن لادن:- آپ دیکھ لیں گے اور سن لیں گے بذریعہ ابلاغ- ان شاء اللہ، اللہ نے چاہا تو-

آرنٹ:- اگر آپ کو موقع ملے کہ آپ صدر کلنٹن کو کوئی پیغام دیں تو وہ پیغام کیا ہوگا؟

بن لادن:- کلنٹن یا امریکی حکومت کا ذکر ہوتا ہے تو نفرت اور انقلاب کو ہوا ملتی ہے- یہ اس لئے ہوتا ہے کہ امریکی حکومت یا کلنٹن اور بش کا نام آتے ہی ہماری نظروں کے سامنے اور ہمارے ذہن میں ہمارے بچوں کے کٹے ہوئے سروں اور ان کے کٹے ہوئے اعضاء کی تصویر گھوم جاتی ہے جو ابھی سال بھر کے بھی نہ ہوئے تھے ان بچوں کی تصویر اور ان کے کٹے ہوئے ہاتھ جو عراق میں مارے گئے اور ان یہودیوں کی تصویر گھوم جاتی ہے جو اپنے ہاتھوں میں ہتھیار لئے ہمارے بچوں کو ہلاک کر رہے تھے- مسلمانوں کے ذہن اور دل مملکت امریکہ اور اس کے صدر کے لئے نفرت سے بھرے ہوئے ہیں- امریکی صدر کا دل کوئی الفاظ نہیں جانتا- ایسا دل جو یقیناً سینکڑوں بچوں کا قاتل ہے وہ کوئی لفظ نہیں سمجھتا- ہم جزیرہ نمائے عرب کے لوگ اسے کوئی لفظی پیغام نہیں بھیجنا چاہتے کیونکہ وہ کوئی لفظ نہیں سمجھتا- اگر کوئی پیغام میں آپ کے ذریعے بھیجنا چاہوں تو وہ صرف امریکی فوجیوں کی ماؤں کے نام ہے جو وردیاں پہن کر آئے اور غرور سے چلتے ہوئے ہماری سرزمین پر اترے جبکہ ہمارے عالموں کو قید خانوں میں ڈال دیا گیا- میں کہتا ہوں کہ یہ سوا ارب

بقیہ ص ۴۷ پر

جزیرہ عرب کو یہود و نصاریٰ سے پاک کر دو (حدیث نبوی۔ بخاری)

حرمین شریفین کی مقبوضہ سرزمین پر غاصب امریکیوں کے خلاف اعلان جہاد

اسامہ بن لادن کی طرف سے

برادران اسلام خصوصاً فرزندان جزیرہ عرب کے نام

کھلا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ، ونعوذ باللہ من شرور انفسناومن سیات اعمالنا ،من یھدہ اللہ فلامضل لہ، ومن یضللہ فلا ھادی لہ، ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ.

یا ایھاالذین آمنوا اتقو اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الاوانتم مسلمون، یا ایھاالناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساءاً واتقوا اللہ الذی تساء لون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیباً. یاایھاالذین آمنواتقواللہ وقوالوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً

الحمدللہ القائل ان ارید الاالاصلاح مااستطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب (ھود. ۸۸)

الحمدللہ القائل! کنتم خیرامۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ (آل عمران. ۱۱۰)

والصلاۃ والسلام علیٰ عبدہ ورسولہ القائل (ان الناس اذا راو الظالم فلم یاخذوا علی یدہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقاب منہ) رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی.

ترجمہ:۔ اگر لوگ ظالم کو ظلم کرتے دیکھ کر بھی اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سبھی کو عذاب میں مبتلا کر دے (حدیث نبوی)

امابعد:۔ آج یہود و نصاریٰ اور ان کے حواریوں کے گٹھ جوڑ کے سبب اہل اسلام پر جو ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں وہ کسی بھی مسلمان کی آنکھوں سے اوجھل نہیں۔ آج دنیا بھر میں سب سے ارزاں خون مسلمان کا ہے۔ دنیا میں سب سے آسان کام اسی قوم کی عزت و آبرو اور جان و مال کو لوٹنا ہے۔ اس خون کے چھینٹے کہیں فلسطین میں اڑ رہے ہیں تو کہیں لبنان میں۔ ان کے خون سے ہولی کھیلنے کے لئے کبھی برما کو منتخب کیا جاتا ہے تو کبھی تاجکستان کو اور کبھی کشمیر، فلپائن، اوگاڈین، صومالیہ، آسام، اریٹریا، چیچنیا، اور

بوسنیا کو۔ یہ روح فرسا مناظر سب کے سب آج کی مہذب دنیا کے پردہ سکرین پر پیش کئے جارہے ہیں۔ ان کو نہتا اور بے دست و پا کر کے مارنے کے لئے جگہ جگہ کہیں امریکہ اور اس کے حواریوں کی سازشیں ہیں تو کہیں اقوام متحدہ کے قانون و آداب۔ اب اس بات میں کسی شک و شبے کی گنجائش نہیں کہ "یہودی صلیبی گٹھ جوڑ" کا اصل نشانہ اہل اسلام ہی ہیں۔ خون مسلم میں لتھڑے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ حقوق انسانی کا درس دینے والوں کی حقیقت اب طشت از بام ہو چکی ہے ذرا سوچیے کیا اب بھی دھوکہ کھانے کی گنجائش باقی ہے۔

صہیون و صلیب نے امت مسلمہ پر اب جو آخری دھاوا بولا ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے لے کر اب تک اپنی نوعیت کا سب سے بڑا سانحہ ہے اور وہ یہ کہ سرزمین حرمین شریفین پر قبضہ کر کے دن دیہاڑے امت مسلمہ کی غیرت کو للکارا گیا ہے یہ سرزمین جو چودہ سو سال سے اسلام کا گڑھ چلی آرہی ہے اور جہاں وحی کا بابرکت نزول ہوتا رہا ہے جہاں ان کا دل ان کا قبلہ واقع ہے آج اس "دل" میں صلیب کا خنجر گھونپ دیا گیا ہے اور امریکہ اور اس کے حلیف لشکر فتح کے پھریرے لہراتے ہوئے دندناتے پھر رہے ہیں۔

برادران اسلام:۔ اس جدید عالمی نقشے کے مہیب سائے میں اور دنیا بھر میں اٹھنے والی اسلامی بیداری کے پس منظر میں ایک طویل خاموشی کے بعد دوبارہ آپ سے مخاطب ہو رہا ہوں۔ یہ وہی زبان بندی ہے جس کی بھینٹ آج کے بے شمار علماء اور داعیان اسلام چڑھائے جارہے ہیں۔ یہ قہر و جبر کا وہی سلسلہ ہے جو اسلام کے نام لیواؤں پر اس امریکی قیادت تلے ظالمانہ صلیبی یلغار کی شکل میں دراز کیا جارہا ہے۔ تاکہ امت مسلمہ کو دشمنان اسلام سے خبردار نہ کیا جاسکے۔ جبر کی یہ ریت بھی نئی نہیں اور اسلام کی تاریخ میں ابن تیمیہ اور عز بن عبدالسلام ایسے درخشندہ ابواب کی بھی کمی نہیں۔ چنانچہ آج بھی اگر علماء اور داعیان حق کو جیلوں کی کال کوٹھڑیوں میں ٹھونس کر صلیبی یہودی عزائم پورے کئے جارہے ہیں تو یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہیں عبداللہ عزام کو قتل کیا جارہا ہے۔ تو کہیں قبلۂ اول کی سرزمین میں احمد یاسین کو پابہ زنجیر کیا جارہا ہے کبھی سعودیہ میں شیخ سلمان العودہ اور سفر الحوالی جیسے بے شمار علماء حق کو پابند سلاسل کیا جاتا ہے۔ اس ظلم کا ہاتھ ہم پر بھی گاہے بگاہے پڑتا رہا اور پاکستان، سوڈان اور افغانستان میں دربدر کر کے ہماری آواز دبانے کا سامان کیا جاتا رہا۔ جس کی بناء پر اس خاموشی کا سلسلہ دراز ہوتا چلا گیا۔ مگر اب اللہ کے فضل سے سرزمین خراسان میں ہندوکش کی چوٹیوں پر ایک جائے پناہ میسر آگئی ہے۔ وہی ہندوکش جہاں اللہ کے فضل سے دنیا کی سب سے بڑی عسکری قوت ریزہ ریزہ ہوئی تھی اور مجاہدین کی فلک شگاف تکبیروں کی گونج میں ایک سپر پاور کا گھمنڈ خاک میں ملا تھا۔ آج انہیں چوٹیوں سے امت مسلمہ پر صلیب و یہود کی متحدہ قوتوں کے ظلم کے خلاف ہم اپنی جدوجہد کا آغاز کر رہے ہیں خصوصاً جبکہ اس ظلم کا پنجہ استبداد قبلۂ اول پر ہی نہیں قبلۂ دوم (خانہ کعبہ) تک دراز ہو چکا ہے اس جدوجہد میں ہم اللہ کی مدد سے پرامید ہیں اور اسی کی مدد ہمارا اصل سہارا ہے۔

ہماری دعوت ہے کہ عالم اسلام اور خصوصاً سرزمین حرمین شریفین میں ہمیں جو مصائب درپیش ہیں

ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے صحیح راستہ تلاش کیا جائے ایک ظالم سے مظلوم کو حق لے کر دیا جائے یہ آفت جو کہ مسلمانوں کے دین و دنیا ہر دو پر پڑی ہے، ہر طبقہ اس سے متاثر ہوا ہے، نہ عام لوگ اس سے محفوظ رہے ہیں نہ فوج اور سیکیورٹی کے لوگ، نہ ملازم پیشہ نہ تاجر حضرات، نہ بچوں کو جائے پناہ ملی نہ ہی بوڑھوں کو، ظالم نظام کے اس وار سے طلبا بچے نہ طالبات۔ اس امت کا سب سے بڑا طبقہ اب وہ بے روزگار نوجوان بنتے جا رہے ہیں جو اعلیٰ تعلیمی ڈگریوں کے حامل ہیں اور ان کی تعداد اب لاکھوں سے تجاوز کرنے لگی ہے۔

صنعتی طبقے پر بھی وہ آفتیں ٹوٹ رہی ہیں جو زرعی طبقے پر پڑی ہیں نہ شہر ان وباؤں سے محفوظ رہ سکے اور نہ ہی دیہاتی بستیاں۔ کوئی شخص کسی ایک معاملے میں مطمئن نظر نہیں آتا۔ سرزمین حرمین میں تو یہ صورت حال ایسے آتش فشاں کی شکل دھار چکی ہے۔ جو اب کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے اس کا لاوہ معاشرے کے کفر و فساد پر پڑنے کے لئے بے چین ہے۔ ریاض اور الخبر کے دھماکے تو اس زور دار سیلاب کی خبردار کن آواز ہیں۔ اس کے پیچھے تو وہ بلاخیز طوفان کروٹیں لے رہا ہے جو حبس اور گھٹن کی انتہا کو پہنچنے کے سبب اٹھ جایا کرتا ہے۔

ستم یہ ہے کہ آج معاش کا مسئلہ ہی لوگوں کا اصل مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔ سب کے سب شکوے معاشی ابتری، مہنگائی، قرضوں کی بھرمار اور جیلوں کے بھرے جانے کے بارے میں ہو رہے ہیں۔ کم آمدنی والے ملازم پیشہ لوگ قرضوں کے بوجھ تلے دبتے چلے جانے اور ریال کی روز بروز گرتی قیمت کا رونا روتے ہیں تو بڑے تاجر اور سرمایہ دار حکومت سے کروڑوں اور اربوں کے قرضے موصول نہ ہونے کی شکایت کرتے ہیں۔ اس وقت حکومت پر صرف اندرونی قرضے تیس کھرب چالیس ارب ریال سے تجاوز کر چکے ہیں جو کہ سود پڑنے کی وجہ سے روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں، بیرونی قرضوں کا تو کوئی حد و حساب ہی نہیں۔ لوگ پوچھ رہے ہیں کہ کیا واقعی ہمارا ملک تیل کا سب سے بڑا برآمدی ملک ہے؟ حالانکہ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ دراصل اللہ کا عذاب ہے جو کہ ظالمانہ نظام اور اس کی گھناؤنی حرکات پر چپ سادھ رکھنے کی وجہ سے ان پر پڑا ہے۔ یہ خاموشی جو ملک کے نظام و قانون میں اللہ کی شریعت سے رجوع کو خیرباد کہنے پر اپنائی گئی۔ مسلمانوں کے شرعی حقوق غصب کئے جاتے رہے، حرمین کی سرزمین پاک امریکی فوجی بوٹوں کی دھمک سے لرزتی رہی، انبیاء کی وراثت کا علم تھامنے والے سچے اور باعمل علما کو سلاخوں کے پیچھے قید کیا جاتا رہا، مگر قوم کی یہ خاموشی جاری رہی۔

ان مصائب کا اندازہ ایک طویل عرصہ قبل معاشرے کے اہل خیر طبقوں کو ہو چکا تھا۔ علماء، داعیان حق، اچھے تاجر حضرات، ماہرین اقتصاد اور اہم شخصیات سب اس سے خبردار تھے۔ ہر طبقے نے اس کا فوری تدارک کرنے کے لئے اپنی سی کوشش بھی کی۔ اب تو کسی کو بھی اس بات سے اختلاف نہیں کہ ملک بہت تیزی سے ایک ناقابل اندازہ تباہی کی طرف چلا جا رہا ہے۔ ایک ماہر معاشیات کے بقول ''بادشاہ ملک کو

بیسیوں آفتوں کی طرف گھیر کر لے جارہا ہے" حتیٰ کہ بہت سے شہزادے قوم کے اس دکھ میں شریک ہیں اور نجی محفلوں میں ملک کی موجودہ صورت حال پر کھل کر تنقید کرتے ہیں۔ وہ حکمران شہزادے جو اقتدار کی دوڑ میں شریک ہیں وہ ملک کو تباہی کے دھانے پر لے آچکے ہیں۔ ان تمام لوگوں کی رائے میں ملک میں رائج نظام اپنی شرعی اور قانونی وقعت ایک عرصہ دراز سے کھو چکا ہے جس کے دو بڑے اسباب یہ ہیں:

(۱) اس نظام نے شریعت اسلامی کے احکام معطل کر رکھے ہیں اور اس کی جگہ انسان ساختہ قانون لاگو کئے جا رہے ہیں، پھر اس کے ساتھ ہی ساتھ زبانوں پر تالے لگائے جا رہے ہیں اور خاص اس مسئلہ پر علماء حق اور صالح نوجوانوں کے خلاف خونریز جنگ روا رکھی جارہی ہے۔

(۲) یہ نظام حرمین کی سرزمین کی حفاظت میں اپنی ناکامی ثابت کر چکا ہے۔ سالہا سال سے ملکی دفاع امریکی صلیبی فوجوں کے سپرد ہے، پھر یہ مصیبت کئی اور مصائب کا سبب بنی، خصوصاً اقتصادی بحران کا، کیونکہ امریکی فوجوں کے سفید ہاتھی کو پالنا آسان کام نہیں، پھر وہ پٹرول کی پیداوار اور نرخوں کی بابت بھی اپنی صلیبی پالیسیاں ٹھونستے ہیں، جس کا تمام تر فائدہ ان کی معیشت کو ہو رہا ہے اور ہم روز بروز دیوالیہ ہوتے چلے جارہے ہیں، مزید برآں وہ اپنی مرضی کا اسلحہ اپنے فوجیوں کے استعمال کے لئے اپنی من پسند قیمت پر ہماری حکومت کو فروخت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اب لوگ پوچھنے لگے ہیں کہ جب سب کچھ انہیں کو کرنا ہے تو پھر ہماری حکومت کس مرض کی دوا ہے؟

چنانچہ ہر طبقے نے اس صورتحال کو سدھارنے کے لئے اپنی سی کوشش کی۔ ہر طریقے اور ہر انداز سے، خواہ وہ تحریر و تقریر ہو یا ادب و صحافت اور شعر و نثر، انفرادی ہو یا اجتماعی، نجی یا عوامی، نصیحت کا فرض پورا کیا جاتا رہا۔ ایک کے بعد ایک عرض داشت بھیجی جاتی رہی، مراسلوں کی کوئی کمی نہ چھوڑی گئی اور کوئی طریقہ پس انداز نہ کیا گیا جس سے صورتحال کی اصلاح ہو سکتی تھی۔ ہر ایسی شخصیت کو شامل تحریک کیا گیا جو حکمرانوں پر اثر انداز ہو سکتی تھی۔ ان تمام عرضداشتوں اور مراسلوں میں اصلاح کے پیش نظر انتہائی نرم انداز، دھیما پن اور حکمت و موعظہ حسنہ کا طریق اپنایا گیا شاید کہ ان مکفرات اور پہاڑ جیسے گھناؤنے جرائم سے توبہ کرلی جائے جو دین کے محکمات اور شہریوں کے شرعی حقوق کو روندتے چلے جارہے ہیں۔

مگر بدقسمتی سے حکومت سے اس کا جواب صرف ہٹ دھرمی اور روگردانی، بلکہ ٹھٹھہ اور استہزا کی صورت میں ملا۔ یہی نہیں کہ اصلاح کے ان داعیوں پر پاگل پن اور جنون کے فتوے لگے بلکہ نوبت بایں جا رسید کہ پچھلے گناہوں کو کافرانہ سمجھ کر اور بھی بڑے اور نئے گناہوں کی ضرورت محسوس کی گئی اور حرمین کی سرزمین کو اس تمام تر فساد سے بھرا جانے لگا۔ سو ہر تدبیر کر لینے کے بعد خاموشی کا کوئی جواز رہا نہ چشم پوشی کا۔

چنانچہ جب صورتحال اس خطرناک حد تک پہنچی اور تجاوزات کا سلسلہ کبائر سے بڑھ کر کفریات اور واضح ترین نواقض اسلام تک جا پہنچا تو بعض علماء اور داعی کہ جن کی قوت برداشت فساد اور ظلم و گمراہی کے اس

طوفان کے سامنے جواب دینے لگی، اٹھ کھڑے ہوئے جس کے ساتھ ہی ملک کے طول و عرض میں برائی کے انکار کی آواز سنائی دینے لگی اور اصلاح اور تلافی مافات کی دعوت عام دی جانے لگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس آواز کے ساتھ سینکڑوں علماء دانشور اور اہم تجارت و ملازمت پیشہ شخصیات کی آوازیں شامل ہوتی چلی گئیں۔ چنانچہ شاہ فہد کو نئے سرے سے عرضداشتیں اور مراسلے روانہ کئے جانے لگے جن میں توبہ اور اصلاح کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ ۱۴۱۱ھ (۱۹۹۰) میں خلیجی جنگ کے دوران شاہ فہد کو ملکی صورتحال کی اصلاح اور ظلم و جبر کے خاتمے کے لئے ایک عرضداشت بھیجی گئی تھی جس پر ایسی چار سو اہم شخصیات کے دستخط ثبت تھے۔ مگر اس نے اس نصیحت کو نظر انداز کیا، اور ناصحین کا مذاق اڑایا یوں صورتحال بد سے بدتر ہوتی چلی گئی۔

اس پر ان خیر خواہ افراد نے تذکیر اور نصیحت کی مہم اور بھی تیز کی اور مراسلوں اور عرضداشتوں کا نیا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس سلسلے کی محرم ۱۴۱۳ھ (۱۹۹۲) والی یادداشت بطور خاص قابل ذکر ہے۔ جس میں تشخیص مرض بھی تھی اور علاج مرض بھی اور ان ہر دو امور میں شرعی اصولوں کا بھی خیال رکھا گیا تھا اور مناسب علمی انداز بھی اپنایا گیا تھا۔ ملکی نظام کے ہر رخنہ کی نشاندہی کی گئی اور ہر بڑے انحراف کو واضح کیا گیا تھا۔ اس ظلم و تعدی کی وضاحت کی گئی جو معاشرے کی اصلاح کرنے والے علماء، داعیوں، سرداران قبائل، تاجروں، پروفیسروں اور اہم نامور شخصیات کا راستہ روکنے کے لئے روا رکھا جارہا ہے۔ ان غیر اسلامی اور کافرانہ قوانین کا ذکر کیا گیا جن میں الٰہی شریعت کی بجائے انسان ساختہ حلال و حرام کے پیمانے اور ضابطے ملک کے طول و عرض میں نافذ العمل ہیں۔ ملحدانہ میڈیا اور ذرائع ابلاغ کی تباہ کاریوں کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی، جو شخصیات کو بت بنارہے ہیں، حقائق کو مسخ کررہے ہیں، اہل دین کی کردار کشی اور باطل کو فروغ دے رہے ہیں، لوگوں کے ذہنوں کو لادینیت کے زہر سے آلودہ کررہے ہیں اور یوں مسلمانوں میں الحاد، سیکولرازم، دین سے انحراف اور فحاشی و بےحیائی کو فروغ دینے کے لئے دشمنان اسلام کا سب سے بڑا ہتھیار بن چکے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین آمنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا والاخرة، والله یعلم وانتم لاتعلمون (النور، آیته ۱۹)

"وہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں فحاشی اور بےحیائی پھیلے ان کے لئے دنیا میں بھی عذاب الیم ہے اور آخرت میں بھی، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے" (سورۃ النور آیت ۱۹)

مسلمانوں کے ان شرعی حقوق کا بھی ذکر کیا گیا جو اس ملک میں غصب کئے جارہے ہیں۔ ملک کے انتظامی مسائل اور فساد کے اسباب کی بھی نشاندہی کی گئی۔ عرضداشت میں ملک کی مالی اور اقتصادی صورتحال اور سودی قرضوں کے سبب اس کے خوفناک نتائج سے بھی خبردار کیا گیا جو کہ ملک کو دیوالیہ کرنے والے ہیں۔ اسراف و تبذیر کی بھیانک صورتحال پر بھی متنبہ کیا گیا جو امت اسلامیہ کی دولت و ثروت کو گھٹیا مقاصد اور شخصی خواہشات کی بھینٹ چڑھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ ٹیکسوں، بھتوں اور محصولوں کی صورت میں

عوام کا خون نچوڑا جارہا ہے۔ حالانکہ ٹیکس لینا اتنا بڑا جرم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں، جس سے زنا ہوا تھا اور پھر اس نے حد کے لئے خود کو پیش کر کے توبہ کی تھی، فرمایا:۔

لقد تابت توبة لوتابها صاحب مكس لغفرله

''کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ٹیکس لگانے والا ایسی توبہ کر لے تو اس کی بھی مغفرت ہو جائے'' (حدیث نبوی از مسند احمد) چنانچہ ٹیکس اور محصول اللہ کے رسول کے نزدیک اتنا بڑا جرم ہے جبکہ کتنے ہی ''علما'' منبروں پر کھڑے ہو کر ان حکمرانوں کے حق میں دعائیں کرتے ہیں جو ٹیکس اور بھتہ لیتے ہیں اور سود کا صرف گناہ ہی نہیں کرتے بلکہ اس کو قانون بھی بناتے ہیں، جو کہ کفر ہے۔

عرضداشت میں بنیادی خدمت کے مسائل کی طرف بھی توجہ دلائی گئی تھی جو کہ اب عرضداشت کے بعد کہیں سنگین تر مسئلہ بن گیا ہے، خصوصاً پانی کا مسئلہ جو کہ زندگی کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔

فوج کا مسئلہ بھی سامنے لایا گیا تھا، جس کی وقعت کا اندازہ خلیج کی جنگ نے سب کو کرا دیا تھا کہ یہ کس قدر کمزور،، ضعیف اور ناتواں ہے، ملک کے دفاع سے سراسر عاجز ہے اور اس کے کمانڈر کس قدر نااہل ہیں، جبکہ اس کا بجٹ آسمان سے باتیں کرتا ہے اور معلوم نہیں کہ یہ سارا پیسہ کہاں جاتا ہے۔

ملکی عدالتوں میں ہونے والے ظلم کا تذکرہ بھی عرضداشت میں پوری طرح موجود تھا خصوصاً وہ عدالتی فیصلے اور قانون جن میں شریعت کے وضعی قوانین نے جگہ لے رکھی ہے ملک کی خارجی پالیسی بھی عرضداشت کا حصہ بنی کہ جس میں امت مسلمہ کے مسائل کو صرف نظر انداز ہی نہیں بلکہ ذلیل اور خوار کیا جاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد اور نصرت بھی کی جاتی ہے۔ غزہ واریحا (فلسطین) اور جنوبی یمن میں کمیونسٹوں کی مدد اس کی چند ایک مثالیں ہیں ورنہ ان کا شمار مشکل ہے۔

کون نہیں جانتا کہ وضعی قوانین کو لاگو کرنا اور مسلمان کے خلاف کفار کی مدد کرنا ان دس نواقض اسلام میں شمار ہوتے ہیں جن پر اہل علم کا اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ومن لم يحكم بما انزل الله فاوئلك هم الكافرون

''جو لوگ اللہ کے اتارے ہوئے دین کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی کافر ہیں'' (سورۃ مائدہ آیت ۴۴) اور فرمایا فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم ثم لایجدوافی انفسهم حرجاً مماقضيت ويسلموا تسليماً

''نہیں تیرے رب کی قسم یہ مومن نہیں جب تک اپنے ہر نزاع میں تم کو حکم نہ بنالیں، پھر تو جو فیصلہ کرے اس سے یہ اپنے اندر حرج تک محسوس نہ کریں، اور سرتاسر تسلیم نہ ہو جائیں'' (سورۃ النساء۔ ۶۵)

یہ عرض داشت اگرچہ نرم لطیف انداز سے لکھی گئی تھی، اللہ تعالیٰ کے ڈر کا واسطہ دیا گیا تھا، اور موعظہ حسنہ کا اسلوب اپنایا گیا تھا مگر اس تمام تر احتیاط کے باوجود اور اسلام میں نصیحت کی اہمیت کے علاوہ اس امر کے باوجود کہ اس پر دستخط کرنے والوں کی تعداد اور علمی و سماجی حیثیت کیا ہے اور اس کے مضمون سے

ہمدردی رکھنے والے عوام کی کس قدر کثرت ہے ان سب باتوں کے باوجود اس کو کوئی بھی اہمیت نہ دی گئی۔ اس کا جواب انکار وعد اور ان ہی کی صورت میں ملا اور اس کے دستخط کنندہ یا ہمدردی رکھنے والوں کو تندو تیز فتووں اور جیل کی سزاؤں کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا گیا۔

یہ تھا اصلاح کی جدوجہد کا ایک طویل مرحلہ۔ ان بار بار کی ان تھک کوششوں سے اصلاح کے داعیوں نے اپنے اخلاص کا ثبوت دے دیا ہے کہ وہ اصلاح کے پرامن طریقے اپنانے کے کس قدر خواہشمند ہیں، ملک توڑنا اور خون بہانا ان کا مقصد نہیں۔ مگر کیا وجہ ہے کہ حکومت اصلاح کے ان تمام پرامن راستوں کو مسدود کر دینے پر ہی بضد ہے اور زبردستی ان کو مسلح عمل کی طرف دھکیل رہی ہے؟ آخر کیوں اس خونیں راستے کو ان کے لئے کھلا رکھنا چاہتی ہے؟ کس کے مفاد کی خاطر شہزادہ سلطان اور شہزادہ نایف ملک کو خانہ جنگی کی بھٹی میں جھونک دینا چاہتے ہیں؟ کیوں ایسے فتنہ پرداز ملحد عناصر کو اپنے مشیر اور حاشیہ بردار بھرتی کر رہے ہیں جنھوں نے اپنے ملک میں خانہ جنگی کی آگ بھڑکائی تھی اور اصلاح کی تحریک کو کچلنے کے لئے پورے ملک کو پولیس سٹیٹ بنایا تھا، اپنی ہی قوم کے گلے ایک دوسرے سے کٹوانے کا سامان کیا تھا اور انجام کار پورے خطے میں صہیونی اور امریکی دشمنوں کو واحد قوت کے طور پر ابھرنے کا موقع دیا جب کہ اندر سے اسی جیسے اور چوہوں نے خرد برد اور غبن کے ریکارڈ قائم کر کے ملک کو کھوکھلا کر دیا تھا۔ وزیر داخلہ شہزادہ نائف کا یہ مشیر (۱) وہ شخص ہے جس کی اپنی قوم نے اس کے ڈریکولا کردار کی وجہ سے اسے برداشت کرنے سے انکار کر دیا تھا اور مجبوراً اسے وہاں معزول کیا گیا تھا۔ کوئی پوچھے تو سہی یہ شخص وہاں خون کی کتنی ندیاں بہا کر آیا ہے؟ کتنی عورتوں کو بیوہ اور کتنے بچوں کو یتیم اور بے سہارا کر آیا ہے؟ کتنی ماؤں کو خون کے آنسو رلاتا رہا ہے؟ پورے ملک کو کس طرح اس نے دوزخ بنا رکھا تھا؟ اس انسانی خون کے پیاسے انسان کو شہزادہ نایف کی شاہی مہمانداری میں کس مقصد کے لئے رکھا گیا ہے؟ کیا اس مقصد کے لئے کہ یہاں بھی وہی خونیں داستانیں رقم کی جائیں؟ یہاں بھی بیواؤں اور یتیم بچوں کے نئے ریکارڈ قائم ہوں؟ ارد گرد کے ملکوں کی طرح اس قوم کا خون بھی اس کی اپنی فوج اور پولیس سے کرایا جائے؟ بلاشک اسرائیلی اور امریکی دشمنوں کی یہی پالیسی ہے کہ وہ سارا ڈرامہ یہاں بھی رچایا جائے۔ اسی وجہ سے اس ڈرامہ کا بنیادی کردار سٹیج پر آچکا ہے۔ جب کہ اس کا سارا فائدہ انہی دشمنوں کو پہنچے گا۔ لیکن اللہ کے فضل سے ہماری قوم کی اکثریت، چاہے سویلین ہوں یا فوجی، اس خبیث منصوبے سے خبردار ہے وہ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے لئے دشمن کے آلہ کار ہرگز نہیں بنیں گے۔ یہ منصوبہ امریکی اسرائیلی اتحاد کا تیار کردہ ہے اور یہاں کی حکومت کا کردار اس پر عملدر آمد کرانے تک محدود ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ اگر لکڑی ٹیڑھی ہو تو اس کا سایہ سیدھا نہیں ہو سکتا۔ لہذا ہماری پالیسی یہ ہے کہ

---

(۱) مراد ہے مصر کا سابق وزیر داخلہ ذکی بدر جو اخوان المسلمون اور جماعت الجہاد کو ختم کرنے کا سب سے بڑا کردار ہے۔ آج کل اس کی خدمات سعودیہ نے حاصل کر رکھی ہیں۔

ساری کی ساری توجہ اس اصل دشمن کی طرف مبذول ہونی چاہیے جس نے پہلے امت کو چھوٹے چھوٹے ملکوں میں بانٹا اور اب کئی عشروں سے ان کو ایک ایک کر کے تباہی کے گڑھوں کی طرف دھکیل رہا ہے۔ جس ملک میں بھی کوئی اصلاحی تحریک سر اٹھاتی ہے یہودی صلیبی نیٹ ورک وہاں کے مقامی ایجنٹوں کے ذریعے اسے وقت سے پہلے ختم کرادینے کے درپے ہوجاتا ہے۔ اس کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں اور ہر ملک کے حالات کی مناسبت سے پالیسیاں بنائی جاتی ہیں۔ بسا اوقات اسلامی تحریکوں کو چاروں طرف سے گھیر کر مسلح تصادم کی طرف لے آیا جاتا ہے تاکہ پھل پکنے ہی نہ پائے اور شیر اپنی کچھار ہی میں مارا جائے۔ کبھی وزارت داخلہ میں دینی علوم سے واقف ایجنٹ بھرتی کئے جاتے ہیں تاکہ وہ مختلف طریقوں سے اصلاحی عمل کو سبوتاژ کر دیں اور امت کا رخ اصلاح کے نام پر کسی اور طرف کو کر دیں، کبھی بعض صالحین تک کو استعمال کر کے قائدین اصلاح کے ساتھ مناظروں میں لگا دیا جاتا ہے تاکہ دونوں فریقوں کی تمام تر توانائیاں انہی بحثوں میں صرف ہو جائیں او بڑا کفر امت پر بدستور مسلط رہے۔ اس مقصد کے لئے فروعی مسائل پر مناظروں کو ہوا دی جاتی ہے تاکہ عبادت اور حاکمیت میں چہار سو پھیلا شرک خیریت سے رہے۔ انہی بحثوں اور جواب در جواب سلسلوں میں حق اور باطل کی ساری کشمکش کہیں روپوش کر دی جاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات تو ان طریقوں سے مسلمانوں میں شخصی اور حزبی عداوتوں کے لامتناہی سلسلے جنم لیتے ہیں اور امت میں کچھ جان بچی ہو تو یوں نکال لی جاتی ہے اور اسلام کی بنیادی ترجیحات روپوش کر دی جاتی ہیں چنانچہ ان شیطانی حربوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جو وزارت ہائے داخلہ ان ملکوں میں اسلامی تحریکوں پر آزماتی ہیں ہمارے بڑے دشمن نے خود ہمارے پاس آکر ہماری مشکل حل کر دی ہے اس حالت میں صحیح راستہ یہ ہے، جیسا کہ علماء کا اتفاق ہے، اور جیسا کہ امام ابن تیمیہ نے فتاوی میں ذکر کیا ہے کہ تمام اہل اسلام مل کر کفر اکبر کو نکال باہر کرنے پر کمر بستہ ہو جائیں جو عالم اسلام کی سرزمین پر قابض ہو چکا ہے اور کفر اکبر ایسے ضرر اکبر کو دفع کرنے کے لے چھوٹے بڑے نقصان کی کوئی پرواہ نہ کی جائے۔ علماء کا یہی اصول ہے کہ جب کچھ شرعی واجبات باہم متعارض ہو جائیں تو بڑے اور اہم تر فریضہ کو مقدم کیا جائے اب یہ کسی سے پوشیدہ نہیں کہ غاصب امریکی دشمنوں کو حرمین کی سرزمین سے نکالنا ایمان باللہ کے بعد سب سے بڑا فرض ہے لہذا علماء کے اس اصول کی بنا پر کسی اور چیز کو اس فرض پر مقدم ٹھہرانا درست نہیں چنانچہ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:۔

واما قتال الدفع فهو اشد انواع دفع الصائل عن الحرمة والدين، فواجب اجماعاً، فالعدو الصائل الذى يفسد الدين والدنيا لاشئى اوجب بعد الايمان من دفعه فلا يشترط له شرط، بل يدفع بحسب الامكان (كتاب الاختيارات العلميه ملحق بالفتاوى الكبرى ۴/۶۰۸)

"جہاں تک "قتال دفع" کا تعلق ہے تو وہ حرمت و آبرو اور دین پر حملہ آور دشمن کو ہٹانے کی سب سے اہم

صورت ہے، سو یہ ازروئے اجماع واجب ہے چنانچہ وہ حملہ آور دشمن جو دین و دنیا کو تباہ کرتا ہے اس کو ہٹانا ایمان کے بعد سب سے بڑا فرض ہے، سو اس فرض سے عہدہ برآئی کے لئے کوئی شرط نہیں۔ اس کو تو پوری قوت کے ساتھ ہٹانا چاہیے"۔ (کتاب الاختیارات العلمیۃ، ملحق بالفتاوی الکبریٰ ۶۰۸/۴)

لہذا جب ایسے حملہ آور کو ہٹانے کے لئے سب مسلمانوں کا مل جانا ناگزیر ہو تو تمام اختلافی مسائل کو نظر انداز کر کے ایسا کرنا ان پر واجب ہوتا ہے کیونکہ یہ مسائل کیسے بھی کیوں نہ ہوں ان کو نظر انداز کرنے کا نقصان، اس نقصان سے بہرحال کم ہو گا جو مسلمانوں کے گڑھ میں کفر اکبر کے جمے رہنے کی بنا پر ہو رہا ہے۔ اس لے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے اس مسئلے کو بیان کرتے ہوئے جس عظیم الشان اصول کی طرف تنبیہ کی ہے، اس کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ یعنی شدید تر ضرر کو دفع کرنا اور کم تر ضرر کو برداشت کرنا، اگرچہ یہ کام ایسے لشکر کے ساتھ مل کر ہی کرنا پڑے جس میں فسق و فجور کی کثرت ہو، کیونکہ ایسی صورت میں ترک جہاد کے لئے یہ بات عذر نہیں بنتی۔

چنانچہ امام صاحب تاتاریوں کا یہ جرم بیان کرنے کے بعد کہ وہ نفاذ شریعت کے تارک ہیں، فرماتے ہیں "ان تاتاریوں سے قتال اگر صالح قیادت کے پرچم تلے ہو سکے تب تو رضائے الٰہی کے حصول، اعلائے کلمۃ اللہ، اقامت دین اور اطاعت رسول کی خاطر یہ اعلیٰ ترین مقصد ہے۔ تاہم اگر ان میں کچھ فسق و فجور ہو یا ملک گیری اور سلطنت کی نیت بد بھی پائی جاتی ہو اور بعض امور میں زیادتیاں بھی ہوتی ہوں، جب کہ ان خرابیوں کے ساتھ ان کے زیر قیادت قتال کرنے کا جو نقصان دین کو ہو گا اس کی بہ نسبت (تاتاری) دشمن سے قتال نہ کرنے کا نقصان شدید تر ہو تو اس صورت میں بھی قتال واجب ہو گا اور کم تر ضرر کو برداشت کرتے ہوئے بد تر ضرر کا ازالہ کیا جائے گا۔ یہ بات اصول دین میں شامل ہے اور اس کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

بنا بریں اہسنت والجماعت کے اصول میں یہ شامل ہے کہ ہر نیکوکار و گنہگار امیر کے ساتھ مل کر جہاد کیا جائے، کیونکہ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد ایک گنہگار یا فاجر آدمی کے ذریعے بھی کر سکتا ہے اور ایسے لوگوں کے ذریعے سے بھی جو نیکی سے تہی دامن ہوں ....
اس لئے دو امور میں سے ایک لازمی طور پر اختیار کرنا پڑے گا یا تو ان امراء کے ساتھ مل کر قتال چھوڑ دیا جائے جس کی بنا پر دوسروں کا غلبہ یقینی ہو گا جو کہ دین اور دنیا دونوں پہلوؤں سے زیادہ بڑے ضرر اور نقصان کے حامل ہیں یا پھر ایک فاجر امیر کے ساتھ مل کر جہاد کیا جائے جس کے نتیجے میں اس سے کہیں زیادہ بڑے فاجروں اور بدکاروں کو پسپا کیا جا سکتا ہے اور اگرچہ مکمل طور پر نہ سہی بیشتر احکام اسلام کا قیام ہو سکتا ہے، اس صورت حال یا اس قسم کے حالات میں یہی واجب ہے بلکہ بیشتر جنگیں جو خلفائے راشدین کے بعد لڑی گئیں وہ اسی پہلو اور نقطہ نظر ہی کی بنا پر لڑی گئیں ہیں ج ۲۸۔ صفحہ ۵۰۶

اس وقت جب کہ یہ صورتحال ہے کہ یہ خطرناک مفاسد عام ہو چکے ہیں اور منکرات آخری حد سے تجاوز

کر چکے ہیں، جو کہ اب اندھوں تک کو نظر آنے لگے ہیں اور گناہوں سے بڑھ کر ظلم عظیم کی اس حد کو پہنچ گئے ہیں جسے شرک اور تشریع وقانون سازی میں اللہ کی ہمسری کہا جاتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:-

واذقال لقمن لابنه وهويعظه يبنى لاتشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم. (لقمان. ۱۳)

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا، بیٹا شرک کبھی نہ کرنا، شرک ظلم عظیم ہے۔ چنانچہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ حرام کرتا ہے اسے ہمارا قانون حلال کر دیتا ہے جس کی ایک مثال سود ہے، جو کہ مکہ مکرمہ جیسے بلد حرام کے اندر مسجد حرام کی دیواروں تک پہنچا ہوا ہے اور سودی بنک حرمین کے چاروں طرف اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت دیتے اور اس کے قطعی حکم کا تمسخر اڑاتے نظر آتے ہیں جب کہ "واحل الله البيع وحرم الربا" "اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے" حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس جرم پر اس قدر شدید وعید سنائی ہے کہ مسلمان سے سرزد ہونے والے کسی اور جرم پر ایسی وعید نازل نہیں فرمائی یعنی

یا ایهالذین آمنوا اتقوا الله وذروا مابقى من الربا ان كنتم مؤمنين فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله. الايته (البقرة ۲۷۸.۲۷۹)

"اے ایمان والو اللہ سے ڈر جاؤ اور (آج کے بعد) باقی ماندہ سود چھوڑ دو، گر تم مومن ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان کر دو" (البقرۃ)---- پھر یہ وعید تو ایک عام سود خور کے لئے ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو خود کو اللہ کا ہمسر اور شریک بنا کر قانون صادر کرنے لگے اور اللہ کے بندوں کے لئے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال اور جائز کرنے لگے۔ مگر اس کھلم کھلی بغاوت کے باوجود حکومت بعض نیک علمائے اور داعیوں کو پھسلانے کی کوشش میں کامیاب جا رہی ہے۔ جو اس بد ترین صورتحال اور کفر اکبر کے مسلط ہونے کے باوجود بھی کھل کر نہیں بولتے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ایسی صورت حال میں ہی فرض بنتا ہے کہ اپنی توانائی کی آخری رمق تک ان حملہ آور دشمنوں اور کفر کے سرغنوں کو سرزمین پاک سے نکال باہر کرنے کے لئے صرف کر دی جائے۔ یہ دشمن جو ہمارے دین اور دنیا سب کو تباہ کرنا چاہتا ہے اور اس کو دفع کرنا ایمان کے بعد سب سے بڑا فرض ہے۔ یہ دشمن امریکی اسرائیلی اتحاد کی صورت میں بیت المقدس ہی کو نہیں، سرزمین حرمین کو بھی مقبوضہ بنا چکا ہے۔ تاہم یہ تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ امت مسلمہ کے اندر جنگ چھیڑنے سے انتہائی گریز کیا جائے اور اپنے بھائیوں پر کوئی کسی طرف سے بھی ہتھیار نہ اٹھائے۔ کیونکہ ہماری نظر میں اس کے نتائج نہایت سنگین ہو سکتے ہیں مثلاً

(۱) اس سے مسلمانوں کا شدید جانی نقصان ہو گا اور اس سے متاثر ہونے والے خود مسلمان ہوں گے۔

(۲) امت مسلمہ کا شدید مالی نقصان ہو گا۔

(۳) ملک کا نیچے تک کا سارا ڈھانچہ ہل جائے گا۔

(۴) معاشرتی بگاڑ کے ساتھ ساتھ معاشی بحران پیدا ہونگے۔

(۵) پٹرول کی سب صنعتیں داؤ پر لگ جائیں گی۔ ہم اپنے مجاہد بھائیوں کی توجہ اس امر کی جانب کرانا چاہتے

ہیں کہ پٹرول کی یہ دولت مسلمانوں کی ایک بہت بڑی امانت ہے جو کل کی اسلامی مملکت کے لئے عظیم الشان قوت ثابت ہو گی۔ دنیا میں تیل کے اس سب سے بڑے ذخیرے کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ ہم غاصب امریکیوں کو بھی خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس دولت سے اس کے اصلی ورثا کو محروم کرنے اور یورپ اور جاپان وغیرہ ایسے اپنے اقتصادی حریفوں کو نقصان پہنچانے کے لئے، اور اپنے کھسیانے پن کا ثبوت دینے کے لئے اس جنگ کے اختتام پر بھاگتے وقت، مسلمانوں کی اس دولت کو تباہ کر کے جانے کی کوشش نہ کرے، ورنہ اس کے نتائج سنگین تر ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کی اس باہمی جنگ سے سرزمین حرمین کے منقسم ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ جب کہ اس ملک کے شمالی حصہ پر اسرائیل آس لگائے بیٹھا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ یہ یہودی صلیبی اتحاد کا ایک اہم منصوبہ ہے۔ کیونکہ اتنے وسیع و عریض ملک کا وجود، جس پر اللہ کے فضل سے صحیح اسلامی حکومت قائم ہو جانے والی ہے، ساتھ میں فلسطین کے اندر بیٹھے یہودیوں کے لے شدید ترین خطرہ ہے۔ خصوصاً جب کہ یہاں مسلمانوں کا قبلہ واقع ہے۔ اس وجہ سے سرزمین حرمین عالم اسلام کی وحدت کی علامت ہے اور اس پر کٹ مرنے کے لئے دنیا جہان سے مسلمان کھنچے آئیں گے، اقتصادی دولت سے یہ خطہ ارضی پہلے ہی مالامال ہے، کیونکہ دنیا کا سب سے بڑا تیل کا ذخیرہ اسی ملک کے پاس ہے۔ پھر اس ملک کے فرزندان توحید اپنے آباء واجداد صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ہی کو سمجھتے ہیں۔ انہی کی سیرت سے والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں۔ اور اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے اور امت کو پھر سے عزت کے راستے پر گامزن کرنے کے لئے صحابہ کرام ہی کو اپنے لئے اسوہ اور مثال سمجھتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک انتہائی اہم اور اسٹریٹجک حیثیت یمن کی لڑاکا قوم کی بھی ہے جس سے ہمیں قتال فی سبیل اللہ کے لئے انتہائی جنگجو کمک بلاحد و حساب مل سکتی ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی ہے۔

یخرج من عدن ابین اثنا عشر الفاً ینصرون اللّٰہ ورسولہ، ھم خیر من بینی وبینھم (رواہ احمد بسند صحیح)

"عدن (یمن) سے بارہ ہزار کا ایک لشکر نکل کر اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرے گا، میرے اور ان کے درمیان جتنے لوگ آئیں گے وہ ان سب سے افضل ہونگے" (حدیث صحیح بروایت مسند احمد) یمن کی جنگجو قوم ہمارے ساتھ مل کر ان شاء اللہ یہودی صلیبی اتحاد کے لئے خطرہ بنے گی۔ امریکی قابض فوجوں کا دفاع کرتے ہوئے جو بھی اسلامی قوتوں کے ساتھ جنگ کرے گا۔ چاہے اس کے لئے کتنے بھی عذر کیوں نہ تراشے جاتے ہوں وہ ایک فاش غلطی ہو گی کیونکہ یہ قابض فوجیں پہلے یہاں کی مقامی قوت ختم کرائیں گی اور پھر معرکے کا انجام اپنے حق میں کریں گی۔

فوج اور نیشنل گارڈز کے جوانو! تم اسلام کا سرمایہ ہو اللہ تمہارا پاسبان ہے

اے توحید کے پاسبانو! عقیدہ کے رکھوالو! تم اس قوم کے فرزند ہو جو اسی ارض پاک سے نور ہدایت کی مشعلیں لئے دنیا کے ظلمت کدوں میں روشنی پھیلانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ سعد بن ابی وقاص،

قعقاع بن عمرو تمیمی اور مثنیٰ بن حارثہ کے پوتو! تم تو اس مقصد کے لئے میدان سپاہ گری میں آئے ہو کہ اللہ کے راستے میں جہاد ہو، اللہ کا کلمہ سربلند ہو۔ اسلام کے مقدس مقامات اور سرزمین حرمین کی حفاظت کرتے ہوئے ہر غاصب حملہ آور کا رخ موڑ دو۔ تمارا مقصد ایک بابرکت مقصد ہے مگر حکومت نے یہ سب مفہومات بدل دیئے ہیں، امت کو ذلیل و رسوا کیا اور ملت سے سرکشی کی ہے چنانچہ بجائے اس کے کہ بیت المقدس کو واگزار کرایا جاتا اور پچھلے پچاس سال کے بار بار کے وعدوں پر عمل کرتے ہوئے قبلۂ اول کو آزاد کرایا جاتا، الٹا سعودی حکومت نے امت کو کوئی تحفہ دیا تو یہ کہ آج مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں امت کے باقی ماندہ مقدس مقامات کی حفاظت کے لے نصرانی افواج کے کافر مرد ہی نہیں عورتیں تک جوق در جوق چلی آرہی ہیں! یوں حرمین کی سرزمین صلیبیوں کو دے دی گئی۔ شاہ فہد (برطانیہ میں) خود صلیب پہن آیا ہے تو یہ اس کے لئے کون سی بڑی بات ہے! اب بادشاہ سلامت اپنے صلیبی مہمانوں کے لئے دروازے کھول چکے ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں جگہ جگہ اب امریکہ اور اس کے حلیفوں کے اڈے بن چکے ہیں۔ کیونکہ ان کی مدد کے بغیر اسے اب کوئی جائے پناہ نظر نہیں آتی۔ آپ لوگ تو ان غیر ملکی فوجوں کی موجودگی اور ان کے گھناؤنے منصوبوں سے بخوبی واقف ہو نگے۔ لہذا یہ امت سے خیانت ہے، کفار سے دوستی و وفاداری ہے اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد ہے۔ اور ظاہر ہے یہ باتیں دس نواقص اسلام (جن باتوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہے) میں شمار ہوتی ہیں۔ شاہ فہد کا یہ اقدام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کی بھی کھلم کھلی خلاف ورزی ہے جو آپ نے بستر مرگ پر دنیا سے رخصت ہوتے وقت امت کو فرمائی تھی یعنی مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دو (حدیث نبوی صحیح بخاری) آپ نے یہ بھی فرمایا تھا۔

لئن عشت ان اشاء اللہ لاخرجن الیھود والنصاری من جزیرۃ االعرب (صحیح الجامع الصغیر)

اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ جزیرہ عرب کو یہود و نصاریٰ سے بہر صورت پاک کر چھوڑوں گا (حدیث نبوی صحیح الجامع الصغیر)

رہا یہ دعویٰ کہ دفاع کی غرض سے صلیبی افواج کی سرزمین حرمین میں موجودگی ایک ضرورت اور انتہائی وقتی سا مسئلہ ہے، تو یہ بات اب پرانی ہو چکی ہے خصوصاً جب کہ عراق کو پوری وحشت اور درندگی سے تباہ کر لیا گیا ہے اور اس کی فوجی قوت کو برباد کر دیا گیا ہے۔ (جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کینہ پرور صلیبی کیا عزائم لے کر یہاں آئے ہیں)۔ اس کے بعد بھی یہ مطالبہ ماننے سے صاف انکار کیا جارہا ہے کہ اب تو ان صلیبی فوجوں کی جگہ مقامی اور مسلمان ممالک کی فوجیں تعنیات کر دی جائیں۔ پھر اس فریب کا پردہ تو امریکہ کے آئمہ کفر نے پے در پے بیانات سے خود چاک کر دیا ہے۔ صرف امریکی وزیر دفاع ولیم پیری کا خبر کے دھماکہ کے بعد شائع ہونے والا بیان ہی ملاحظہ ہو کہ "خلیج میں ہماری موجودگی امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے ہے" اس سلسلے میں شیخ سفر الحوالی نے جو اس وقت سعودیہ میں جیل کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ستر صفحے

کی ایک کتاب تصنیف کر رکھی ہے جس میں انہوں نے قطعی ثبوت اور دلائل دے کر ثابت کیا ہے کہ امریکیوں کی جزیرہ عرب میں موجودگی دراصل جزیرہ عرب پر باقاعدہ فوجی قبضہ ہے اور اس کے منصوبے اب نہیں بلکہ بہت عرصہ قبل تشکیل پا چکے ہیں اور یہ کہ سعودی حکومت کا یہ دعویٰ ویسا ہی ایک دھوکہ ہے جیسا آج سے نصف صدی قبل فلسطینی مجاہدین کو دیا گیا تھا اور خاموشی سے مسجد اقصیٰ کو ہتھیا لیا گیا تھا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب ۱۳۵۴ھ (۱۹۳۶ء) فلسطین کی مسلمان قوم برطانوی تسلط کے خلاف جہاد کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی، اور برطانیہ مسجد اقصیٰ کے لئے بپھری ہوئی مسلمان قوم کو دبانے میں ناکام ہو گیا تو شیطان نے ان کو یہ تدبیر سجھائی کہ فلسطین میں اس مسلح جہاد کا راستہ روکنا صرف ان کے ایجنٹ شاہ عبدالعزیز کے ذریعے ممکن ہے، کیونکہ مجاہدین کو دھوکہ دینے کے لئے ایسی ہی "پارسا" شخصیت کی ضرورت تھی۔ شاہ عبدالعزیز نے یہ ڈیوٹی باحسن طریق انجام دی اور اپنے دو بیٹوں کو فلسطینی مجاہدین کو یہ یقین دہانی کرانے کی مہم دے کر بھیجا کہ شاہ عبدالعزیز برطانوی حکومت ان کے تمام وعدوں پر عملدار آمد کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہے اس لئے اگر مجاہدین جہاد روک لیں تو برطانوی حکومت انکے سب مطالبات منظور کر لے گی۔ اس طریقے سے شاہ عبدالعزیز نے مسلمانوں کا قبلہ اول لٹانے میں اپنا کردار کیا تھا، مسلمانوں کے خلاف نصرانیوں کے ساتھ موالات کا مظاہرہ اور مسجد اقصیٰ کا مسئلہ اٹھانے اور اس کی خاطر مجاہدین کی نصرت کرنے کی بجائے ان کو ذلیل اور خوار کیا تھا۔ آج اس کا بیٹا شاہ فہد اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دوسری بار امت مسلمہ کو ویسا ہی فریب دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ تاکہ جو مقدس مقامات مسلمانوں کے پاس رہ گئے تھے وہ اب کی بار جاتے رہیں۔ چنانچہ وہ امت کو بیوقوف بنا کر یہ یقین دلاتا رہا ہے کہ یہ صلیبی فوجیں سرزمین حرمین کے دفاع کی خاطر مہمان بنی ہیں اور یہ مہمانداری چند مہینوں کی بات ہے یہ فوجیں اپنا کام کر کے فوراً جہاں سے آئی تھیں، وہیں واپس چلی جائیں گی۔ یہ جھوٹ بول کر اس نے علماء سے فتوے پر فتوے لئے۔ مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی کانفرنس منعقد کر کے اس نے عالم اسلام کے علماء اور اسلامی قائدین کا ایک جم غفیر اکٹھا کیا اور ان سے قرار دادیں منظور کرائیں۔ آج صلیبی فوجوں کو ہمارے ہاں آئے ہوئے ساتواں سال جارہا ہے۔ ہماری حکومت ان کو نکالنے سے ہنوز عاجز ہے۔ مگر وہ اپنی قوم کے سامنے اس عاجزی کا اعتراف کرنا بھی نہیں چاہتی۔ اب وہ جھوٹ پر جھوٹ بولے چلی جارہی ہے۔ ابھی تک وہ مسلمانوں کو یہ باور کرائے چلی جارہی کہ امریکی کافر نکل جائیں گے۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ ایں خیال است و محال است و جنوں، پھر مومن تو کبھی ایک بل سے دو بار نہیں ڈسا جاتا اور عقلمند تو دوسروں کا انجام دیکھ کر سبق پکڑ لیتا ہے۔

فوج اور نیشنل گارڈز کے جوانو! بجائے اس کے کہ حکومت تمہیں ان غاصبوں کے خلاف داد شجاعت دینے کا موقع فراہم کرتی، اس نے تمہیں انہی دشمنوں کی چوکیداری کا فرض سونپ دیا ہے۔ یہ فریب کاری اور ذلیل کرنے کی آخری حد ہے۔ اس سے بڑی رسوائی اور کیا ہو گی؟ مٹھی بھر لوگ جو اس وقت فوج، پولیس، نیشنل گارڈز اور سیکورٹی کے محکموں میں حکومت کے مذموم مقاصد پورے کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے

حقوق اور ان کے دین اور جان و مال کے سودے کرنے میں باتھ بٹار ہے ہیں ہم ان کو یہ حدیث قدسی یاد دلانا چاہتے ہیں۔ من عادی لی ولیاً فقد آذنته بالحرب (رواہ البخاری)

(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) "جو میرے کسی دوست سے دشمنی کرتا ہے تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا ہوں۔ (حدیث نبوی صحیح بخاری)

وقوله صلی الله علیه وسلم یجئی الرجل اخذاً بید الرجل، فیقول یارب هذا قتلنی، فیقول الله له لم قتلته، فیقول قتلته لتکون العزة لک، فیقول فانها لی، ویجئی الرجل اخذاً بید الرجل، فیقول ای رب ان هذا قتلنی، فیقول الله لم قتلته، فیقول لتکون اعزة لفلان، فیقول انها لیست لفلان، فیبوء باثمه (رواہ النسائی بسند صحیح)

"قیامت کے روز ایک آدمی ایک دوسرے آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے پروردگار اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تم نے اسے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا میں نے تیری عزت کو دوبالا کرنے کے لئے اس کو قتل کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:- بے شک عزت مجھ ہی کو سزاوار ہے۔ ایک دوسرا آدمی ایک اور آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے پروردگار اس نے مجھے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے اسے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا اسلئے کہ فلاں کا اقتدار عزت و طاقت پائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، عزت اس کو سزاوار نہ تھی، سو وہ اس خون کے گناہ کا ذمہ دار ٹھہرائے گا (حدیث نبوی سنن نسائی سند صحیح) نسائی کی ایک روایت میں ہے۔

وفی لفظ عن النسائی ایضاً یجئی المقتول یوم القیامة متعلقاً بقاتله، فیقول الله فیم قتلت هذا، فیقول فی ملک فلان)

"روز قیامت ایک مقتول اپنے قاتل سے چمٹا ہوا آئے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا؟ تم نے اسے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا فلاں کے اقتدار کی خاطر"

چنانچہ آج تمہارے اپنے بھائی اور بیٹے .... سرزمین حرمین کے فرزند .... اس سرزمین پر قابض دشمنوں کو نکالنے کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کا آغاز کر چکے ہیں۔ بلاشک تمہاری بھی شدید خواہش ہے کہ اس امت کی کھوئی عزت لوٹانے اور اس کے مقبوضہ مقدس مقامات آزاد کرانے کا یہ فرض ادا ہونے لگے تاہم تم سے یہ بات اوجھل نہ ہو گی کہ اس مرحلہ میں خاص انداز کی مناسب جنگی تدبیریں اختیار کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہماری مسلمان افواج اور دشمن کی افواج میں طاقت کا توازن ایک سا نہیں۔ ایسی صورت میں چھوٹے چھوٹے سریع الحرکت لشکر ضروری ہوتے ہیں جو مکمل رازداری سے کام کریں۔ یعنی یہ کام مقامی اور غیر فوجی لوگ گوریلا کارروائیوں کے ذریعے انجام دیں۔ آپ لوگ آگاہ ہوں گے کہ اس مرحلہ میں حکمت کا تقاضا ہے کہ ہماری مسلح افواج صلیبی دشمن فوجوں کے ساتھ جنگی انداز کی مڈھ بھیڑ سے گریز کرتی رہیں، ہاں انفرادی طور پر کسی سرفروشی کا موقع ملے تو مسلح افواج کے جوان بھی (انفرادی حیثیت میں) ایسا دلیرانہ اقدام

کر سکتے ہیں۔ تاہم مسلمان فوجوں کی عمومی نقل و حرکت میں اس کا کوئی مظاہرہ نہیں ہونا چاہیے تا کہ جب تک کسی بڑی اور واضح مصلحت کا تقاضا نہ ہو فوج ہر قسم کے رد عمل سے محفوظ رہے اور دشمن مسلسل زک اٹھاتا رہے اور اندر ہی اندر اس کی کمر ٹوٹتی رہے یوں ذلت اور خواری اٹھا کر وہ یہاں سے نکلنے پر مجبور ہوتا چلا جائے اور مسلمانوں کا خون بھی کم سے کم ہے۔ لہذا تمہارے مجاہد بھائی اور بیٹے، اس مرحلہ میں، تم سے صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ان کو اس عمل کے دوران ضروری معلومات، اسلحہ اورر دیگر ضروریات سمیت ہر ممکنہ مدد فراہم کی جاتی رہے۔ خصوصاً سراغرساں اداروں میں کام کرنے والوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کی پردہ پوشی کرتے رہیں، دشمن کو ان کے بارے میں غلط معلومات فراہم کر کے بھٹکاتے رہیں، دشمن کی صفوں میں خوف و ہراس پیدا کریں اور خاموشی کے ساتھ ہر ایسی صورت اختیار کئے رہیں جس سے قابض دشمنوں کے خلاف مجاہدین کی مدد ہو سکتی ہو ہم اپنے فوجی بھائیوں کو صاف صاف خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت جذباتی ہو کر مسلح افواج، نیشنل گارڈز یا سیکورٹی کے اداروں کے خلاف خود سے کارروائی کرا کے اسے مجاہدین سے منسوب کر سکتی ہے، تا کہ مجاہدین اور فوج میں پھوٹ پڑ سکے۔ ایسے ہر وار کو پوری دانشمندی سے خالی جانے دینا نہایت ضروری ہے۔

اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ عباد اور بلاد پر یہ جو سب مصائب ٹوٹ رہے ہیں، حکومت ہی ان کی پوری پوری ذمہ دار ہے۔ تاہم ان تمام مصائب کی اصل جڑ قابض امریکی دشمن ہے۔ لہذا اس وقت تمام کوششیں اسی دشمن کو مارنے اور اسی کے لئے کمین لگانے پر صرف ہونی چاہیئیں تا آنکہ اللہ کے فضل سے یہ دشمن ذلیل و رسوا ہو کر شکست کھائے۔ پھر ان شاء اللہ وہ وقت بھی آئے گا جب تم اللہ کا کلمہ بلند اور کفار کا کلمہ سرنگوں کرنے کے لئے اپنا مطلوبہ کردار ادا کرو گے، جب ظالموں پر آہنی ہاتھ پڑے گا، حقداروں کو ان کے حقوق لوٹیں گے۔ معاملات اپنے طبعی انجام کو پہنچیں گے اور تمہارے لئے اپنے اسلامی فرائض ادا کرنے ممکن ہونگے۔ ان مسائل پر الگ سے بات کسی اور موقعہ پر ہو گی۔

عالم اسلام خصوصاً جزیرہ عرب کے ہر مسلمان بھائی کے نام:۔

تمہارا وہ روپیہ پیسہ جو تم امریکی مصنوعات کی خریداری پر صرف کرتے ہو وہ گولیاں بن کر تمہارے فلسطینی بھائیوں کے سینوں میں اتر رہی ہیں۔ کل یہی گولیاں سرزمین حرمین کے فرزندوں کے سینوں میں بھی اتریں گی۔ ان کفار کی مصنوعات اور سازوسامان خرید کر ہم ان کی معیشت کو اپنے ہاتھوں سے مضبوط کر رہے ہیں اور خود روز بروز دیوالیہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

سرزمین حرمین میں ہر مسلمان بھائی کے نام:۔

کیا عقل یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ ہمارا ملک امریکی اسلحہ کا پوری دنیا میں سب سے بڑا خریدار اور خطہ میں امریکہ کا سب سے بڑا تجارتی شریک ہو، وہی امریکہ جو سرزمین حرمین پر قبضہ جما چکا ہے اور فلسطین پر

قابض یہودیوں کو جانی و مالی امداد کے علاوہ اسلحہ کے ڈھیر سپلائی کر رہا ہے تا کہ وہ آرام سے وہاں مسلمانوں کو تباہ و برباد کر سکیں! تجارتی اور معاشی بائیکاٹ کے ذریعے غاصب امریکیوں کو مسلمانوں کے سرمائے سے محروم کرنا ان کے خلاف ہونے والے جہاد میں شمولیت کی نہایت اہم صورت ہے یہ ان کے خلاف ہمارے بغض و نفرت کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے اس طریقے سے ہم یہود و نصاریٰ سے اپنے مقدس مقامات کو پاک کرانے اور اپنی سرزمین سے ان کو ناکام و نامراد لوٹانے کے عمل میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ ہم اس بات کے بھی منتظر ہیں کہ سرزمین حرمین میں ہماری خواتین امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ ان شاء اللہ جب دشمن پر مجاہدین کی عسکری ضربوں کے ساتھ ساتھ معاشی بائیکاٹ کی ضرب بھی پڑے گی تو اس کی شکست قریب تر ہو جائے گی۔ اگر ایسا نہ ہوا تو آپ کے دشمن کی شکست اتنی ہی دور ہوتی چلی جائے گی۔ لہذا اگر مسلمانوں نے اپنے مجاہد بھائیوں کا ساتھ نہ دیا اور امریکی دشمن کا اقتصادی بائیکاٹ کرنے پر کمر بستہ نہ ہوئے تو یہ اس کی ایک طرح کی مالی امداد ہو گی جو کہ جنگ میں فوجوں کا ایک اہم سہارا ہوتا ہے۔ اس صورت میں جنگ کا طویل ہو جانا یقینی ہے جس میں ظاہر ہے کہ آپ کے مسلمان بھائی ہی پسیں گے۔

دنیا کے تمام کے تمام سیکورٹی اور سراغرسانی کے ادارے مل کر بھی کسی ملک کے شہریوں کو اپنے دشمنوں کی مصنوعات خریدنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ اس لئے امریکی دشمن کی مصنوعات کا معاشی بائیکاٹ اس کی کمر توڑنے کے لئے ایک نہایت اہم اور مؤثر ہتھیار ہے۔ اس ہتھیار کا نہ تو لائسنس ہوتا ہے اور نہ ہی کسی وقت اس کے پکڑے جانے کا اندیشہ ہے۔ لہذا اسے بے دریغ استعمال کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

اختتام سے پہلے ہمیں نوجوانان اسلام سے بھی بات کرنی ہے، وہ نوجوان جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درخشاں مستقبل کے ستارے ہیں۔ آج جس اندوہناک مرحلے سے یہ امت گزر رہی ہے اس میں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے یہ نوجوان ہی اٹھ رہے ہیں۔ آج جب اسلام کے تحفظ کی خاطر ملک کے اندرونی اور بیرونی محاذوں پر ظلم و عدوان کا سامنا کرتے ہوئے بڑے بڑے ناموروں کی ہمتیں جواب دے گئی ہیں، اور ذرائع ابلاغ کے زور دار جھکڑوں میں پوری امت کے اوسان خطا ہونے کو ہیں، انہی نوجوانوں نے مقدسات اسلام پر قابض امریکی یہودی اتحاد کے خلاف جہاد کا پرچم لہرایا ہے۔ حکومتی دہشت گردی کے خوف سے جب دوسرے دم کھینچ کے بیٹھ گئے، یا دنیا کی لالچ میں آ گئے، تو یہ تھے جنہوں نے اس خیانت عظمیٰ کا پردہ چاک کیا اور حرمین شریفین پر ناپاک امریکی تسلط کے خلاف اپنے دست و بازو پیش کرنے لگے۔ مگر اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں فدا ساتھی بھی نوجوان ہی تھے۔ ایسے سلف ہوں تو ان کے ایسے ہی وارث ہونے چاہییں .... اس امت کے فرعون ابوجہل کی گردن پر پڑنے والی تلواریں بھی کمسن نوجوانوں ہی نے تھام رکھی تھیں۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کے دن میں قتال کی صف میں تھا۔ میں نے پلٹ کے دیکھا تو میرے دائیں بائیں دو کمسن نوجوان تھے۔ جس جگہ

وہ کھڑے تھے وہاں مجھے خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ ان میں سے ایک دوسرے سے چھپا کر مجھ سے مخاطب ہوا چچا جان آپ مجھے ابوجہل دکھا دیں، میں نے کہا تم اس کا کیا کرو گے؟ وہ بولا مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بکتا رہا ہے۔ اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں تب تک اس سے الگ نہ ہوں گا جب تک ہم دونوں میں سے ایک مر نہ جائے۔ مجھے اس کی بات سے تعجب ہوا۔ دوسرے نوجوان نے مجھے آنکھ سے اشارہ کیا اور ویسی ہی بات کی۔ ابھی میں دیکھ ہی رہا تھا کہ ابوجہل لشکر میں گھومتا نظر آ گیا۔ میں نے ان سے کہا دیکھ نہیں رہے یہی ہے جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے یہ سنتے ہی وہ اس پر اپنی تلواروں کے ساتھ جھپٹ پڑے اور جہنم واصل کر کے دم لیا۔

یہ تھی نوجوانوں کی ہمتیں اور عزیمتیں، ہمارے آباؤ اجداد یہی تھے۔ یہ نوجوان کم سن تھے مگر ان کی ہمت و جرات اور اللہ کے دین کے لئے ان کی غیرت عظیم تر تھی۔ کس طرح وہ اس امت کے فرعون اور مشرکین کے سرغنے کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں اور دشمن کے رخنوں کو نظر میں کرنے کے لئے سرگرداں رہتے ہیں۔ اس جذبہ کو رخ دینے میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کفر کے سرغنہ کی نشاندہی کر کے وہ کردار ادا کیا جو دشمن کے ٹھکانوں سے واقف کار لوگوں کا ہونا چاہیے۔ ان پر فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں اور بیٹوں کو دشمن کے ٹھکانوں کی نشاندہی کر دیں تا کہ نوجوانوں سے ان کو یہ جواب سننے کی آس ہو کہ "اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں تب تک اس سے الگ نہ ہوں گا جب تک ہم دونوں میں سے ایک مر نہ جائے"

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کا قصہ بتاتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ امیہ بن خف کو قتل کرنے پر مصر ہیں اور کہے جا رہے ہیں "امیہ کفر کا سرغنہ ہے آج وہ نہیں یا میں نہیں"

کچھ روز بیشتر خبر رساں ایجنسیوں نے امریکی صلیبی وزیر دفاع کا ایک بیان نشر کیا ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ میں نے ریاض اور الخبر کے دھماکوں سے ایک ہی سبق سیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ ان بزدل دہشت گردوں کے سامنے ہرگز پس قدمی نہ کی جائے۔"

ہم امریکی وزیر دفاع کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ تمہاری یہ بات ایک خوبصورت لطیفہ ہے، جس سے روتے بھی ہنس پڑیں۔ دراصل یہ تم پر چھائے ہوئے خوف و ہراس کی علامت ہے۔ تماری یہ بہادری بیروت میں کہاں چلی گئی تھی جب ۱۹۸۳ء کے دھماکوں نے تمہارے ہوش اڑا دیے تھے اور تمہیں اپنے مایہ ناز میرینز فوجیوں کی ۲۵۱ لاشیں اٹھانی پڑی تھیں؟ کیا تمہیں اپنی وہ بہادری یاد نہیں جب عدن میں صرف دو زور دار دھماکوں کی کارروائیوں کے نتیجے میں تم نے چوبیس گھنٹے سے بھی کم مدت کے اندر بھاگ نکلنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور مڑ کر پیچھے دیکھنے کی ہمت بھی نہ کرتے تھے؟

یہ سب تو پھر کم ہے، تمہاری اصل ذلت تو صومالیہ میں ہوئی ہے جہاں مسلسل کئی ماہ تک دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ میں امریکہ کے سپر پاور بن جانے کا ڈھنڈورا پیٹ لینے کے بعد بیسیوں ہزار بین الاقوامی فوجوں

کے جلو میں تمہارے اٹھائیس ہزار فوجی صومالیہ میں اترے تھے لیکن چھوٹے چھوٹے معرکے دیکھ کر ہی، جن میں مرنے والے امریکی فوجی چند درجن سے تجاوز نہ کر پائے تھے، اور صرف ایک امریکی پائلٹ کو رسی سے باندھ کر مقدیشو کی سڑکوں پر کھینچا گیا تھا کس ذلت و رسوائی سے تم لاشیں کاندھوں پر لادے دم دبا کر بھاگ گئے تھے؟ اس وقت بھی تو کلنٹن نے بڑی بڑی سکرینوں پر انتقام لینے کے زوردار دعوے کئے تھے مگر اس کی یہ سب بڑھکیں صومالیہ سے رسوا کن واپسی کی تمہید ہی ثابت ہوئی تھیں۔ اللہ نے تمہیں ذلیل کیا تھا اور تم خوار ہو کر وہاں سے نکلے تھے۔ ساری دنیا نے تماری ذلت اور لاچاری کا تماشا دیکھا اور تینوں اسلامی شہروں (بیروت، عدن اور مقدیشو) سے واپسی کے لئے تمہارے فوجیوں کے اٹھتے ہوئے قدموں کے مناظر عالم اسلام کے دلوں کی ٹھنڈک کا باعث بنتے رہے۔

امریکیو سنو! سرزمین حرمین کے مسلمان عرب نوجوان اگر افغانستان تاجکستان اور چیچنیا میں روسیوں اور بوسنیا میں سربیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے دیوانہ وار نکل کھڑے ہوتے رہے ہیں اور دنیا کے ہر خطے میں کفر سے برسرپیکار ہو کر اپنے ایمان کا ثبوت دیتے ہیں تو وہ سرزمین حرمین کے ہی فرزند اپنے گھر میں اسلام کی عزت و ناموس کو بچانے کے لئے اور قبلہ جیسے مقدس مقام کے تحفظ کے لئے تو کہیں بڑھ کر جوانمردی کا ثبوت دیں گے۔ پھر وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کعبہ کے لئے تو پورے عالم اسلام کے دل دھڑکتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان اس عظیم ترین فریضہ کی ادائیگی میں ان کی نصرت اور مدد سے دریغ کرنا جرم عظیم سمجھتے ہیں اور کعبہ کہ حفاظت ہر مسلمان اپنا فرض اولین جانتا ہے۔

ولیم صاحب:۔ ہمارے یہ نوجوان موت کے ویسے ہی شیدائی ہیں جیسے تم لوگ زندگی کے دلدادہ ہو۔ عزت و حشمت اور جرأت و بسالت ان کی آبائی میراث ہے، ان کی صلاحیتوں کے جوہر میدان جنگ ہی میں کھلتے ہیں۔ بہادری اور عزت کے لئے مرمٹنا ان عربوں کو زمانہ جاہلیت سے وراثت میں ملا ہے جسے اسلام نے آکر برقرار رکھا بلکہ حقانیت کی مہمیز اور بھی دے دی۔ ہمارے رسول ایسے ہی بلند اخلاق کی تکمیل فرمانے کے لئے ہی مبعوث ہوئے تھے۔

امریکیو: یہ فدائی نوجوان موت کے بعد جنت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کا ایمان ہے کہ میدان جنگ میں کود پڑنے سے اجل قریب نہیں آجاتی نہ پیٹھ دکھانے سے اجل دور ہو جاتی ہے۔

ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مؤجلا. (آل عمران ۱۴۵)

بغیر حکم الٰہی کے کوئی مر نہیں سکتا، خدا کا مقرر کیا ہوا وقت ہے۔ (جس پر موت آتی ہے۔)

یہ اس حدیث رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔

یاغلام انی اعلمک کلمات احفظ اللہ یحفظک، احفظ اللہ تجدہ تجاھک، اذا سالت فاسأل اللہ، واذا استعنت فاستعن باللہ، واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشی، لم ینفعوک الا بشی قد کتبہ اللہ لک، ولو اجتمعوا علی ان یضروک

بشی، لم یضروک الا بشی قد کتبه الله علیک، رفعت الأقلام و جفت الصحفُ)
(صحیح الجاع الصغیر)

"برخوردار میں تمہیں کچھ باتیں سکھا رہا ہوں اللہ کو یاد رکھو وہ تمہارا خیال رکھے گا۔ اس کو یاد رکھو گے تو ہر وقت تم اسے اپنی جانب متوجہ پاؤ گے۔ جب مانگو تو اس سے مانگو، مدد طلب کرو تو صرف اس سے، اور یاد رکھو اگر ساری دنیا بھی تمہیں کوئی فائدہ پہنچانے کے لئے اکٹھی ہو جائے تو کوئی فائدہ نہ پہنچا پائے گی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی تمہاری قسمت میں لکھ رکھا ہے، اور اگر دنیا تمہیں کوئی ضرر پہنچانے کے لے اکٹھی ہو جائے تو بھی تمہارا بال بیکا تک نہیں کر سکتی مگر اتنا ہی جو اللہ نے تمہاری قسمت میں لکھ رکھا ہے (تقدیر کی) قلمیں لکھ چکیں اور اس کی سیاہی سوکھ چکی"

جب موت کا وقت ٹلنے والا نہیں تو بزدل کی موت مرنا ہمارے لئے عار اور شرم کی بات ہے۔ سو شہادت کی موت ان نوجوانوں کی آرزو ہے۔ شہادت کے بارے میں یہ آیات ان کے ایمان کو دوبالا کرتی ہیں۔

والذین قتلوا فی سبیل الله فلن یضل اعمالهم، سیهدیهم ویصلح بالهم، وید خلهم الجنة عرفهالهم (محمد: ۶.۴)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا۔ وہ ان کی رہنمائی کرے گا، ان کا حال درست کر دے گا، اور ان کو اس جنت میں داخل کرے گا جس سے وہ ان کو واقف کرا چکا ہے۔

ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات، بل احیاء ولکن لاتشعرون (البقره ۱۵۴)

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ نہ کہو، ایسے لوگ، تو حقیقت میں زندہ ہیں، مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا"۔

ویقول رسول الله صلی الله علیه وسلم ، ان فی الجنته مائة درجة اعدها الله للمجاهدین فی سبیل الله مابین الدرجتین کما بین السماء والارض (صحیح الجامع الصغیر)

"جنت میں سو درجے ہوں گے جو اللہ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ پھر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان (حدیث نبوی صحیح الجاع الصغیر)

ویقول ایضاً، (افضل الشهداء الذین ان یلقوا فی الصف لا یلفتون وجوههم حتی یقتلوا اولئک یتلبطون فی الغرف العلی من الجنته، ویضحک الیهم ربک، واذاضحک ربک الی عبد فی الدنیا فلا حساب علیه) (اخرجه احمد بسند صحیح)

"بہترین شہید وہ ہیں کہ جن کی دشمن کی صفوں سے مڈھ بھیڑ ہو تو ادھر ادھر نہیں دیکھتے جب تک جان نہ دیدیں۔ یہی ہیں جو بہشت بریں کے بالاخانوں میں ٹھاٹھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے خندہ فرماتا ہے۔ اور سنو جس بندے کے لئے دنیا میں تمہارا رب خندہ فرمائے تو اس کا حساب نہ ہوگا" (حدیث نبوی مسند احمد)

ویقول ایضاً (الشهید لایجد الم القتل الا کمایجد احدکم مس القرصة) صحیح الجاع الصغیر)

"شہید کو قتل کئے جانے کی تکلیف اس سے زیادہ نہیں ہوتی جتنی تم میں سے کسی کو چٹکی کے کاٹے سے ہوتی ہے"

ویقول ایضاً (ان للشهید عنداللہ خصالا ان یغفرله من اول دفعة من دمه ویری مقعده من الجنته ویحلی حلیة الایمان، ویزوج من الحور العین، ویجار من عذاب القبر ویامن من الفزع الاکبر، ویوضع علی رأسه تاج الوقار الیاقوتة منه خیر من الدنیا ومافیها، ویزوج اثنتین وسبعین من الحور العین، ویشفع فی سبعین انساناً من اقاربه) اخرجه احمد والترمذی بسند صحیح)

"شہید کے لئے اللہ کے ہاں یہ اعزازات ہیں اس کا خون بہنے لگتا ہے تو اسی وقت اسے مغفرت کا پروانہ دیا جاتا ہے، اسے جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے، ایمان کی خلعت پہنائی جاتی ہے، حور عین سے بیاہا جاتا ہے، عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے، فزع اکبر سے بے خوف ہوتا ہے، اس کے سر پر عزت کا تاج سجایا جاتا ہے۔ اس تاج میں جڑا ہوا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔ پھر بہتر حوروں سے اس کی شادی ہوتی ہے اور اپنے ستر رشتہ داروں کے لئے شفاعت کا اختیار رکھتا ہے۔"(حدیث نبوی مسند احمد و ترمذی بسند صحیح)

سو ان نوجوانوں کا ایمان ہے کہ تمہارے ساتھ قتال کرنے کا اجر ہر عمل سے بڑھ کر ہے۔ تمہیں جہنم بھیج کر جنت میں جانے کے سوا ان کو کوئی فکر نہیں۔ حدیث نبوی کے مطابق ایک کافر اور اس کا قاتل دوزخ میں اکٹھے نہ ہونگے۔ یہ صبح شام ان آیات کا ورد اور تلاوت کرتے ہیں۔

قاتلوا هم یعذبهم اللہ بایدیکم ویخزهم وینصرکم علیهم ویشف صدور قوم مومنین (التوبة ١٤)

"ان سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا اور بہت سے مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا۔

ان کے پیش نظر اپنے نبی کا اعلان بدر ہر دم رہتا ہے (حدیث)

والذی نفس محمد بیده لا یقاتلهم الیوم رجل فیقتل صابرا محتسباً مقبلاً غیر مدبر الا ادخله اللہ الجنة

"اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ان کافروں سے آج جو بھی قتال کرے صبر و عزیمت اور امید اجر کے ساتھ آگے بڑھے اور پیچھے ہٹنے کا نام نہ لے اور اس حالت میں جان دے دے اللہ تعالیٰ ضرور بضرور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ آپ نے پھر فرمایا۔ (قوموا الی جنة عرضها السموات والارض)

"اٹھو جنت کی طرف بڑھو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین جتنی ہے"

ان کی زبان پر یہ آیت رہتی ہے فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب....) الآیته (محمد٤)

"جب تم کافروں کے آمنے سامنے ہو جاؤ تو (پھر کیا ہے) بس گردنیں اڑا دو" (سورہ محمد ٤) اس لئے یہ نوجوان تم سے بات چیت یا مذاکرات کے شوقین نہیں تمہاری گردنیں اڑانے کے خواہش مند ہیں۔ ان کا جواب تمہارے لئے وہی ہے جو ان کے جد امجد امیر المؤمنین ہارون الرشید نے تمہارے دا نقفور کو دیا تھا

جب اس نے ہارون الرشید کو دھمکی آمیز خط لکھا تھا تو ہارون الرشید نے یہ جواب دیا تھا۔

من هارون الرشيد امير المؤمنين الى نقفور كلب الروم، الجواب ماترى لا تسمع.

امیر المؤمنین ہارون الرشید کی طرف سے رومی کتے نقفور کے نام اپنے خط کا جواب تمہیں سننے کی ضرورت نہیں، اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے" اور یہ کہنے کے بعد نقفور کو وہ سبق سکھایا تھا جو ساری دنیا جانتی ہے۔

سو امریکی وزیر دفاع صاحب:۔

آج تم نے ان مجاہد نوجوانوں کو جو "بزدل دہشت گرد" کہا ہے۔ اس کا جواب بھی تمہیں سننے کی ضرورت نہیں، اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔ ان نوجوانوں نے افغانستان میں پورے دس سال تک کاندھوں پر بندوقیں لٹکا کر رکھی ہیں۔ اب اللہ سے ان کا یہ عہد ہے کہ یہ بندوقیں تب تک نہ اتریں گی جب تک تم ذلیل ورسوا ہو کر جزیرہ عرب سے نکل نہ جاؤ۔ جب تک ان کی جان میں جان ہے اور بازوؤں میں دم خم ہے یہ اس عہد کو پورا کریں گے۔

امریکیو! تم نے صحابہ کی اولاد کو "بزدل دہشت گرد" کہا ہے اور سرزمین حرمین سے نہ نکلنے کی دھمکی دی ہے۔ طاقت کے نشے میں چور ہو کر تم یہ بہت بڑی حماقت کر بیٹھے ہو۔ اب ان شاء اللہ اس کا خمیازہ تم بھگت کر رہو گے۔ تمہارا علاج دنیا میں صرف ہمارے ہی پاس ہے۔ تمہاری قسمت تمہیں جہاں کھینچ لائی ہے وہ تمہارے طبعی انجام کے لئے سب سے مناسب ہے۔ یہاں تم کو زندہ زمین میں گاڑ دینا ہر مسلمان دل کی سب سے بڑی آرزو ہے۔ اپنی سرزمین پر تمہارے مسلح اور غاصبانہ تسلط کو ختم کرنے کے لئے ہماری "دہشت گردی" ایک ایسا فرض ہے جو ہماری شریعت کا بھی تقاضا ہے اور عقل کا بھی۔ دنیا کے ہر عرف اور قاعدے کی رو سے یہ ہمارا حق بلکہ فرض ہے۔ اپنے گھر کی حفاظت کا حق تو دنیا ہر جاندار تک کو دیتی ہے۔ تمہاری مثال اس کے سوا کیا ہے کہ کسی گھر میں کوئی موذی سانپ آگھسے تو گھر کے باسیوں کو اس کا سر کچلنا ہی پڑے گا، سخت نامعقول ہو گا جو کسی موذی کو اپنے گھر میں رہنے دے۔ سخت بزدل ہو گا جو اپنی سرزمین میں تمہاری مسلح موجودگی کو چین اور آرام سے برداشت کرتا رہے۔

یہ بھی سن لو کہ ہمارے فدائی نوجوانوں اور تمہارے تنخواہ دار فوجیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تمہیں اپنے فوجیوں کو جنگ کے لئے قائل کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ ہمیں اپنے نوجوانوں کو روک روک کر رکھنا پڑتا ہے اور باری کے انتظار میں صبر کی تلقین کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔ دنیا کیا جانے ان نوجوانوں کی عظمت کو۔ جب بڑے بڑے حکومت کی گمراہ کن تسلیوں اور دلاسوں میں آگئے اور نادانی سے مسجد اقصیٰ اور حرمین کی سرزمین صلیبی افواج کو دے دینے کے لئے فتوے دینے اور قرآن و حدیث کی نصوص کو توڑنے مروڑنے لگ گئے تھے، تب یہ نوجوان ہی تھے جو امت کی آخری امید بن کر اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

جہاں تک تم امریکیوں کا تعلق ہے تو دنیا بھر میں امت مسلمہ کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، جو ظلم و فساد اور بے حرمتی تمہارے یہودی بھائیوں کے ہاتھوں فلسطین اور لبنان میں ہو رہی ہے اور تم ان پر اسلحہ اور

دولت کی بارش کر رہے ہو، ہم اس کی ساری ذمہ داری تم پر ڈالتے ہیں۔ عراق کے وہ چھ لاکھ بچے جو تمہاری وحشیانہ حصار بندی اور خوراک اور دواؤں کی عدم دستیابی کے سبب بے موت مرے ہیں، وہ معصوم بچے ہمارے ہی بچے تھے۔ سعودی حکومت کے شانہ بشانہ تم بھی اس معصوم خون کے جوابدہ ہو۔ تمہاری یہ سب کارروائیاں تمہارے مسلمانوں کے ساتھ معاہدے ختم کر دینے کے لئے کافی ہیں کیونکہ جب قریش نے مسلمانوں کے حلیف بنو خزاعہ کے خلاف بنی بکر کی مدد کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کا معاہدہ ختم کرا دیا اور قریش کے ساتھ جنگ از سر نو شروع کر کے مکہ فتح کر لیا تھا۔ ایک یہودی نے مدینہ کی ایک مسلمان عورت کے ساتھ بد تمیزی کی تھی تو آپ نے تمام بنو قینقاع کے ساتھ اپنا معاہدہ ختم قرار دے دیا تھا۔ اب تمہارے لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دینے کے بعد کوئی معاہدہ کیسے باقی رہ سکتا ہے؟ اسی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو یہ فتوی دیتے ہیں کہ مسلمان ملکوں میں صلیبی دشمن افواج کے جان و مال شرعاً محفوظ ہیں وہ صرف حکومتوں کے پڑھائے ہوئے سبق سنا سنا کر اپنی جان بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے جزیرہ عرب میں ہر قبیلہ پر جہاد فی سبیل اللہ واجب ہے اور قابض دشمنوں سے اپنی سرزمین کو پاک کرنا ان کا فرض ہے۔ ان کافروں کی جان اور مال حلال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ کی آیت السیف میں فرما رکھا ہے۔

فاذا انسلخ الاشهرالحرم فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وخذوهم واحصروهم واقعدوالهم كل مرصد. التوبة

"پس حرام مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور گھیرو اور ہر گھات میں ان کی خبر لینے کے لئے بیٹھو"۔

اس وجہ سے امت کے یہ نوجوان جانتے ہیں کہ مسلمانوں کو ذلت کے گڑھے سے نکالنے کے لئے جہاد اور بارود کے علاوہ آج اور کوئی راستہ نہیں۔

عالم اسلام کے نوجوانو! تم افغانستان اور بوسنیا میں جان و مال اور زبان و قلم کے ساتھ جہاد کر چکے ہو۔ مگر معرکہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ ابھی بیٹھنے کا وقت نہیں آیا۔ تمہیں غزوہ احزاب کے موقع پر پیش آنے والی حدیث جبریل یاد کرنا چاہیے۔

(فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المدينة لم يكن الا ان وضع سلاحه ، فجاء ه جبريل، فقال اوضعت السلاح؟ والله ان الملائكة لم تضع اسلحتها بعد، فانهض بمن معک الى بني قريظة، فاني سائر امامک ازلزل بهم حصونهم واقذف في قلوبهم الرعب، فسار جبريل في موكبه من الملائكة ورسول الله صلى الله عليه وسلم على اثره في موكبه من المهاجرين والانصار. . . .) (رواه البخاري)

(غزوہ احزاب سے) فارغ ہونے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر ابھی ہتھیار رکھے ہی تھے کہ جبریل آپ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کیا آپ نے ہتھیار رکھ بھی دیے! واللہ فرشتوں

نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں رکھے۔ آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر بنی قریظہ کی طرف نکلیں، میں آپ کے آگے آگے چل کر ان کے قلعوں کو لرزاتا اور ان کے دلوں میں رعب ڈالتا ہوں، چنانچہ جبریل اپنے فرشتوں کا لشکر لئے آگے چل رہے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے پیچھے اپنے مہاجرین و انصار کو لے کر چل رہے تھے۔۔۔ (حدیث شریف)

سو اے مسلم نوجوانو: تمہارا تو ایمان ہے کہ جو جان نہ دے موت اسے بھی آتی ہے اور ہمارے دین میں سب سے بابرکت موت وہ ہے جو اللہ کے راستے میں آئے۔ جنت کی ٹھنڈی چھاؤں اور میٹھے چشمے تمہارے ہی منتظر ہیں اور یہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

ایمان کے اس سفر میں آج ہماری مائیں، بہنیں، بیٹیاں اور عورتیں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ ان کا اسوہ و قدوہ رسول اللہ کے بعد پاک دامن صحابیات ہیں۔ انہی کی سی جرات و شجاعت، جذبہ قربانی، انفاق اور نصرت کی خواہش ہماری بہنوں کا دین و ایمان ہے۔ وہ جرات جو اس دین نے فاطمہ بنت خطاب میں پیدا کر دی تھی اور وہ اپنے بھائی عمر بن خطاب کو (قبول اسلام سے پہلے) للکار کر کہہ دیتی ہیں "اے عمر اگر حق تمہارے دین میں نہ ہوا تو؟" وہ فدائیت اور جذبہ قربانی جس کا مظاہرہ اسماء بنت ابی بکر روز ہجرت فرماتی ہیں اپنی اوڑھنی کے دو پارچے کر کے ایک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کھانا باندھ دیتی ہیں اور ایک خود اوڑھ کر ذات النطاقین کا اعزاز پاتی ہیں۔ وہ بہادری اور جذبہ نصرت جو نسیبہ بن کعب کی یادگار بنتا ہے جب وہ احد کے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے بارہ زخموں کے ساتھ چور ہو گئیں اور کندھے کا زخم تو اتنا گہرا تھا کہ دیکھا نہ جاتا۔ وہ انفاق اور جود وسخا کہ اللہ کے راستے میں غازیوں کے لشکر تیار کرنے کے لئے صحابیات اپنے زیور اتار اتار کر لٹانے لگتی ہیں۔ آج ان ہی واقعات کو ہماری بہنوں نے بھی دہرایا ہے۔ افغانستان، بوسنیا، اور چیچنیا میں اپنے بھائیوں، بیٹوں اور شوہروں کو جہاد کے لئے رخصت کرتی رہی ہیں اور اپنے زیور اتار کر اللہ کے راستے میں لٹاتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیاں قبول کرے، ان کے بیٹوں، بھائیوں اور شوہروں کو ظالموں کی جیلوں سے آزاد کرائے اور ان کو اعلائے کلمتہ اللہ کے راستے میں فدائیت اور قربانی پر ثابت قدم رکھے۔ ہماری یہ بہنیں صرف بہادر مردوں کے لئے روتی ہیں اور انہی کی بہنیں کہلانے پر فخر کرتی ہیں۔

برادران اسلام!

سرزمین حرمین اور فلسطین میں آپ کے بھائی آپ سے نصرت اور مدد کی اپیل کرتے ہیں۔ آپ سے امید رکھتے ہیں کہ ان کے اور آپ کے مشترکہ دشمن (امریکہ اور اسرائیل) کے خلاف جہاد میں آپ ان کے شانہ بشانہ شریک ہوں اور مقامی اور عالمی طور پر ان دشمنوں کو زچ کرنے اور زک اٹھانے پر مجبور کرنے کی خاطر ہر ممکن طریقہ اختیار کریں۔ اس مقصد کے لئے ہر مسلمان حسب استطاعت اپنا فرض ادا کرنے سے

کوتاہی نہ کرے۔ اللہ کا نام لے کر اس کاروان عزیمت میں شریک ہو جائیے اور صدق و وفا کے پیکر بن کر دکھائیے۔ یاد رکھیے امت مسلمہ کے مقدس مقامات کو کفار سے پاک کرنے کے اس مبارک عمل میں شرکت اور تعاون کے لئے آپ کا اتحاد اس عظیم مقصد کی جانب ایک زبردست قدم ہو گا جس کے لئے آنکھیں ترس گئی ہیں اور وہ یہ کہ امت مسلمہ پرچم توحید تلے متحد ہو جائے آج اس موقع پر ہمارے پاس اللہ کے حضور دست سوال دراز کرنے کے سوا کوئی تدبیر نہیں۔

اے اللہ ہمیں لغزشوں سے پاک کر اور نیکی کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ آج اسلام کے سچے عالم اور امت کے صالح نوجوان طاغوتی زندانوں میں پڑے ہیں، اے اللہ تو ان کو رہائی نصیب فرما، ان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے گھروں کی نگہبانی کر۔

اے اللہ آج صلیب کے پجاری اپنا سارا لاؤ لشکر لے کر ہم پر چڑھ دوڑے ہیں اور سرزمین حرمین کو دستنگیں کر چکے ہیں۔ یہود مسجد اقصیٰ کی سرزمین پر فساد پھیلا رہے ہیں۔ سوا اے اللہ ان کا شیرازہ بکھیر دے، ان کی وحدت کو پارہ پارہ کر دے، ان کی ذلت کو آسان فرما اور ان کے قدموں تلے زمین کو لرزا دے۔

اے اللہ ان کا یوم سیاہ قریب کر دے۔ ان پر ہمیں اپنی قدرت کے کمالات دکھا۔ اے اللہ یہ نوجوان تیرے دین کی نصرت اور تیرے پرچم کی بلندی کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اے اللہ تو ان کے دلوں کو مضبوط کر اور اپنی جناب سے ان کی مدد فرما، ان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے وار کو نشانے پر بٹھا۔ ان کے دلوں اور صفوں کو یکجا فرما۔

اے اللہ اس امت کو بھلائی کی وہ منزل نصیب کر جہاں تیرے فرمانبرداروں کی عزت ہو، تیرے نافرمانوں کی ذلت ہو، معروف کا حکم دیا جاتا ہو اور منکر سے روکا جاتا ہو۔

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شدورھم اللھم منزل الکتاب، ومجری السحاب، وھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیم اللھم انت عضدنا وانت نصیرنا، ، بک نحول، وبک نصول، وبک نقاتل، حسبنا اللہ ونعم الوکیل

ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملته علی الذین من قبلنا، ربنا ولا تحملنا مالا طاقته لنا به واعف عناء اغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین. وصلی اللھم علی عبدک ورسولک محمد وعلی آله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا.

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

اسامہ بن لادن

جمعہ: ۹ ربیع الثانی ۱۴۱۷ء

۲۳ اگست ۱۹۹۶ء

ہندوکش۔ افغانستان۔

امیرِ الاحرار ابنِ امیرِ شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری دامت برکاتہم

کے تبلیغی و تنظیمی اسفار و سالانہ اجتماعاتِ احرار ضلع رحیم یارخان سے خطابات

- ۲۸/اکتوبر موضع ماہڑہ ضلع مظفر گڑھ ○ ۲۹/اکتوبر کچا کھو ضلع خانیوال ○ ۸/نومبر چاہ رانجھے والا ضلع رحیم یارخان
- ۱۶/نومبر بدلی شریف ضلع رحیم یارخان ○ ۱۷/نومبر گلشنِ معاویہ بستی میرک ضلع رحیم یارخان
- ۱۸/نومبر بستی میاں جان محمد نوحانی ضلع رحیم یارخان ○ ۱۹/نومبر جامعہ قادریہ رحیم یارخان شہر
- **۱۳/نومبر، جمعہ**/۲۰/نومبر جامع مسجد ختمِ نبوت شہزاد کالونی صادق آباد ضلع رحیم یارخان

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کے تبلیغی و تنظیمی اجتماعات سے خطابات

۱۹/اکتوبر، خطاب :مدرسہ نعمانیہ حیدریہ پاکپتن ○ ۲۱/اکتوبر، خطاب: جامع مسجد مدنی کالونی بہاولنگر ○ ۲۲/اکتوبر، خطاب: پریس کانفرنس بر رہائش گاہ حکیم عبدالغفور صاحب بہاولنگر ○ ۲۲/اکتوبر، دین پور شریف ملاقاتِ احباب ○ ۲۲/ اکتوبر ، خطاب: مرکزی عیدگاہ جنڈوالا ○ ۲۳/ اکتوبر ، خطبۂ جمعہ جامع مسجد ریلوے چشتیاں ○ ۲۳/ اکتوبر، خطاب: بعد از عشاء شعلی غربی ○ ۲۴/ اکتوبر ، مشاورت ، مدرسۃ العلوم الاسلامیہ گڑھامو ○ ۲۸/اکتوبر، خطاب: بعدالعشاء ـ سکھر ـ ○ ۲۹/اکتوبر، ملاقات احباب لاڑکانہ ○ ۶/ نومبر، چک نمبر 14/P تحصیل خان پور ○ ۷/ نومبر، چک نمبر 12/P تحصیل خان پور ○ ۸/ نومبر، بستی گسورا ضلع رحیم یار خان ○ ۹/ نومبر ، جامع مسجد چوک ڈاکٹر رازی خان پور شہر ○ ۱۰/نومبر ، بستی پروچڑاں ، ضلع رحیم یارخان ○ ۱۱/ نومبر ، گڑھی اختیار خان، ضلع رحیم یارخان ○ ۱۲/ نومبر ، بستی منشی غلام قادر، ضلع رحیم یارخان ○ ۱۳/ نومبر ، غازی پور، ضلع رحیم یارخان ○ ۱۴/ نومبر، ٹب جوہان ، ضلع رحیم یارخان ○ ۱۵/ نومبر ، مدرسہ جامعہ محمودیہ تعلیم القرآن بستی جام ہاشم جھبو، ضلع رحیم یارخان ○ ۲۰/ نومبر ، مدرسہ مولوی احمد صاحب، موضع شیریں ضلع رحیم یارخان ○ ۲۱/ نومبر ، بستی مولویاں، ضلع رحیم یارخان ○ ۲۲/ نومبر، جامع مسجد بستی قیصر جوہان، ضلع رحیم یارخان ○ ۲۳/ نومبر ، جامع مسجد بستی درخواست، ضلع رحیم یارخان ○ ۲۴/ نومبر، بستی اسلام آباد، ضلع رحیم یارخان ○ ۲۴/ نومبر، مدرسہ رحمانیہ مسجد معاویہ، بستی حاجی محمود جوہان خانواہ ضلع رحیم یارخان

مدیر نقیبِ ختمِ نبوت سید محمد کفیل بخاری کی تنظیمی مصروفیات

- ۱۳/اکتوبر معائنہ مدرسہ معمورہ جہانیاں ○ ۱۵/۱۶/اکتوبر قیام مدرسہ ختمِ نبوت مسجد احرار ربوہ، بہ سلسلہ مشاورت تنظیمی امور و رابطہ و ملاقات احباب
- ۱۸/اکتوبر خطاب عظمتِ قرآن کانفرنس چک نمبر 36T.D.A. ضلع بھکر، و درسِ قرآن مدرسہ صدیقیہ بہل ضلع بھکر
- ۱۹/اکتوبر خطاب عظمتِ قرآن کانفرنس بھڈی والی مسجد کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ
- ۲۰/اکتوبر مشاورت احبابِ احرار تلہ گنگ ○ ۲۱/۲۲/اکتوبر مشاورت و شرکت اجلاس احبابِ احرار لاہور
- ○ ۲۳/اکتوبر ملتان

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو مسلمان سمجھنے والوں کو کافر و مرتد سمجھتی ہوں۔ (ڈاکٹر کوثر سلطانہ)

نقیبِ ختم نبوت کے شمارہ مئی ۱۹۹۸ء میں ڈاکٹر کوثر سلطانہ (میڈیکل آفیسر میاں چنوں) کے حوالے سے ایک تحریر شائع ہوئی تھی، ہمیں یہ اطلاعات ملی تھیں کہ ڈاکٹر مذکورہ ضلع خانیوال میں قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہیں اور یہ کہ وہ خود اور ان کے شوہر جمال الدین احمد قادیانی ہیں۔ دونوں میاں بیوی نے اپنے الگ حلفیہ بیانات میں اس کی وضاحت کی ہے۔ ہم ذیل میں ڈاکٹر کوثر سلطانہ کا بیان حلفی شائع کر رہے ہیں۔ ان کے شوہر جمال الدین صاحب نے بتایا کہ "وہ قادیانی خاندان سے تعلق ضرور رکھتے ہیں لیکن الحمد للہ قادیانیت سے تائب ہوئے انہیں ایک عرصہ ہو گیا ہے۔" ہم کسی کو زبردستی قادیانی قرار دے کر اپنی آخرت خراب نہیں کرنا چاہتے۔ ڈاکٹر صاحبہ اور ان کے شوہر جمال الدین احمد صاحب کے بیانات حلفی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ذیل میں اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

T.H.Q. HOSPITAL

MIAN CHANNU.

Dr. Kausar Sultana
M.B.B.S., W.M.O.

Ref. No. ____________ **بیان حلفی** Date ____________

میں ڈاکٹر کوثر سلطانہ دختر محمد اکبر خان زوجہ جمال الدین احمد سکنہ ٹیچرس کالونی ٹیل موج دریا حال مقیم تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میاں چنوں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر بصمیم قلب اس امر کا حلفیہ اقرار و اظہار کرتی ہوں کہ میں سنی حنفی مسلمان ہوں۔ اور خاتم النبیین محبوب خدا سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ وعلیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتی ہوں۔ اور تاجدار ختم نبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعیٔ نبوت کو دجال اور کافر سمجھتی ہوں۔
میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر و مرتد سمجھتی ہوں۔ اور اس کو نبی مجدد، مسیح موعود اور کسی بھی حیثیت میں مسلمان ماننے والوں کو بھی کافر اور مرتد سمجھتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اسی عقیدے پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے
آمین

ڈاکٹر کوثر سلطانہ W.M.O
تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میاں چنوں
Kausar Sultana.

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

ادارہ

(تبصرہ: کفیل بخاری)

اسامہ بن لادن
مجاہد یا دہشت گرد
مرتب: ابنِ عطاء
ضخامت: ۱۹۲ صفحات
قیمت: =/۱۰۰ روپے
ملنے کا پتہ: الفیصل اردو بازار لاہور

اسامہ بن لادن......... مجاہدینِ اسلام کے عظیم ہیرو ہیں اور اس وقت یہود و نصاریٰ خصوصاً امریکہ کے خلاف جہاد کی سب سے بڑی علامت ہیں۔ ان کی شخصیت پر اخبارات و رسائل میں بہت کچھ لکھا گیا۔ مخالفت میں بھی اور موافقت میں بھی۔ مختلف لوگوں نے انہیں اپنے اپنے انداز میں سمجھنے اور ان کی شخصیت کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسامہ کی شخصیت پر حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب "اسامہ بن لادن، مجاہد یا دہشت گرد"؟ اس وقت ہمارے پیشِ نظر ہے۔ جناب ابنِ عطاء نے مختلف اخبارات اور رسائل و جرائد میں اسامہ کی شخصیت پر شائع ہونے والے مضامین اور انٹرویو کا ایک خوبصورت انتخاب کیا ہے۔ لکھنے والوں میں ورنن لیوب، مائیکل گرولڈ، حامد میر، جان ملر، رؤف طاہر، پیٹر آرنٹ، سنیٹر شفقت محمود، خوشنود علی خان، مستنصر جاوید، ہارون الرشید، جنرل اسلم بیگ، جاوید صدیق اور دیگر لوگ شامل ہیں۔ اس کتاب میں اس سوال کا شافی جواب موجود ہے کہ اسامہ مجاہد ہے یا دہشت گرد؟ آج کے اس سلگتے ہوئے موضوع پر نہایت معلومات افزا اور زندہ کتاب ہے۔

ترحیم

مسافرانِ آخرت

ادارہ

جام خمیس مرحوم: دفتر احرار ملتان کے سابق خادم حافظ شاہ محمد چوہان کے والد اور جماعت کے معاون جناب جام خمیس صاحب چوہان ۲۵ ستمبر کو انتقال کر گئے۔

مولانا عبدالعزیز مرحوم: مدرسہ عزیزیہ العلوم شجاع آباد کے مہتمم ممتاز عالم دین مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ ۱۳۰ اکتوبر کو شجاع آباد میں انتقال کر گئے۔

مولانا عبدالبر محمد قاسم کو صدمہ: مدرسہ قاسم العلوم کے مہتمم مولانا عبدالبر محمد قاسم کی اہلیہ اور مکتبہ قاسمیہ کے مالک محمد زبیر کی والدہ ماجدہ ۳۱/۱۱ اکتوبر کو ملتان میں انتقال کر گئیں۔

نبی بخش صاحب مرحوم: مجلس احرار اسلام تلہ گنگ کے رہنما محترم ماسٹر محمد یٰسین صاحب کے برادر بزرگ جناب نبی بخش صاحب گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔ اراکینِ ادارہ مرحومین کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہیں اور پسماندگان سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے ان کے لئے صبر کی دعاء کرتے ہیں۔ قارئین سے بھی درخواست ہے کہ وہ دعاءِ مغفرت کا اہتمام فرمائیں۔ (ادارہ)

تیار جوشاندہ

ہمدرد کی **جوشینا**

نئے میٹلائزڈ ساشے میں نباتاتی اجزاء اور روغنیات کے شفا بخش قدرتی خواص مکمل طور پر محفوظ

زیادہ پُرتاثیر، زیادہ پُرافادیت

نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش کے علاج کے لیے قدرت کے شفا خانے میں جوشاندے کے نباتاتی اجزاء کی افادیت صدیوں سے مسلّمہ ہے۔ تحقیق و تجربات کی روشنی میں جدید طریقے سے حاصل کردہ جوشاندے کا خلاصہ "جوشینا" نہ صرف نزلہ، زکام، کھانسی، گلے کی خراش اور ان کے باعث ہونے والے بخار کا تدارک کرتی ہے بلکہ ان تکالیف کے خلاف قوتِ مدافعت میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

گھر ہو یا دفتر نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش سے نجات کے لیے ہمدرد کی جوشینا کا ایک ساشے گرم پانی کے ایک کپ میں حل کیجیے: جوشاندے کی ایک مؤثر خوراک تیار ہے۔ نہ جوشاندہ اُبالنے کی زحمت، نہ چھاننے کا تردد۔

نزلہ، زکام — جوشینا سے آرام

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعات ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی شہر علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔

ہمدرد

Adarts-HMD/J-1/95

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

کے دو عہد ساز نمبر

امیر شریعت نمبر

بیاد

امیر شریعت خطیب الامت، بطلِ حریت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

● اردو زبان کے سب سے بڑے خطیب کے سوانح و افکار ● ایک تاریخ، ایک دستاویز، ایک داستان ● خاندانی حالات، سیرت کے مجلا اوراق ● خطابتی معرکے، سیاسی تذکرے ● بزم سے لیکر رزم اور منبر و محراب سے لے کر دار و رسن تک ● نصف صدی کے ہنگاموں، جہادی معرکوں، تہذیبی محاربوں، مذہبی سازشوں، سیاسی مجادلوں اور علمی محاذ آرائیوں کی فضا میں ایک آوازِ ہدایت، جو بصیرت، حریت اور بغاوت کا سرچشمہ تھی ●

خوبصورت سہ رنگا سرورق، مجلد، اعلیٰ طباعت

صفحات: ۵۷۶، قیمت ۳۰۰ روپے

مستقل سالانہ خریداروں کے لئے خاص رعایت صرف ۲۰۰ روپے پیشگی منی آرڈر بھیج کر طلب فرمائیں۔

جانشین امیر شریعت نمبر

بیاد

جانشین امیر شریعت قائد احرار سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ

● ایک قادر الکلام خطیب اور متبحر عالم دین کے سوانح و افکار ● ایک مفکر اور قائد کے عزم و ہمت اور جرأت و شجاعت کا تذکرہ ● ایک شاعر و ادیب اور محقق کی علمی ادبی، صحافتی اور دینی و تحریکی خدمات ● تاریخ احرار کا ایک روشن باب ● فکر احرار کا امین و وارث ● عظمت صحابہ کا نقیب و محافظ ● ایک مفکر، مبلغ، خطیب اور ادیب کی داستانِ حیات

صفحات: ۳۰۰، قیمت ۵۰ روپے

پیشگی منی آرڈر بھیج کر رجسٹرڈ ڈاک سے حاصل کریں

ماہنامہ نقیب ختم نبوت: دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان فون: 061.511961